الیس اللہ بکاف عبدہ

الحمد للہ والمنۃ کہ ضمیمہ نزول المسیح جس کے ساتھ

دس ہزار روپیہ کا اشتہار ہے

حسب منشاء مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے

محض پانچ دن میں ابتداء ۸ نومبر ۱۹۰۲ء سے

طیار ہو کر اسکا نام

اعجاز احمدی

رکھا گیا

اور اس رسالہ میں پیر مہر علیشاہ صاحب و مولوی اصغر علی صاحب
و مولوی علی حائری صاحب شیعہ وغیرہ بھی مخاطب ہیں جنکا نام
رسالہ میں مفصل درج ہے (تاریخ طبع ۱۵ نومبر ۱۹۰۲ء)

بمقام قادیان باہتمام حکیم فضل الدین صاحب مطبع ضیاء الاسلام میں طبع ہوا

تعداد اشاعت ۳۵۰۰



بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ضمیمہ کتاب نزول المسیح

مرقومہ ۸ شعبان ۱۳۲۰ھ روز شنبہ مطابق ۸ نومبر ۱۹۰۲ء

جس کے ساتھہ دس ہزار روپیہ کے انعام کا اشتہار ہے

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ

اے ہمارے خدا ہم مین اور ہماری قوم مین سچا سچا فیصلہ کر اور تو ہی ہے جو سب سے بہتر فیصلہ کرنیوالا ہے -

---

ایہا الناظرون ارشدکم اللہ آپ صاحبون پر واضح ہو کہ اس مضمون کے لکھنے کی اسلئے ضرورت پیش آئی کہ موضع مُد ضلع امرتسر مین باصرار منشی محمد یوسف صاحب کے میرے دو مخلص دوست ایک مباحثہ مین گئے ہماری طرف سے مولوی محمد سرور صاحب اور مولوی عبد اللہ صاحب مقرر ہوئے اور فریق ثانی نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو امرتسر سے طلب کر لیا اگر مولوی ثناء اللہ صاحب اس بحث مین خیانت اور جھوٹ سے کام نہ لیتے تو اس مضمون کے لکھنے کی ضرورت پیش نہ آتی لیکن چونکہ مولوی صاحب موصوف نے میری پیشگوئیون کی تکذیب مین دروغگوئی کو اپنا ایک فرض سمجھہ لیا اسلئے خدا نے مجھے اس مضمون کے لکھنے کی طرف توجہ دلائی* "تا سیہ روئے شود ہر کہ درو غش باشد" اے منصفین ہماری کتاب نزول المسیح کے پڑھنے والون پر چھپین ڈیڑھ سو نشان آسمانی صدہا گواہون کی شہادت کیساتھہ لکھا گیا ہے یہ امر پوشیدہ نہین کہ میری تائید مین خدا کے کامل اور پاک نشان بارش کیطرح برس رہے ہین اور اگر ان پیشگوئیون کے پورا ہونے کے تمام گواہ اکٹھے کئے جائین تو مین خیال کرتا ہون کہ وہ ساٹھہ لاکھہ سے بھی زیادہ ہونگے مگر افسوس کہ تعصب اور دنیا پرستی ایک ایسا لعنتی روگ ہے جس سے انسان دیکھتے ہوئے نہین دیکھتا اور سنتے

* چونکہ بٹالہ مین ۱۰ نومبر ۱۹۰۲ء کو ایک گواہی کے لئے جانا پڑا اس لئے اس مضمون کے لکھنے مین تاخیر ہوئی - منہ

ہوئے نہین سنتا اور سمجہتے ہوئے نہین سمجہتا۔ مجہے اُس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتہ مین میری جان ہے کہ وہ نشان جو میرے لئے ظاہر کئے گئے اور میری **تائید** مین ظہور مین آئے اگر اُن کے **گواہ** ایک جگہ کہڑے کئے جائین تو دنیا میں کوئی بادشاہ ایسا نہ ہوگا جو اسکی فوج ان گواہون سے زیادہ ہو۔ تاہم اس زمین پر کیسے کیسے گناہ ہو رہے ہین کہ ان نشانون کی بہی لوگ **تکذیب** کر رہے ہین۔

آسمان نے بہی میرے لئے گواہی دی اور **زمین** نے بہی۔ مگر دنیا کے اکثر لوگون نے مجہے قبول نہ کیا۔ مین وہی ہون جسکے وقت مین **اونٹ** بیکار ہوگئے اور پیشگوئی آیت کریمہ **وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ** پوری ہوئی اور پیشگوئی حدیث **ولیترکن القلاص فلا یسعیٰ علیہا** نے اپنی پوری پوری **چمک** دکہلادی۔ یہانتک کہ عرب اور عجم کے اڈیٹران اخبار اور جرائد والے بہی اپنے پرچون مین **بول اُٹہے** کہ مدینہ اور مکہ کے درمیان جو ریل طیار ہو رہی ہے یہی اس پیشگوئی کا ظہور ہے جو **قرآن** اور **حدیث** مین ان لفظون سے کی گئی تہی جو مسیح موعود کے وقت کا یہ **نشان** ہے۔ ایسا ہی خدا کی تمام کتابون مین خبر دی گئی تہی کہ مسیح موعود کے وقت مین **طاعون** پہیلے گی اور **حج** روکا جائیگا اور **ذوالسنین** ستارہ نکلیگا اور ساتوین ہزار کے سر پر وہ **موعود** ظاہر ہوگا جو مقدر ہے جو دمشق کے شرقی سمت مین اسکا ظہور ہو اور **تیرہوین صدی** کے سر پر اپنے تئین ظاہر کریگا جبکہ **صلیب** کا بہت غلبہ ہوگا سو آج وہ سب باتین پوری ہوگئین اور میری تائید مین میرے **ہاتہ** پر خدا نے بڑے بڑے **نشان** دکہلائے۔ آتہم کی موت ایک بڑا نشان تہا جو پیشگوئی کے مطابق ظہور مین آیا۔ بارہ برس پہلے براہین احمدیہ مین بہی اسکی طرف اشارہ کیا گیا تہا اور ایک حدیث بہی اس **واقعہ** کی خبر دے رہی تہی مگر شریر لوگون نے اس پر ٹہٹھا کیا اور قبول نہ کیا اور اس پیشگوئی کی میعاد شرطی تہی اور پیشگوئی اسلئے نہین کیگئی تہی کہ وہ عیسائی ہے بلکہ عیسائی اس مباحثہ کے رسالہ مین جسکا نام عیسائیون نے جنگ مقدس رکہا ہے لکہا ہے سبب اس پیشگوئی کرنیکا یہی تہا کہ اُسنے اپنی کتاب اندرونہ بائبل مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دجال رکہا تہا سو اُس کو پیشگوئی کرنیکے وقت قریباً ستر آدمیونکے روبرو سنا دیا گیا تہا کہ سبب اس پیشگوئی کا یہی ہے کہ تمنے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دجال کہا تہا سو تم اگر اس لفظ سے **رجوع** نہین کروگے تو پندرہ مہینہ

مین ہلاک کئے جاؤ گے سو آتھم نے اسی مجلس مین رجوع کیا اور کہا کہ معاذ اللہ مینے آنجناب کی شان مین ایسا لفظ کوئی نہین کہا اور دونون ہاتھہ اٹھائے اور زبان منہ سے نکالی اور لرزتے ہوئے زبان سے انکار کیا جسکے نہ صرف مسلمان گواہ بلکہ چالیس سے زیادہ عیسائی بھی گواہ ہوگئے پس کیا یہ رجوع نہ تھا ! اور کیا اُسکا ڈرنا اور میعاد پیشگوئی میں اُس بحث کو بکلی ترک کر دینا جو ہمیشہ میرے ساتھہ کیا کرتا تھا اور نیز شیخ غلام حسن صاحب مرحوم رئیس اعظم امرت سر کے ساتھہ بھی اور میان غلام نبی صاحب برادر میان اسد اللہ صاحب مرحوم وکیل امرت سر کے ساتھہ بھی کیا کرتا تھا یہ دلیل اس بات کی نہین ہے کہ وہ ضرور ڈرا - اور کیا اُسکا امرت سر کو چھوڑنا اور غربت مین خاموش زندگی بسر کرنا اور اکثر روتے رہنا اِس بات کی دلیل نہین ہے کہ اسکا دل ترسان اور لرزان ہوا - اور کیا اسکا باوجود چار ہزار روپیہ دینے کے قسم نہ کھانا حالانکہ ثابت کر دیا گیا تھا کہ عیسائی مذہب مین جواز قسم ہے اور خود مسیح نے بھی قسم کھائی اور پولوس نے بھی - اسبات کی دلیل نہین ہے کہ وہ ڈر گیا پس کیا ابتک دجّال کہنے کے قول سے اُسکا رجوع ثابت نہین ہوا اور کون ثابت کر سکتا ہے کہ بعد اسکے اس نے پیشگوئی کی میعاد مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دجّال کر کے پکارا اور پھر باوجود اس کے جیسا کہ میری پیشگوئی مین تھا کہ کاذب صادق کی زندگی مین مر جائیگا کیا وہ میری زندگی مین نہین مرا - اگر پیشگوئی سچی نہین نکلی تو مجھے دکھلاؤ کہ آتھم کہان ہے اسکی عمر تو میری عمر کے برابر تھی یعنے قریب ۶۴ سال کے اگر شک ہو تو اسکی پنشن کے کاغذات دفتر سرکاری مین دیکھہ لو کہ کب اور کس عمر مین اس نے پنشن پائی - پس اگر پیشگوئی صحیح نہین تھی تو وہ کیون میرے پہلے مر گیا خدا کی لعنت اُن لوگون پر جو جھوٹ بولتے ہین جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے تو جو چاہے بکے کون اوسکو روکتا ہے -

دیکھو لیکھرام کی نسبت جو پیشگوئی کی گئی تھی اوسمین صاف بتلایا گیا تھا کہ وہ چھہ برس کے اندر قتل کے ذریعہ سے ہلاک کیا جائیگا اور عید کے دن سے وہ دن ملا ہوا ہوگا وہ کیسی صفائی سے پوری ہوئی یہان تک کہ فتح علی شاہ ڈپٹی کلکٹر وغیرہ معزز لوگون نے جو چار ہزار کے قریب تھے ایک محضر نامہ تیار کر کے لکھہ دیا کہ کمال صفائی سے یہ پیشگوئی پوری ہوگئی جا کہ

یہ لوگ مخالف جماعت مین سے تھے مگر پھر بھی یہ ناخدا ترس نام کے مولوی مانتے نہین۔ انہین کے معزز بھائیون کے ہاتھہ کی لکھی ہوئی شہادتین موجود ہین بلکہ اُس محضر نامہ مین بہت سے پیشہ بہی ہین مگر تاہم تعصب ایک ایسی چیز ہے کہ انسانون کو اندہا کر دیتی ہے یہ پیشگوئیان ایسی ہین کہ ایک راستباز کے انکو سن کر آنسو جاری ہو جائینگے مگر پھر بھی یہ لوگ کہتے ہین کہ کوئی پیشگوئی پوری نہین ہوئی۔ یہ خیال نہین کرتے کہ آخر ہمنے بھی ایک دن مرنا ہے۔ وہ نشان جو انکو دکہلائے گئے اگر **نوح** کی قوم کو دکہلائے جاتے تو وہ غرق نہ ہوتی اور اگر **لوط** کی قوم ان سے اطلاع پاتی تو انپر پتھر نہ برستے مگر یہہ لوگ سورج کو دیکھتے ہین اور کہتے ہین کہ رات۔ ہے یہ تو یہود سے بھی بڑھ گئے خدا کے نشانون کی تکذیب سہل نہین او کسی زمانہ مین اس کا انجام اچھا نہین ہوا تو اب کیا اچھا ہو جائیگا مگر اس زمانہ مین **دہریت** پہیل گئی اور دل سخت ہو گئے او نہین ڈرتے ہین ان لوگون کو کس سے تشبیہ دون یہہ لوگ اُس اندھے سے مشابہ ہین جو **آفتاب** کے وجود سے انکار کرتا ہے اور اپنے اندھاپن سے متنبہ نہین ہوتا۔ یہہ لوگ اُن یہودیون اور عیسائیون کی طرح ہین جو صدہا خدا کی تائیدین اور معجزات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور مین آئے نہین دیکھتے اور احد کی لڑائی اور حادثہ کے قصہ کو پیش کرتے ہین اور حضرت عیسیٰ کی نسبت بھی یہودیون کا یہی حال ہے۔

حال مین ایک یہودی کی تالیف شائع ہوئی ہے جو میرے پاس اسوقت موجود ہے گویا وہ محمد حسین یا ثناء اللہ کی تالیف ہے وہ اپنی کتاب مین لکھتا ہے کہ اس شخص یعنی عیسے سے ایک معجزہ بھی ظہور مین نہین آیا اور نہ کوئی پیشگوئی اسکی سچی نکلی۔ وہ کہتا تہا کہ داؤد کا تخت مجھے ملیگا کہان ملا۔ وہ کہتا تہا کہ بارہ حواری بہشت مین بارہ تخت پائینگے کہان بارہ کو وہ تخت ملے۔ یہودا اسکریوطی تیس روپیہ لیکر اس سے برگشتہ ہو گیا اور حواریون مین سے کاٹا گیا۔ اور پطرس نے تین مرتبہ اسپر لعنت بہیجی کیا وہ تخت کے لائق رہا۔ اور نیز کہتا تہا کہ اس زمانہ کے لوگ ہنوز نہین مرینگے کہ مین واپس آ جاؤنگا۔ کہان واپس آیا۔ اور پہر یہ یہودی لکھتا ہے کہ اس شخص کے جہوٹا ہونے پر یہی کافی ہے کہ ملاکی نبی کے صحیفہ مین ہمین خبر دی گئی تہی کہ سچا مسیح جو یہودیون مین آنیوالا تہا وہ ہرگز نہین آئیگا جب تک الیاس نبی دوبارہ دنیا مین نہ آجائے پس کہان الیاس آسمان سے نازل ہوا اور پہر اس جگہہ

بہت شور مچاتا ہے اور لوگون کے سامنے اپیل کرتا ہے کہ دیکھو ملاکی نبی کی کتاب مین پیشگوئی تو یہ تہی کہ خود الیاس دنیا مین دوبارہ آجائیگا اور یہہ شخص یوحنا کو (جو مسلمانون مین یحیی کے نام سے مشہور ہے) الیاس بتاتا ہے گویا اسکا مثیل قرار دیتا ہے مگر خدا نے تو ہمین مثیل کی خبر نہین دی اُس نے تو صاف فرمایا تہا کہ خود الیاس دوبارہ آجائیگا اور ہم قیامت کو اگر پوچہے ہی جائین تو یہی کتاب خدا کے سامنے پیش کر دینگے کہ تو نے کہان لکہا تہا کہ مثیل الیاس قبل مسیح موعود بہیجا جائیگا - اور ان تحریرات کے بعد حضرت مسیح کی نسبت سخت بدزبانی کرتا ہے کتاب موجود ہے جو چاہے دیکہہ لے +

اب بتلاؤ کہ اِس یہودی اور مولوی محمد حسین اور میان ثناء اللہ کا دل باہم متشابہ ہین یا نہین میری کسی پیشگوئی کے خلاف ہونیکے نسبت کس قدر جہوٹ بولتے ہین حالانکہ ایک بہی پیشگوئی جہوٹی نہین نکلی بلکہ تمام پیشگوئیان صفائی سے پوری ہوگئین شرطی پیشگوئیان شرط کے موافق پوری ہوئین اور ہونگی اور جو پیشگوئیان بغیر شرط کے تہین جیسا کہ لیکہرام کی نسبت پیشگوئی وہ اسی طرح پوری ہوگئین - یہ تو میری پیشگوئیون کی واقعی حقیقت ہے - مگر جو اس یہودی فاضل نے حضرت عیسی علیہ السلام کی پیشگوئیون پر اعتراض کئے ہین وہ نہائت سخت اعتراض ہین بلکہ وہ ایسے سخت ہین کہ انکا تو ہمین بہی جواب نہین آتا اور اگر مولوی ثناء اللہ یا مولوی محمد حسین یا کوئی پادری صاحبون مین سے ان اعتراضات کا جواب دیسکے تو ہم ایک سو روپیہ نقد بطور انعام اُسکے حوالہ کرینگے خدا کہلا کر پیشگوئیون کا یہ حال ہو اس سے تو ہمین بہی تعجب ہے ایسی پیشگوئیون پر تو نسخ بہی جاری نہین ہو سکتا تا یہ خیال کیا جائے کہ وہ منسوخ ہوگئی تہین ہان وعید کی پیشگوئیان جیسا کہ آتہم کی پیشگوئی یا احمد بیگ کے داماد کی پیشگوئی ایسی پیشگوئیان ہین جنکی قرآن اور توریت کے رو سے تاخیر بہی ہو سکتی ہے اور ان کا التوا انکے کذب کو مستلزم نہین کیونکہ خدا اپنے وعید کے روک لینے پر اختیار رکہتا ہے جیسا کہ مسلمانون اور عیسائیون کا یہی عقیدہ ہے کیونکہ یونس نبی کی پیشگوئی جو عذاب کے لئے تہی اسکے ساتہ کوئی شرط توبہ وغیرہ کی نہین تہی تب بہی عذاب ٹل گیا اور کوئی مسلمان یا عیسائی نہین کہہ سکتا کہ یونس جہوٹا تہا دیکہو کتاب یونہ نبی - اور در منثور +

اب کس قدر تعجب کی جگہ ہے کہ میرے مخالف میرے پر وہ اعتراض کرتے ہین جنکی وجہ سے انکو اسلام ہی سے ہاتہ دہونا پڑتا ہے اگر انکے دل مین تقوے ہوتی تو ایسے اعتراض کبہی نہ کرتے جنمین دوسرے

بنی شریک غالب ہین اور پہر تعجب یہ کہ ہزارہا پیشگوئیون پر جو عین صفائی سے پوری ہوگئین انپر نظر نہین ڈالتے اور اگر کوئی ایک پیشگوئی اپنی حماقت سے سمجہہ مین نہ آوے تو بار بار اسکو پیش کرتے ہین کیا یہ ایمانداری ہے اگر انکو طلب حق ہوتی تو انکے لئے طریقہ تصفیہ آسان تہا کہ وہ خود قادیان مین آتے اور مین انکی آمد و رفت کا خرچ بہی دیدیتا اور بطور مہمانون کے انکو رکہتا تب وہ دل کہولکر اپنی تسلی کر لیتے ورنہ بیٹہے بغیر دریافت پوری حقیقت کے اعتراض کرنا بجز حماقت یا تعصب کے اور کیا اسکا سبب ہوسکتا ہے۔ اسی طرح کے بیوقوف ایکمرتبہ پانسو کے قریب حضرت مسیح سے مرتد ہوگئے تہے کہ اس شخص کی پیشگوئیان صحیح نہین نکلین اور در اصل یہودا اسکریوطی کے مرتد ہونیکا بہی یہی سبب تہا کہ علانیہ ہتیار بہی خریدے گئے تہے مگر بات سب کچی رہی اور داؤد کے تخت والی پیشگوئی پوری نہ ہوئی آخر یہودا بیزار ہوکر مرتد ہوگیا مسیح کو یہہ بہی خبر نہ ہوئی کہ یہ بے ایمان ہوجائیگا اور خواہ نخواہ اسکے لئے بہی بہشتی تخت کا وعدہ کیا۔ ایسا ہی بعض مخالفون نے حدیبیہ کے سفر پر اعتراض کیا کہ یہ پیشگوئی پوری نہین ہوئی اور سفر طول طویل دلالت کرتا تہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت کا رجحان اسی طرف تہا کہ انکو کعبہ کے طواف کے لئے اجازت دی جائیگی جیساکہ پیشگوئی تہی اسپر بعض بدبخت مرتد ہوگئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ چندروز ابتلا مین رہے اور آخر اس لغزش کی معافی کے لئے کئی اعمال نیک بجالائے جیساکہ انکے قول سے ظاہر ہے یہ نمونے بدبختون کے لئے موجود ہین مگر پہر بہی اس وقت کے نادان مخالف بدبختی کیطرف ہی دوڑتے ہین اور شقاوت سر پر سوار ہے باز نہین آتے کیا کیا اعتراض بنا رکہے ہین مثلاً کہتے ہین کہ مسیح موعود کا دعوی کرنیسے پہلے براہین احمدیہ مین عیسے علیہ السلام کے آنیکا اقرار موجود ہے اے **نادانو** اپنی عاقبت کیون خراب کرتے ہو اس اقرار مین کہان لکہا ہے کہ یہ خدا کی **وحی** سے بیان کرتا ہون اور مجہے کب اس بات کا دعوے ہے کہ مین عالم الغیب ہون جب تک مجہے خدا نے اس طرف **توجہ** نہ دی اور بار بار نہ سمجہایا کہ تو مسیح موعود ہے اور عیسی **فوت** ہوگیا ہے تب تک مین اسی عقیدہ پر قایم تہا جو تم لوگون کا عقیدہ ہے اسی وجہ سے کمال سادگی سے مینے حضرت مسیح کے دوبارہ آنے کی نسبت براہین مین لکہا ہے جب خدا نے مجہہ پر اصل حقیقت کہولدی تو مین اس عقیدہ سے باز آگیا مینے بجز کمال یقین کے جو میرے دل پر **محیط** ہوگیا اور مجہے نور سے بہر دیا اس

رسمی عقیدہ کو نہ چھوڑا حالانکہ اسی براہین میں میرا نام عیسیٰ رکھا گیا تھا اور مجھے خاتم الخلفاء ٹھہرایا گیا تھا اور میری نسبت کہا گیا تھا کہ تو ہی **کسر صلیب** کریگا اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ۔ تاہم یہ الہام جو براہین احمدیہ میں کھلے کھلے طور پر درج تھا خدا کی حکمت عملی نے میری نظر سے پوشیدہ رکھا۔ اور اسی وجہ سے باوجودیکہ میں براہین احمدیہ میں صاف اور روشن طور پر مسیح موعود ٹھہرایا گیا تھا مگر پھر بھی مینے بوجہ اس ذہول کے جو میرے دل پر ڈالا گیا حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کا عقیدہ براہین احمدیہ میں لکھ دیا۔ پس میری کمال سادگی اور ذہول پر یہ دلیل ہے کہ وحی الٰہی مندرجہ براہین احمدیہ تو مجھے مسیح موعود بناتی تھی مگر مینے اس رسمی عقیدہ کو براہین میں لکھدیا میں خود تعجب کرتا ہوں کہ مینے باوجود کھلی کھلی وحی کے جو براہین احمدیہ میں مجھے مسیح موعود بناتی تھی کیونکر اسی کتاب میں یہ رسمی عقیدہ لکھ دیا۔

پھر میں قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شد و مد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے اور میں حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جما رہا۔ جب بارہ برس گذر گئے تب وہ وقت آگیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی جائے تب تواتر سے اس بارہ میں الہامات شروع ہوئے کہ **تو ہی مسیح موعود ہے**۔

پس جب اس بارہ میں انتہا تک خدا کی وحی پہنچی اور مجھے حکم ہوا کہ **فاصدع بما تؤمر** یعنی جو تجھے حکم ہوتا ہے وہ کھول کر لوگوں کو سنا دے اور بہت سے نشان مجھے دئے گئے اور میرے دل میں روز روشن کی طرح یقین بٹھا دیا گیا تب مینے یہ پیغام لوگوں کو سنا دیا۔ یہ خدا کی حکمت عملی میری سچائی کی ایک دلیل تھی اور میری سادگی اور عدم بناوٹ پر ایک نشان تھا۔ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا اور انسانی منصوبہ اسکی جڑ ہوتی تو میں براہین احمدیہ کے وقت میں ہی یہ دعویٰ کرتا کہ میں مسیح موعود ہوں مگر خدا نے میری نظر کو پھیر دیا میں براہین کی اس وحی کو نہ سمجھ سکا کہ وہ مجھے مسیح موعود بناتی ہے یہ میری سادگی تھی جو میری سچائی پر ایک عظیم الشان دلیل تھی ورنہ میرے مخالف مجھے بتلاویں کہ مینے باوجودیکہ براہین احمدیہ میں مسیح موعود بنایا گیا تھا بارہ برس تک یہ دعویٰ کیوں نہ کیا اور کیوں براہین میں خدا کی وحی کے مخالف لکھدیا گیا

یہ امر قابل غور نہین جو ظہور مین آیا - کیا یہ طریق بے ایمانی نہین کہ براہین احمدیہ کی اس عبارت کو تو پیش کرتے ہین جہان مینے معمولی اور رسمی عقیدہ کی رو سے مسیح کی آمد ثانی کا ذکر کیا ہے اور یہ پیش نہین کرتے کہ اُسی براہین احمدیہ مین مسیح موعود ہونیکا **دعوی** بھی موجود ہے - یہ ایک لطیف استدلال ہے جو خدا نے میرے لئے براہین احمدیہ مین پہلے سے تیار کر رکہا ہے ایک دشمن بھی گواہی دیسکتا ہے کہ براہین احمدیہ کے وقت مین مین اس سے بیخبر تہا کہ مین مسیح موعود ہون تبھی تو مین نے اسوقت یہ دعوی نہ کیا پس وہ الہامات جو میری بے خبری کے زمانہ مین مجھے مسیح موعود قرار دیتے ہین انکی نسبت کیونکر شک ہوسکتا ہے کہ وہ انسان کا افترا ہین کیونکہ اگر میرا افترا ہوتے تو مین اُسی براہین مین اُن سے فائدہ اُٹھاتا اور اپنا دعوے پیش کرتا اور کیونکر ممکن تہا کہ مین اسی براہین مین یہ بھی لکھدیتا کہ عیسی علیہ السلام دوبارہ دنیا مین آئیگا - ان دونون متناقض مضمونون کا ایک ہی کتاب مین جمع ہونا اور میرا اس وقت مسیح موعود ہونیکا دعوے نہ کرنا ایک منصف جج کو اس رائے کے ظاہر کرنیکے لئے مجبور کرتا ہے کہ درحقیقت میرے دل کو اس وحی الہی کیطرف سے غفلت رہی جو میرے مسیح موعود ہونیکے بارے مین براہین احمدیہ مین موجود تہی اسلئے مینے ان متناقض باتون کو براہین مین جمع کر دیا ”

اگر براہین احمدیہ مین فقط یہ ذکر ہوتا کہ وہی عیسے علیہ السلام دوبارہ دنیا مین آئے گا - اور میرے مسیح موعود ہونے کی نسبت کچھہ ذکر نہ ہوتا تو البتہ ایک جلد باز کسی قدر اس کلام سے فائدہ اٹھا سکتا تہا اور کہہ سکتا تہا کہ براہین احمدیہ سے بارہ برس بعد کیون اس پہلے عقیدہ کو چھوڑ دیا گیا گو ایسا کہنا بھی فضول تہا کیونکہ انبیاء اور ملہمین صرف وحی کی سچائی کے ذمہ وار ہوتے ہین اپنے اجتہاد کے کذب اور خلاف واقعہ نکلنے سے وہ ماخوذ نہین ہوسکتے کیونکہ وہ انکی اپنی رائے ہے نہ خدا کا کلام تاہم عوام کے آگے یہ دہوکا پیش جاسکتا تہا مگر اب تو ایسے پوچ اعتراض کو قدم رکھنے کی جگہ نہین کیونکہ اُسی براہین احمدیہ مین اظہار دعوے سے بارہ برس پہلے جابجا مجھے مسیح موعود قرار دیا گیا ہے اور عقلمند کے آگے میری سچائی کیلئے یہ نہایت صاف دلیل ہے -

غرض براہین احمدیہ مین حضرت عیسی کی دوبارہ آمد کا ذکر ایک نادان کو اسوقت دہوکا

دے سکتا تہا جبکہ براہین احمدیہ مین میرے مسیح موعود ہونے کی نسبت کچھہ ذکر نہ ہوتا مگر وہ ذکر تو ایسا صاف تہا کہ لدہیانہ کے مولویون محمد اور عبدالعزیز اور عبداللہ نے اسی زمانہ مین اعتراض کیا تہا کہ یہ شخص اپنا نام عیسیٰ رکہتا ہے اور عیسےٰ کی نسبت جس قدر پیشگوئیان ہین وہ سب اپنی طرف منسوب کرتا ہے اور ان کا جواب مولوی محمد حسین نے اپنے **ریویو** مین دیا تہا کہ یہ اعتراض فضول ہے کیونکہ اسی براہین مین حضرت عیسےٰ کی آمد ثانی کا اقرار بہی تو موجود ہے۔

پس مین خدا کی حکمت عملیون پر قربان ہون کہ کیسے لطیف طور سے پہلے سی میری بریت کا سامان براہین مین تیار کر رکہا۔ اگر براہین احمدیہ مین حضرت عیسےٰ کی آمد ثانی کا کچھہ بہی ذکر نہ ہوتا اور صرف میرے مسیح موعود ہونیکا ذکر ہوتا تو وہ شور جو سالہا سال بعد پڑا اور تکفیر کے فتوے تیار ہوئے یہ شور اوسی وقت پڑ جاتا۔ اور اگر براہین مین صرف حضرت مسیح کی آمد ثانی کا ذکر ہوتا اور میرے مسیح موعود ہونیکے الہامات اسمین مذکور نہ ہوتے تو جاہلون کے ہاتہہ مین ایک حجت آجاتی کہ براہین مین تو حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کا اقرار تہا اور پہر بارہ برس بعد اُس آمد سے انکار کیون کیا گیا مگر ایک طرف وحی الٰہی کا براہین مین مجھے مسیح موعود قرار دینا اور ایک طرف اسکے برخلاف میرے قلم سے رسمی عقیدہ کے طور پر آمد ثانی مسیح کا ذکر ہونا یہ ایسا امر ہے کہ عقلمند اُس سے سمجھہ سکتا ہے کہ یہ خاص خدا کی حکمت عملی ہے غرض خدا کی حکمت عملی نے مجھے اس غلطی کا مرتکب کرکے کہ مینے عیسےٰ کی آمد ثانی کا اسی کتاب مین ذکر کر دیا جہان میرے مسیح موعود ہونیکا ذکر تہا میری سادگی اور عدم افترا کو ظاہر کر دیا ورنہ کیا شک تہا کہ وہ سب الہامات جو براہین احمدیہ مین مندرج ہین جو مجھے مسیح موعود بناتے ہین وہ تمام افترا پر محمول ہوتے۔ اور یہ بات تو کوئی عقل سلیم قبول نہین کریگی کہ جو دعوے مسیح موعود ہونیکا براہین احمدیہ سے بارہ سال بعد پیش کیا گیا اسکا منصوبہ اتنی مدت سے پہلے بنا رکہا تہا غرض اسی کتاب مین جسمین میرے مسیح موعود ہونیکا ذکر ہے حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کا بہی ذکر ہونا یہی میری سادگی اور عدم افترا پر ایک **زندہ گواہ** ہے۔

افسوس کہ ہمارے مخالفون کی کچھہ ایسی عقل ماری گئی ہے کہ وہ ہر ایک بات کی ایک ٹانگ لیتے ہین اور دوسری چہوڑ دیتے ہین آتہم عیسائی کے ذکر کے وقت **شرط** کا نام نہین لیتے اور اسکا پیشگوئی کے مطابق مر جانا اور داخل قبر ہو جانا جو پہلے سے بیان کیا گیا تہا زبان پر نہین لاتے

اور جن واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ آتھم نے آنحضرت صلعم کو دجال کہنے سے رجوع کیا اُن واقعات کا نام نہیں لیتے کیا مجال کہ اُن واقعات کی طرف اشارہ بھی کریں سب کھا جاتے ہیں اور جب احمد بیگ کے داماد کا ذکر کرتے ہیں تو ہرگز لوگوں کو نہیں بتلاتے کہ ایک حصہ اس پیشگوئی کا میعاد کے اندر پورا ہو چکا ہے یعنی احمد بیگ میعاد کے اندر مر گیا اور دوسرا حصہ قابل انتظار ہے اور یہ بھی نہیں بتلاتے کہ پیشگوئی وعید کے متعلق اور نیز شرطی تھی جیسا کہ الہام توبی توبی فان البلاء علی عقبک سے ظاہر ہوتا ہے جو کئی دفعہ شائع ہو چکا تھا اور ظاہر ہے کہ ایسی موت کے بعد جو احمد بیگ کی موت تھی **خوف** دامنگیر ہونا ایک طبعی امر تھا اسی خوف سے دوسرے حصہ کے پورے ہونے میں تاخیر ہو گئی جیسا کہ وعید کی پیشگوئیوں میں عادت اللہ ہے مگر یہ بداندیش مخالف ان امور کا کبھی ذکر بھی نہیں کرتے اور یہودیوں کی طرح اصل صورت حال کو مسخ کر کے ایسے طور سے تقریر کرتے ہیں جس سے جاہلوں کے دلوں میں شبہات ڈالدیں بلکہ ان لوگوں نے تو یہودیوں کے بھی کان کاٹے کیونکہ یہ لوگ تو بات بات میں افترا سے کام لیتے ہیں جیسا کہ مولوی ثناء اللہ نے موضع مدّ کی بحث میں بھی کارروائی کی اور دھوکا دینے کو کہا کہ دیکھو اس شخص نے اپنی ایک پیشگوئی میں لکھا تھا کہ لڑکا پیدا ہوگا مگر لڑکی پیدا ہوئی اور بعد میں لڑکا پیدا ہو کر مر گیا اور پیشگوئی جھوٹی نکلی۔

اب ان بھلے مانسوں سے کوئی پوچھے کہ اگر تمہارے بیان میں کوئی بے ایمانی اور جھوٹ نہیں تو تم وہ الہام شائع کردہ پیش کرو جسمیں خدا خبر دیتا ہو کہ ضرور اب کے دفعہ لڑکا پیدا ہوگا یا یہ خبر دیتا ہو کہ لڑکی کے بعد پیدا ہونے والا وہی موعود لڑکا ہے نہ اور کوئی۔ اگر ہم نے یہ خیال بھی کیا ہو کہ شاید یہ لڑکا وہی ہے تو ہمارا خیال کیا چیز ہے جب تک کھلی کھلی وحی الٰہی نہ ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نفس کے خیال سے یہ گمان کیا تھا کہ یمامہ کی طرف میری ہجرت ہوگی مگر وہ خیال صحیح نہ نکلا اور آخر مدینہ کی طرف ہجرت ہوئی۔ اور اگر پیشگوئی میں یہ ضرور تھا کہ پہلے حمل سے ہی وہ لڑکا پیدا ہوگا تو وحی الٰہی میں یہ الفاظ ہونے چاہئے تھے مگر کیا کوئی دکھلا سکتا ہے کہ وحی میں کوئی ایسا لفظ تھا دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بنی اسرائیل کے کئی نبیوں نے پیشگوئیاں کی تھیں کہ وہ پیدا ہوگا مگر بہت سے نبیوں کے آنے کے بعد سب کے آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔ اب کیا کوئی اعتراض کر سکتا ہے

کہ ان نبیون کی پیشگوئیان جھوٹی نکلین کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موسی کے بعد پوری دو ہزار برس گذرنیکے بعد پیدا ہوئے حالانکہ توریت کی پیشگوئی کی رو سے یہودی خیال کرتے تہے کہ وہ نبی جلد پیدا ہو جائیگا۔ اور ایسا نہ ہوا بلکہ درمیان مین کئی نبی آئے۔ پس ایسے اعتراض یا تو دیوانہ کرتا ہے اور یا نہایت درجہ کا خبیث انسان جسکو خدا کا خوف نہین ٭

یہی باتین مولوی ثناء اللہ نے مقام مُدّ کے مباحثہ مین پیش کی تہین اِن باتون سے ہر ایک خدا ترس سمجھ سکتا ہے کہ کہان تک ان مولوی صاحبون کی نوبت پہنچ گئی ہے وہ جوش تعصب سے منہاج نبوت کو اور اُس معیار کو جو نبیون کی شناخت کیلئے مقرر ہے پیش نظر نہین رکہتے اور ہر ایک اعتراض انکا سراسر جہوٹ اور شیطانی منصوبہ ہوتا ہے اگر یہ سچے ہین تو قادیان مین آکر کسی پیشگوئی کو جہوٹی تو ثابت کرین اور ہر ایک پیشگوئی کیلئے ایک ایک سو روپیہ انعام دیا جائیگا اور آمد و رفت کا کرایہ علیحدہ لیکن اس تفتیش کے وقت منہاج نبوت کو معیار صدق و کذب کیلئے ٹہراوین مین یقیناً کہتا ہون کہ اگر میرے معجزات اور پیشگوئیان انکے نزدیک صحیح نہین تو انکو تمام انبیاء علیہم السلام سے انکار کرنا پڑیگا اور آخر انکی موت کفر پر ہوگی۔

افسوس کہ یہ لوگ خدا سے نہین ڈرتے انبار در انبار اِن کے مُنہ مین جہوٹ کی نجاست ہے عیسائیون اور یہودیون کی پیروی کرتے ہین عیسائی کہا کرتے تہے کہ اگر آنحضرت صلعم کیلئے قرآن شریف مین فتح کی پیشگوئی کیگئی تہی تو آپنے جنگین کیون کین اور دشمنون کو حیلون تدبیرون سے قتل کیون کیا آج اسی قسم کے اعتراض یہ لوگ پیش کر رہے ہین مثلاً کہتے ہین کہ احمد بیگ کی لڑکی کیلئے ان کے تالیف قلوب کیلئے کیون کوشش کیگئی اور کیون احمد بیگ کیطرف ایسے خط لکہے گئے مگر افسوس کہ دونون یعنی عیسائی اور یہ نئے یہودی یہ نہین سمجھتے کہ پیشگوئیون مین جائز کوشش کو حرام نہین کہا گیا جس شخص کو خدا یہ خبر دے کہ فلان بیمار اچہا ہو جائیگا اسکو منع نہین ہے کہ وہ دوا بہی کرے کیونکہ شاید دوا کے ذریعہ سے اچہا ہونا مقدر ہو غرض ایسی کوشش کرنا نہ عیسائیون اور یہودیون کے نزدیک ممنوع ہے نہ اسلام مین۔ مولوی ثناء اللہ نے اسی مُد کے مباحثہ مین یہ اعتراض بہی پیش کیا ہے کہ جو ذلت کی پیشگوئی محمد حسین اور جعفر زٹلی اور اُن کے دوسرے رفیق کی نسبت کیگئی تہی وہ پوری نہین ہوئی اگر یہ لوگ ایسے اعتراض کرتے تو پہر یہودیون سے مشابہت کیونکر ہوتی میرے نزدیک ضروری تہا کہ ایسے اعتراض ہوتے۔ اگر پہلی ناس

جس حالت میں اسی مقدمہ کے اثنا میں مولوی محمد حسین کی وہ تحریر پکڑی گئی جو فتوی تکفیر کے مخالف ہے تو کیا ایک عالمانہ
حیثیت کی نظر سے اسکی ذلت اور رسوائی نہیں ہوئی یعنی میرے مقابل پر تو اس نے اشاعۃ السنہ میں مہدی معہود کا انکار
کفر قرار دیا اور شور مچایا کہ یہ شخص اسلام کے عقیدہ مسلمہ کے مخالف ہے اور حق یہی ہے کہ مہدی موعود ظاہر ہوگا اور مسیح آسمان
سے نازل ہوگا اور پھر گورنمنٹ کو خوش کرنیکے لئے مہدی کا انکار کر دیا وہ رسالہ اسکا پکڑا گیا اور اُسپر اسی کے بھائیوں نے اسکا
کفر کا فتوی بھی لگایا گیا۔ اب کہو کہ اس منافقانہ کارروائی سے اسکی عزت ہوئی یا ذلت۔ ذلت صرف اسیکا نام
نہیں کہ بر سر بازار کسی کے سر پر جوتے پڑیں بلکہ جو شخص مولوی اور متقی ہونیکا دعوی کرتا ہے اسکا منافقانہ چلن اگر
ثابت ہو جاوے تو اس سے بڑھکر اُسکی کوئی ذلت نہیں منافق سے بدتر ذلیل تر اور کوئی نہیں تھا ان المنافقین
فی الدرک الاسفل من النار یہ کس قدر سیاہی کا ٹیکا ہے کہ لوگوں کے سامنے بیان کرنا کہ مہدی کا
آنا حق ہے اور انکار کفر ہے اور خوب لڑائیاں ہونگی اور گورنمنٹ کو خوش کرنیکے لئے یہ کہنا کہ یہ سب جھوٹ
ہے اگر اب بھی ذلت نہیں ہوئی تو ہمیں اقرار کرنا پڑیگا کہ آپ لوگوں کی عزتیں ایک پختہ کی عمارت سی ہیں یا وہ پکی
ہیں کہ کسی بد چلنی سے انمیں فرق نہیں آتا۔ رہی عزت جعفر زٹلی کی پس ان لوگونکا کوئی مستقل وجود نہیں یہ سب
مولوی محمد حسین کے سایہ ہیں وہ انکا ایڈوکیٹ جو ہوا جبکہ ان کے ایڈوکیٹ کی ذلت ثابت ہوگئی تو کیا انکی ذلت چھپ گئی
سایہ اصل کا ہمیشہ تابع ہوتا ہے جبکہ اصل درخت ہی گر پڑا تو سایہ کیونکر کھڑا رہ سکتا ہے اب بھی اگر کسی کو شک ہو
تو دونوں بیان مولوی محمد حسین کے میرے پاس موجود ہیں ایک بیان تو قوم کے خوش کرنیکے لئے اور دوسرا
بیان گورنمنٹ کے خوش کرنیکے لئے وہ دونوں بچشم خود دیکھ لے اور پھر آپ انصاف کرے کہ مولوی کہلا کر اور
موحدوں کا ایڈووکیٹ بنکر یہ منافقانہ کارروائی۔ کیا یہ موجب عزت ہے یا ذلت۔

ہمنے تو اس زمانہ میں یہود دیکھ لئے اور ہم ایمان لائے کہ آیت غیر المغضوب علیہم اسی بات کی
طرف اشارہ کرتی تھی کہ اس قوم میں بھی مغضوب علیہم یہودی ضرور پیدا ہونگے سو ہو گئے اور پیشگوئی نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری ہوگئی مگر کیا یہ امت کچھ ایسی ہی بد قسمت ہے کہ انکی تقدیر میں یہود بننا ہی لکھا
تھا اس فعل کو ہم خدائے کریم کی طرف کبھی منسوب نہیں کر سکتے کہ یہود مردود بننے کے لئے تو یہ امت اور
مسیح بنی اسرائیل سے آوے ایسی کارروائی سے تو اس امت کی ناک کٹتی ہے اور اس خطاب کے لائق
نہیں رہتی کہ اسکو امت مرحومہ کہا جاوے پس اس امت کا یہود بننا جیسا کہ آیت غیر المغضوب علیہم

سے سمجھا جاتا ہے اس بات کو چاہتا تھا کہ جیسے مغضوب علیہم کے مقابل مسیح آیا تھا اسکا مثیل بھی اس امت میں سے آوے اسی کیطرف تو اس آیت کا اشارہ ہے اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم افسوس کہ وہ حدیث بھی اسی زمانہ میں پوری ہوئی جسمیں لکھا تھا کہ مسیح کے زمانہ کے علماء ان سب لوگون سے بدتر ہونگے جو زمین پر رہتے ہونگے اور پہلے یہودیوں پر ہم کیا افسوس کریں وہ تو اعتراض کیوقت کتاب اللہ پیش کرتے تھے گو معنے نہیں سمجھتے تھے مگر یہ لوگ صرف اپنی گھڑت باتیں پیش کرتے ہیں - اور یہود تو حضرت عیسیٰ کے معاملہ میں اور آنکی پیشگوئیوں کے بارہ میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی انکا جواب دینے میں حیران ہیں بغیر اسکے کہ یہ کہدیں کہ ضرور عیسیٰ نبی ہے کیونکہ قرآن نے اسکو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل انکی نبوت پر قائم نہیں ہو سکتی بلکہ ابطال نبوت پر کئی دلائل قایم ہیں یہ احسان قرآن کا ان پر ہے کہ انکو بھی نبیوں کے دفتر میں لکھ دیا اسی وجہ سے ہم ان پر ایمان لائے کہ وہ سچے نبی ہیں اور برگزیدہ ہیں اور ان تہمتوں سے معصوم ہیں جو ان پر اور انکی ماں پر لگائی گئی ہیں قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ بڑی تہمتیں انپر دو تہیں -

(۱) ایک یہ کہ انکی پیدائش نعوذباللہ لعنتی ہے یعنی وہ ناجایز طور پر پیدا ہوئے

(۲) دوسری یہ کہ انکی موت بھی لعنتی ہے کیونکہ وہ صلیب کے ذریعہ سے مرے ہیں اور توریت میں لکھا تہا کہ جو ولد الزنا ہو وہ ملعون ہے وہ ہرگز بہشت میں داخل نہیں ہوگا اور اسکا خدا کی طرف رفع نہیں ہوگا اور ایسا ہی یہ بھی لکھا تہا کہ جو لکڑی پر لٹکایا جائے یعنی جسکی صلیب کے ذریعہ سے موت ہو وہ بھی لعنتی ہے اور اسکا بھی خدا کی طرف رفع نہیں ہوگا یہ دونوں اعتراض بڑے سخت تہے خدا نے قرآن شریف میں ان دونوں اعتراضات کا ایک ہی جگہ جواب دیا ہے اور وہ یہ ہے وبکفرھم وقولھم علی مریم بھتانا عظیما وقولھم انا قتلنا المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم الجزو سورہ نسا اس آیہ میں دونوں جملوں کا جواب ہے اور خلاصہ آیۃ کا یہ ہے کہ نہ تو عیسیٰ کی ناجائز ولادت ہے اور نہ وہ صلیب پر مرا بلکہ دہوکے سے سمجھہ لیا گیا کہ مر گیا ہے اسلئے وہ مقبول ہے اور اسکا اور نبیوں کیطرح خدا کی طرف رفع ہو گیا ہے اب کہاں ہیں وہ مولوی جو آسمان پر حضرت عیسیے کا جسم پہنچاتے ہیں یہاں تو سب جھگڑا انکی روح کے متعلق تہا جسم سے اسکو کچھہ علاقہ نہیں ۰

غرض قرآن شریف نے حضرت مسیح کو سچا قرار دیا ہے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ انکی پیشگوئیوں پر یہود کے سخت اعتراض

ہین جو ہم کسیطرح انکو دفع نہین کرسکتے صرف قرآن کے سہارے سے ہمنے مان لیا ہے اور سچے دل سے قبول کیا ہے اور بجز اسکی انکی نبوت پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہین ہین عیسائی تو انکی خدائی کو روتے ہین مگر یہان نبوت بھی انکی ثابت نہین ہو سکتی ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جاوین کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشگوئیان صاف طور پر جھوٹی نکلین اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کرسکے ان لوگون پر واویلا ہے جو میرے معاملہ مین سچ کو جھوٹ بناتے ہین ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا تعالیٰ کا نہایت فضل ہے کبھی شخص لوگون کے سامنے شرمندہ نہین ہوگا جو اس نبی مقبول کا سچا تابع ہے مین ان نادانون کو کیا کہون اور کیونکر انکے دل مین سچائی کی محبت ڈالدون جو نقالون کی طرح پھرتے ہین اور ٹھٹھا اور ہنسی انکا کام ہے اور مسخری انکا شیوہ ہے صدہا نشان آفتاب کیطرح چمک رہے ہین مگر انکے نزدیک اب تک کوئی نشان ظاہر نہین ہوا اپنے سنا ہے بلکہ مولوی ثناءاللہ امرتسری کی دستخطی تحریر مینے دیکھی ہے جسمین وہ یہ درخواست کرتا ہے کہ مین اس طور کے فیصلہ کیلئے بدل خواہشمند ہون کہ فریقین یعنے مین اور وہ یہ دعا کرین کہ جو شخص ہم دونون مین سے جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی مین ہی مر جائے اور نیز یہ بھی خواہش ظاہر کی ہے کہ وہ اعجاز المسیح کی مانند کتاب تیار کرے جو ایسی ہی فصیح بلیغ ہو اور انہین مقاصد پر مشتمل ہو سو اگر مولوی ثناءاللہ صاحب نے یہ خواہشین دل سے ظاہر کی ہین نفاق کے طور پر نہین تو اس سے بہتر کیا ہے اور وہ اس امت پر اس تفرقہ کے زمانہ مین بہت ہی احسان کرینگے کہ مرد میدان بنکر ان دونون ذریعون سے حق و باطل کا فیصلہ کر لینگے یہ تو انہون نے اچھی تجویز نکالی اب اسپر قایم رہین تو بات ہے۔

اگر ایک کذاب دنیا سے کوچ کر جائے اور باقی لوگون کو ہدایت ہو جائے تو ایسے مقابلہ والا نبی کا اجر پائیگا لیکن ہم موت کے مباہلہ مین اپنی طرف سے کوئی چیلنج نہین کرسکتے کیونکہ حکومت کا معاہدہ ایسے چیلنج سے ہمین مانع ہے ہان مولوی ثناءاللہ صاحب اور دوسرے مخالفون کو منع نہین کہ ایسے چیلنج سے ہمین جواب دینے کیلئے مجبور کرین خواہ وہ مولوی ثناءاللہ ہون یا اور کوئی ایسا مولوی ہو جو مشاہیر مین سے اور اپنی جماعت مین عزت رکھتا ہو جسکی بارہ مین کم سے کم پچاس معزز آدمی اسکے اشتہار پر تصدیقی شہادت ثبت کر دین۔ اور چونکہ مولوی ثناءاللہ صاحب اپنی تحریر کے رو سے ایسے چیلنج کے لئے طیار بیٹھے ہوئے معلوم ہوتے ہین پس ہمین اس سے کوئی انکار نہین کہ وہ ایسا چیلنج دین بلکہ ہماری طرف سے انکو اجازت ہے۔ کیونکہ اُن کا چیلنج ہی فیصلہ کے لئے کافی ہے مگر شرط یہ ہوگی کہ کوئی موت قتل کے رو سے واقع نہ ہو بلکہ محض بیماری کے ذریعہ سے ہو مثلاً طاعون سے یا ہیضہ سے یا اور کسی بیماری سے تا ایسی کارروائی حکام کیلئے

تشویش کا موجب نہ ٹھیرے اور ہم یہ بھی دعا کرتے رہیں گے کہ ایسی موتوں سے فریقین محفوظ رہیں صرف وہ موت کاذب کو آوے جو بیماری کی موت ہوتی ہے اور یہی مسلک فریق ثانی کو اختیار کرنا ہوگا اور یاد رہے کہ ہماری قتل کی پیشگوئی ایک خاص پیشگوئی تھی جو لیکھرام کے متعلق تھی ہمیں خدا نے یہی ظاہر کیا تھا کہ وہ قتل کے ذریعہ سے مریگا اور ایسا ہی شائع کیا گیا اور میں خیال کرتا ہوں کہ اُسکے قتل کیئے جانیکا بھید یہ تھا کہ اُسنے سخت زبان درازی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام نبیوں کی نسبت اختیار کی اور خدا نے دیکھا کہ اس کی زبان درازی انتہا تک پہنچگئی ہے اور اسنے گالیاں دینے میں کسی نبی کو باقی نہ چھوڑا پس آخر وہی زبان کی چھری متمثل ہو کر اُس پر پڑی اور یہ عظیم الشان نشان تھا اور زمین پر یہ بڑا گناہ کیا گیا کہ ایسی چمکدار پیشگوئیوں سے دنیا کے لوگوں نے انکار کر دیا۔

پس اگر **مولوی ثناء اللہ** صاحب ایسے چیلنج کیلئے مستعد ہوں تو صرف تحریری خط کافی نہ ہوگا بلکہ اُنکو چاہیے کہ ایک چھپا ہوا اشتہار اس مضمون کا شائع کریں کہ اس شخص کو (اور اسجگہ میرا نام تصریح لکھیں) میں کذاب اور دجال اور کافر سمجھتا ہوں اور جو کچھ یہ شخص مسیح موعود ہونے اور صاحب الہام اور وحی ہونیکا دعوی کرتا ہے اس دعوی کا میں جھوٹا ہونا یقین رکھتا ہوں اور اے خدا میں تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ اگر یہ میرا عقیدہ صحیح نہیں ہے اور اگر یہ شخص فی الواقع مسیح موعود ہے اور فی الواقع عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں تو مجھے اس شخص کی موت سے پہلے موت دے اور اگر میں اس عقیدہ میں صادق ہوں اور یہ شخص درحقیقت دجال بے ایمان کافر مرتد ہے اور حضرت مسیح آسمان پر زندہ موجود ہیں جو کسی نامعلوم وقت میں پھر آئینگے تو اس شخص کو ہلاک کر تا فتنہ اور تفرقہ دور ہو اور اسلام کو ایک دجال اور مغوی اور مضل سے ضرر نہ پہونچے آمین ثم آمین۔

پہلے اس سے اسی قسم کا **مباہلہ** کتاب فتح رحمانی کے صفحہ ۲۷ میں **مولوی غلام دستگیر** قصوری بھی کر چکے ہیں اور اُسکے بعد تھوڑے دنوں میں ہی میری زندگی میں ہی قبر میں داخل ہو گئے اور میری سچائی کو اپنے مرنے سے ثابت کر گئے مگر مولوی ثناء اللہ اگر چاہیں تو بذات خود آزما لیں ان کو غلام دستگیر سے کیا کام کیونکہ وہ خود ہی اس کے لئے سینہ ٹھوک رہے ہیں بلکہ بھی ظاہر کرتے ہیں۔

یہ چیلنج جو درحقیقت ایک مباہلہ کا مضمون ہے اسکو لفظ بلفظ جو نمونہ مذکورہ کے مطابق ہو لکھنا

* یہ بھی لکھدیں کہ اس مقابلہ کے لئے میں پیش دستی کرتا ہوں اور میری طرف سے باصرار تمام یہ چیلنج ہے۔ ورنہ صرف بیہودہ اور گول بیان پر توجہ نہ ہوگی۔ منہ

ہوگا جو اوپر میں نے لکھدیا ہے ایک لفظ کم یا زیادہ نہ کرنا ہوگا اور اگر کوئی خاص تبدیلی منظور ہو تو پرائیوٹ خطوط کے ذریعہ سے اسکا تصفیہ کرنا ہوگا اور پھر ایسے اشتہار مباہلہ پر کم سے کم پچاس معزز آدمیوں کے دستخط ثبت ہونے چاہییں اور کم سے کم اس مضمون کا سات سو اشتہار ملک میں شائع ہونا چاہیے اور بیس اشتہار بذریعہ رجسٹری مجھے بھی بھیجدیں

مجھے کچھ ضرورت نہیں کہ میں انہیں مباہلہ کے لئے چیلنج کروں یا انکو بالمقابل مباہلہ کروں۔ انکا اپنا مباہلہ کے لئے انھوں نے مستعدی ظاہر کی ہے میری صداقت کے لئے کافی ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ کے زمانہ سے جس کی تالیف پر تخمیناً تیئیس ۲۳ سال گذر چکے ہیں۔ میرے لئے یہ نشان قائم کر رکھا ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر میں اس مقابلہ میں مغلوب رہا تو میری جماعت کو چاہیئے جو ایک لاکھ سے بھی اب زیادہ ہے کہ سب مجھسے بیزار ہو کر الگ ہو جائیں کیونکہ جب خدا نے مجھے جھوٹا قرار دیکر ہلاک کیا تو میں جھوٹے ہونیکی حالت میں کسی پیشوائی اور امامت کو نہیں چاہتا بلکہ اسحالت میں ایک یہودی سے بھی بدتر ہوں گا اور ہر ایک کیلئے جائے عار و ننگ

اور جو شخص ایسے چیلنج سے فتنہ کو فرو کریگا بشرطیکہ وہ صادق نکلے گا صفحہ روزگار میں بڑی عزت کے ساتھ اُسکا نام منقوش رہے گا اور جو شخص دجال بے ایمان مفتری ہوگا اُس کی ہلاکت سے مقولہ مشہورہ کی رو سے کہ خس کم جہاں پاک دنیا کو راحت حاصل ہوگی اس سے زیادہ میں کیا لکھ سکتا ہوں اور اگر کوئی ضروری امر مجھسے رہ گیا ہے جسکو انصاف چاہتا ہے تو مجھے اطلاع دیجائے میں خوشی سے اُسکو قبول کرونگا بشرطیکہ بیہودہ عذر حیلہ و بہانہ کی اُس سے بدبو نہ آوے اور تقویٰ کی بنا پر ہو نہ دنیاداروں کی چالبازی کے رنگ میں اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ کسی طرح حق کھل جاوے اگرچہ میں خدا کے نشانوں کو ایسا دیکھ رہا ہوں جیسا کہ کوئی آفتاب کو دیکھتا ہے اور میں خدا کی اس وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر مگر میں ہر ایک پہلو سے منکر پر اتمام حجت چاہتا ہوں یا الٰہی تو جو ہمارے کاروبار کو دیکھ رہا ہے اور ہمارے دلوں پر تیری نظر ہے اور تیری عمیق نگاہ ہوں سے ہمارے اسرار پوشیدہ نہیں تو ہم میں اور مخالفوں میں فیصلہ کردے اور وہ جو تیری نظر میں صادق ہے اسکو ضائع مت کر کہ صادق کے ضائع ہونے سے

ایک جہان ضائع ہوگا اے میرے قادر خدا تو نزدیک آجا اور اپنی عدالت کی کرسی پر بیٹھ اور
یہ روز کے جھگڑے قطع کر ہماری زبانیں لوگوں کے سامنے ہیں اور ہمارے دلوں کی حقیقت تیرے
آگے منکشف ہے ہیں کیونکر کہوں اور کیونکر میرا دل قبول کرے کہ صادق کو ذلت کے ساتھ قبر میں
اُتاریگا اور باشتابہ زندگی والے کیونکر فتح پائیں گے تیری ذات کی مجھے قسم ہے کہ تو ہرگز ایسا نہیں
کریگا۔ اور جسقدر مولوی ثناء اللہ صاحب نے خلاف واقعہ اعتراضات اور جھوٹی قسموں سے موضع
مُد کے جلسہ میں میری توہین کی ہے وہ تمام میرے شکوے خدا تعالیٰ کے سامنے ہیں اور مجھے اس
تکذیب کا کچھ رنج بھی نہیں کیونکہ جبکہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی کذاب قرار دیتے ہیں تو اگر مجھے
بھی کذّاب کہیں تو اسپر کیا افسوس کرنا چاہیے کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ خدا کے اس سوال پر کہ کیا تو نے ہی
کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو خدا کرکے مانا کرو عیسیٰ نے جھوٹھ بولا یعنی ایسا جواب دیا کہ سراسر جھوٹھ
تھا کیونکہ اُنھوں نے کہا کہ جبتک میں اپنی اُمت میں تھا تو اُنپر گواہ تھا اور جب تو نے وفات دیدی
تو پھر تو اُن کا رقیب تھا مجھے کیا معلوم کہ میرے پیچھے کیا ہوا اور ظاہر ہے کہ اُس شخص سے زیادہ
کون کذّاب ہوسکتا ہے جو قیامت کے دن جب عدالت کے تخت پر خدا بیٹھے گا اُسکے سامنے جھوٹھ
بولے گا کیا اس سے بدتر کوئی اور جھوٹھ ہوگا کہ وہ شخص جو قیامت سے دوبارہ پہلے دنیا میں آیگا اور
چالیس برس دنیا میں رہیگا اور نصاریٰ کے ساتھ لڑائیاں کریگا اور صلیب کو توڑے گا اور
خنزیروں کو قتل کرے گا اور تمام نصاریٰ کو مسلمان کردیگا وہی قیامت کو ان تمام واقعات سے
انکار کرکے کہے گا کہ مجھے خبر نہیں کہ میرے بعد کیا ہوا اور اسطرح پر خدا کے سامنے جھوٹھ بولے گا اور
ظاہر کرے گا کہ مجھے اُسوقت سے نصاریٰ کی حالت اور اُن کے مذہب کی کچھ بھی خبر نہیں جب سے تو نے
مجھے وفات دیدی دیکھو یہ کیسا گندہ جھوٹھ ہے اور پھر خدا کے سامنے اسطور سے حضرت مسیح کذاب ٹھیرتے
ہیں یا نہیں قرآن شریف کھولو اور آیت فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کو آخر تک پڑھو اور پھر کہو
کہ کیا تمنے عیسیٰ علیہ السلام کو کذّاب قرار دیا یا نہیں۔

مگر اسپر کیا افسوس کریں آپ لوگوں کے نزدیک تو خدا بھی کاذب ہے خدا تعالیٰ نے عیسیٰ
علیہ السلام کی وفات آیۃ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ میں صاف طور پر بیان کردی اور بتصریح حضرت عیسیٰ کا

یہ عذر پیش کر دیا کہ میری وفات کے بعد یہ لوگ بگڑ گئے ہیں پس خدا سمجھا رہا ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ فوت نہیں ہوئے تو عیسائی بھی ابتک نہیں بگڑے کیونکہ عیسائیوں کا راہ راست پر رہنا صرف انکی حیات تک ہی وابستہ رکھا گیا تھا اور عیسائیوں کی ضلالت کی علامت حضرۃ عیسیٰ کی وفات ٹھیرائی گئی تھی اب کہو اس صورت میں آپکے نزدیک خدا کیونکر سچا ٹھہر سکتا ہے جس کا بیان باور نہیں کیا گیا۔

اور ایسا ہی آیت مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ میں سب نبیوں کی وفات ایک مشترک لفظ میں جو خَلَتْ ہے خدا نے ظاہر کی تھی اور حضرۃ عیسیٰ کیلئے کوئی خاص لفظ استعمال نہیں فرمایا تھا یہ بھی نعوذ باللہ آپ لوگوں کے نزدیک خدا کا ایک جھوٹ ہی یہ وہی آیۃ ہے جسکے پڑھنے سے حضرت ابو بکر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ثابت کی تھی ابو بکر کی بھی یہ منطق خوب تھی کہ باوجودیکہ عیسیٰ آسمان پر زندہ بیٹھا ہے پھر وہ لوگوں کے سامنے یہ آیت پڑھتا ہے یہ کس قسم کی تسلّی دیتا ہے کیا اسکو معلوم نہیں کہ عیسیٰ تو زندہ آسمان پر بیٹھا ہے اور پھر دوبارہ آئے گا اور چالیس برس رہے گا عیسیٰ کی وہ عمر اور افضل الرسل کی یہ عمر تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى۔

اور صحابہ بھی خوب سمجھ کے آدمی تھے جو اس آیۃ کے سُننے سے ساکت ہوگئے اور کسی نے ابو بکر کو جواب نہ دیا کہ حضرت آپ یہ کیسی آیت پڑھ رہے ہیں جو اور بھی ہمیں حسرت دلاتی ہے عیسیٰ تو آسمان پر زندہ اور پھر آنے والا اور ہمارا پیارا نبی ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا۔ اگر عیسیٰ اس قانون قدرۃ سے باہر اور ہزار ہا برس کی عمر پانے والا اور پھر آنیوالا ہے تو ہمارے نبی کو یہ نعمت کیوں عطا نہ ہوئی اور سچ تو یہ ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اور تمام صحابہ نے جو اُسوقت تمام حاضر تھے جنمیں سے ایک بھی غائب نہ تھا اس آیۃ کے یہی معنی سمجھے تھے کہ تمام انبیا فوت ہو چکے ہیں اسلئے معلوم ہوتا ہے کہ بعض ایک دو کم سمجھ صحابہ کو جنکی درایت عمدہ نہیں تھی عیسائیوں کے اقوال سُنکر جو ارد گرد رہتے تھے پہلے کچھ یہ خیال تھا کہ عیسیٰ آسمان پر زندہ ہے جیسا کہ ابو ہریرہ جو غبی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا لیکن جب حضرۃ ابو بکر نے جنکو خدا نے علم قرآن عطا کیا تھا یہ آیت پڑھی تو سب صحابہ پر موت جمیع انبیا ثابت ہو گئی اور وہ اس آیت سے بہت خوش ہوے اور انکا وہ صدمہ جو اُن کے پیارے نبی کی موت کا اُنکے دل پر تھا

جانا رہا اور مدینہ کی گلیوں کوچوں میں یہ آیت پڑھتے پھرے اسی تقریب پر حسان بن ثابت نے مرثیہ کیطور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جدائی میں یہ شعر بھی بنائے **شعر**

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِيْ۔ فَعَمِيَ عَلَيْكَ النَّاظِرُ
مَنْ شَاءَ بَعْدَكَ فَلْيَمُتْ فَعَلَيْكَ كُنْتُ اُحَاذِرُ

یعنی تو اے نبی صلے اللہ علیہ وسلم میری آنکھوں کی پتلی تھا۔ میں تو تیری جدائی سے اندھا ہوگیا اب جو چاہے مرے عیسیٰ ہو یا موسیٰ۔ مجھے تو تیری ہی موت کا دھڑکا تھا۔ یعنی تیرے مرنیکے ساتھ ہمنے یقین کرلیا کہ دوسرے تمام نبی مرگئے ہمیں اُنکی کچھ پروا نہیں **مصرعہ**

عجیب تھا عشق اس دل میں محبت ہو تو ایسی ہو ؛

پھر آپ لوگ خدا تعالیٰ کو اسطرح جھوٹھا قرار دیتے ہیں کہ خدا تو کہتا ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد عیسیٰ اور اُسکی ماں کو ہمنے ایک **ٹیلہ** پر جگہ دی جسمیں صاف پانی بہتا تھا یعنی چشمے جاری تھے بہت آرام کی جگہ تھی اور جنت نظیر تھی جیساکہ فرماتا ہے وَاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ یعنی ہمنے واقعہ صلیب کے بعد جو ایک بڑی مصیبت تھی عیسیٰ اور اُسکی ماں کو ایک بڑے ٹیلہ پر جگہ دی جو بڑے آرام کی جگہ اور پانی خوشگوار تھا یعنی خطۂ کشمیر۔ اب اگر آپ لوگونکو عربی سے کچھ بھی مس ہے تو آپ سمجھہ سکتے ہیں کہ آوی کا لفظ اُسی موقعہ پر آتا ہے کہ جب کسی مصیبت پیش آمدہ سے بچاکر پناہ دیجاتی ہے یہی محاورہ تمام قرآن شریف میں اور تمام اقوال عرب میں اور احادیث میں موجود ہے اور خدا تعالیٰ کے کلام سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی تمام عمر میں صرف صلیب کی ہی مصیبت پیش آئی تھی اور حدیث سے ثابت ہے کہ مریم کو تمام عمر میں اسی واقعہ کر سخت غم پہونچا تھا۔ پس یہ آیت بلند آواز سے پکار رہی ہے کہ اس واقعہ صلیب کے بعد خدا تعالیٰ نے اس آفت سے حضرت عیسیٰ کو نجات دیکر اُس موذی ملک سے کسی دوسرے ملک میں پہنچا دیا تھا جہاں پانی صاف کے چشمے بہتے تھے اور اونچا ٹیلہ تھا اب سوال یہ ہے کہ کیا آسمان پر بھی کوئی چشمہ دار ٹیلہ ہے جسپر خدا تعالیٰ نے واقعہ صلیب کے بعد حضرت مسیح کو جا بٹھایا اور ماں کو بھی وہاں حضرت مسیح کے سوانح میں غور کرکے کوئی نظیر تو پیش کرو کہ کسی مصیبت کے بعد اُنہیں ایسے ملک میں جگہ دی گئی ہو جو آرامگاہ اور جنت نظیر ہو اور

بڑا ٹیلہ ہو تمام دنیا سے بلند اور چشمے جاری ہوں پس آپکے خیال کے رو سے خدا تعالی نعوذ باللہ صریح جھوٹھا ٹھہرتا ہے کہ وہ تو صلیب کے بعد ٹیلہ کا ذکر کرتا ہے جسمیں عیسی اور اُسکی ماں کو جگہ دیگئی اور آپ لوگ خواہ مخواہ اُسکو آسمان پر بٹھاتے ہیں اور محض بیکار بیٹھا بتلاؤ تو سہی کہ نبی ہو کر اتنی مدت کیوں بیکار بیٹھ رہا ہے اور پھر آپ لوگ اور مولوی ثناء اللہ اس آیت سے انکار کرکے دوسرے آسمان پر اُسکو پہنچاتے ہیں اس بات کا کچھ جواب نہیں دیسکتے کہ زندہ مردوں کی روحوں میں کیوں جا بیٹھا وہ لوگ تو اس دنیا سے باہر ہو گئے ہیں اور دوسرے جہان میں پہنچ گئے کیا وہ بھی دوسرے جہان میں پہنچ گیا ہے۔

اور خدا پر یہ بھی جھوٹھ ہے کہ گویا خدا نے یہودیوں کا مطلب نہیں سمجھا اور سوال دیگر جواب دیگر کی مثل اپنے پر صادق کی یہودی تو کہتے تھے کہ مسیح کی روح کا خدا کیطرف رفع نہیں ہوا اور خدا اُن کا یہ جواب دیتا ہے کہ میں اسکو زندہ مع جسم دوسرے آسمان پر اُٹھا لیا اور پھر کسی وقت مار دونگا بھلا یہ کیا جواب ہوا سوال تو یہ تھا کہ مرنیکے بعد عیسی کا رفع نہیں ہوا اور نعوذ باللہ وہ ملعون ہے اس سوال کا جواب تو یہ تھا کہ ابھی تو عیسی نہیں مرا جب مریگا تو میں اپنی طرف اُسکی روح + اُٹھا لونگا یہ اُلٹا جواب جو دیا گیا یہ تو امر متنازعہ فیہ سے کچھ تعلق نہیں رکھتا۔ اسیطرح آنحضرت صلعم کی نسبت آپ لوگوں کا یہ گمان ہے کہ اُنھوں نے جھوٹھ بولا کہ یہ کہا کہ میں عیسی کو مردوں کی روحوں میں دیکھ آیا ہوں جو اس جہان سے باہر ہو گئے ہیں ایک جسم دار شخص روحوں میں کیونکر بیٹھ گیا اور بغیر قبض روح دوسرے جہان میں کیونکر پہونچ گیا یہ عجیب ایمان ہے کہ خدا نے تو اپنے قول سے گواہی دی کہ عیسی مر گیا وہ گواہی قبول نہیں کی اور پھر رسول ؐ نے اپنے فعل سے یعنی رویت سے گواہی دی کہ میں مردہ روحوں میں اُسکو دیکھ آیا ہوں وہ گواہی بھی دکھائی ہے اور پھر اسلام کا دعوی اور اہل حدیث ہونیکی شیخی عیسی سے تو معراج کی رات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کچھ باتیں بھی نہیں ہوئیں موسی سے باتیں ہوئیں اور قرآن شریف میں ہو کہ موسی کی ملاقات میں شک نہ کریں یہ کیسا جھوٹھ ہے جو خدا اور رسول دونوں پر باندھا ہے۔

پھر کہتے ہیں کہ عیسی کی نسبت ہے اِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ جن لوگوں کی یہ قرآن دانی ہے

+ یہود حضرت مسیح کی غشی کیحالت سے بے خبر تھے یہی شبہ تہا جو اُنپر ڈالا گیا پس چونکہ وہ خیال کرتے تھے کہ عیسی صلیب سے مر گیا اسلئے وہ اسکی رفع روحانی کے قائل نہ تھے اور اب تک قائل نہیں اُنکے مقابل پر امر تنقیح طلب صرف رفع روحانی ہے کیونکہ جسمانی رفع اُنکے نزدیک مدار نجات نہیں۔ منہ

اُن سے ڈرنا چاہئیے کہ نیم ملا خطرہ ایمان۔ اے بھلے مانسو کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عِلْمٌ لِلسَّاعَةِ نہیں ہیں جو فرماتے ہیں کہ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ کَهَاتَیْنِ اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ یہ کیسی بدبودار نادانی ہے جو اس جگہ لفظ ساعۃ سے قیامت سمجھتے ہیں اب مجھ سے سمجھو کہ ساعۃ سے مراد اسجگہ وہ عذاب ہے جو حضرت عیسیٰؑ کے بعد طیطوس رومی کے ہاتھ سے یہودیوں پر نازل ہوا تھا اور خود خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں سورۂ بنی اسرائیل میں اس ساعت کی خبر دی ہے اسی آیت کی تشریح اِس آیت میں ہے کہ مَثَلًا لِّبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ یعنی عیسیٰ کے وقت سخت عذاب سے قیامت کا نمونہ یہودیوں کو دیا گیا اور اُنکے لئے وہ ساعت ہوگئی قرآنی محاورہ کی رو سے ساعۃ عذاب ہی کو کہتے ہیں سو خبر دی گئی تھی کہ یہ ساعۃ حضرت عیسیٰ کے انکار سے یہودیوں پر نازل ہوگی پس وہ نشان ظہور میں آگیا اور وہ ساعۃ یہودیوں پر نازل ہوگئی اور نیز اُس زمانہ میں طاعون بھی اُن پر سخت پڑی اور درحقیقت اُنکے لئے وہ واقعہ قیامت تھا جس کے وقت لاکھوں یہودی نیست و نابود ہوگئے اور ہزارہا طاعون سے مرگئے اور باقیماندہ بہت ذلت کے ساتھ متفرق ہوگئے قیامت کبریٰ تو تمام لوگوں کے لئے قیامت ہوگی مگر یہ خاص یہودیوں کے لئے قیامت تھی اُسپر ایک اور قرینہ قرآن شریف میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا یعنی اے یہودیو عیسیٰ کے ساتھ تمہیں پتہ لگ جائیگا کہ قیامت کیا چیز ہے اُسکے مثل تمہیں دیجائیگی یعنی مَثَلًا لِّبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ وہ قیامت تمہارے پر آئیگی اسمیں شک نہ کرو صاف ظاہر ہے کہ قیامت حقیقی جو ابتک نہیں آئی اُسکی نسبت غیر موزون تھا کہ خدا کہتا کہ اُس قیامت میں شک نہ کرو اور تم اُسکو دیکھوگے۔ اُس زمانہ کے یہودی تو سب مرگئے اور آنیوالی قیامت اُنہوں نے نہیں دیکھی کیا خدا نے جھوٹھ بولا ہاں طیطوس رومی والی قیامت دیکھی سو قیامت سے مراد وہی قیامت ہے جو حضرت مسیح کے زمانہ میں طیطوس رومی کے ہاتھ سے یہودیوں کو دیکھنی پڑی اور پھر طاعون کے ذریعہ سے اُسکو دیکھ لیا یہ خدا کی کتابوں میں پُرانا وعدہ عذاب کا چلا آتا تھا جسکا بائبل میں جابجا ذکر پایا جاتا ہے قرآن شریف میں اسکے لئے

خاص آیت نازل ہوئی یہی وعدہ قرآن شریف اور پہلی کتابوں میں موجود ہے اور اسی سے یہودیوں کو تنبیہ ہوئی ورنہ دور کی قیامت سے کون ڈرتا ہے کیا اسوقت کے مولوی اُس قیامت سے ڈرتے ہیں ہرگز نہیں - اور جیسا کہ ابھی ہمنے بیان کیا ہے یہ لفظ ساعۃ کا کچھ قیامت سے خاص نہیں اور نہ قرآن نے اسکو قیامت سے خاص رکھا ہے افسوس کہ نیم ملّا جنکی عاقبت خراب ہے اپنی جہالت سے ایسے ایسے معنے کر لیتے ہیں جنسے اصل مطلب فوت ہو جاتا ہے آخری قیامت سے یہودیوں کو کیا خوف تہا مگر قریب کے عذاب کی پیشگوئی بیشک اُنکے دلوںپر اثر ڈالتی تھی -

افسوس کہ سادہ لوح حجرہ نشین مولویوں کی نظر محدود ہے انکو معلوم نہیں کہ پہلی کتابوں میں اسی ساعت کا وعدہ تہا جو طیطوس کے وقت یہودیوں پر وارد ہوئی اور قرآن شریف صاف کہتا ہے کہ عیسیٰ کی زبانپر انپر لعنت پڑی اور عذاب عظیم کے واقعہ کو ساعۃ کے لفظ سے بیان کرنا نہ صرف قرآن شریف کا محاورہ ہے بلکہ یہی محاورہ پہلی آسمانی کتابوں میں پایا جاتا ہے اور بکثرت پایا جاتا ہے پس نہ معلوم ان سادہ لوح مولویوں نے کہاں سے اور کس سے سُن لیا کہ ساعۃ کا لفظ ہمیشہ قیامت پر ہی بولا جاتا ہے افسوس یہ لوگ حیوانات کیطرح ہو گئے قدم قدم پر اپنی غلطیوں سے ذلت اُٹھاتے ہیں پھر غلطیوں کو نہیں چھوڑتے کیا غلطیوں کی کوئی حد بھی ہے قرآن کے منشا کو ہرگز یہ لوگ نہیں سمجھتے آسمانپر تو حضرت عیسیٰ کو مع جسم چڑہا دیا مگر جو الزام یہودیوں کا تہا اُس کا کچھہ جواب نہ دیا خدا جو فرماتا ہے کہ یہود کہتے تھے إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ اور جواب دیتا ہے کہ نہیں بلکہ ہمنے اُسکو اُٹھا لیا یہ کس بات کا ردّ ہے کیا صرف قتل کا

سو سنو کہ یہودیوں کا بار بار یہ شور مچانا کہ ہمنے عیسیٰ کو صلیب کے ذریعہ سے مار دیا اُنکا اس سے یہ مطلب تہا کہ وہ ملعون ہے اور اُس کی روح موسیٰ اور آدم کیطرح خدا کی طرف نہیں اُٹھائی گئی پس خدا کا جواب یہ چاہیئے تھا کہ نہیں درحقیقت اُسکی روح کا رفع ہوا جسم کا آسمان پر اُٹھانا یا نہ اُٹھانا متنازعہ فیہ امر نہ تہا پس نعوذ باللہ خدا کی یہ خوب سمجھ ہے کہ انکار تو روح کے رفع سے ہے جو خدا کیطرف ہوتا ہے مگر خدا اس اعتراض کا یہ جواب دیتا ہے کہ ہمنے عیسیٰ کو زندہ بجسم عنصری دوسرے آسمانپر بٹھا دیا خوب جواب ہے اور ابھی مرنا اور قبض روح ہونا باقی ہے خدا جانے بعد اسکی رفع روحانی

ہو یا نہ ہو جو اصل جھگڑے کی بات ہے۔

ایسا ہی یہ لوگ عقل کے پورے میری بعض پیشگوئیوں کا جھوٹا نکلنا اپنے ہی دل سے فرض کرکر یہ بھی کہا کرتے ہیں کہ جب بعض پیشگوئیاں جھوٹی ہیں یا اجتہادی غلطی ہے تو پھر مسیحیت کے دعوی کا کیا اعتبار شاید وہ بھی غلط ہو اسکا اول جواب تو یہی ہے کہ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْن اور مولوی ثناء اللہ نے موضع مُدّ میں بحث کے وقت بھی کہا تھا کہ سب پیشگوئیاں جھوٹی نکلیں اسلئے ہم اُنکو مدعو کرتے ہیں اور خدا کی قسم دیتے ہیں کہ وہ اس تحقیق کے لئے قادیان میں آویں اور تمام پیشگوئیوں کی پڑتال کریں اور ہم قسم کھا کر وعدہ کرتے ہیں کہ ہر ایک پیشگوئی کی نسبت جو منہاج نبوۃ کی رو سے جھوٹی ثابت ہو ایک ایک سو روپیہ اُنکی نذر کریں گے ورنہ ایک خاص تمغہ لعنت کا اُنکے گلے میں رہیگا اور ہم آمد و رفت کا خرچ بھی دینگے اور کُل پیشگوئیوں کی پڑتال کرنی ہوگی تا آئندہ کوئی جھگڑا باقی نہ رہ جاوے اور اسی شرط سے روپیہ ملے گا اور ثبوت ہمارے ذمہ ہوگا۔

یاد رہے کہ رسالہ نزول المسیح میں ڈیڑھ سو پیشگوئی میںنے لکھی ہے تو گویا جھوٹ ہونیکی حالتمیں پندرہ ہزار روپیہ مولوی ثناء اللہ صاحب لیجائیں گے اور در بدر گدائی کرنے سے نجات ہوگی بلکہ ہم اور پیشگوئیاں بھی معہ ثبوت اُنکے سامنے پیش کر دینگے اور اسی وعدہ کے موافق فی پیشگوئی سو روپیہ دیتے جائیں گے اسوقت ایک لاکھ سے زیادہ میری جماعت ہے پس اگر میں مولوی صاحب موصوف کے لئے ایک ایک روپیہ بھی اپنے مریدوں سے لونگا تب بھی ایک لاکھ روپیہ ہو جائیگا وہ سب اُنکی نذر ہوگا جس حالتمیں دو دو آنہ کے لئے وہ در بدر خراب ہوتے پھرتے ہیں اور خدا کا قہر نازل ہے اور مُردوں کے کفن یا وعظ کے پیسوں پر گذارہ ہے ایک لاکھ روپیہ حاصل ہو جانا اُنکے لئے ایک بہشت ہے لیکن اگر میرے اس بیان کیطرف توجہ نکریں اور اس تحقیق کے لئے بپابندی شرائط مذکورہ جسمیں بشرط ثبوت تصدیق ورنہ تکذیب دونوں شرط ہیں قادیان میں نہ آئیں تو پھر لعنت ہے اُس لاف و گذاف پر جو اُنہوں نے موضع مُدّ میں مباحثہ کیوقت کی اور سخت بیحیائی سے جھوٹ بولا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ مگر اُنہوں نے بغیر علم اور پوری تحقیق کے عام لوگوں کے سامنے تکذیب کی کیا یہی ایمانداری ہے وہ انسان کتوں سے بدتر ہوتا ہے کہ جو بیوجہ بھونکنے سے

اور وہ زندگی لعنتی ہے جو بیشرمی سے گذرتی ہے۔

اور بعض کا یہ خیال ہے کہ اگر کسی الہام کے سمجھنے میں غلطی ہوجائے تو امان اُٹھ جاتا ہے اور شک پڑجاتا ہے کہ شاید اُس نبی یا رسول یا محدث نے اپنے دعوی میں بھی دھوکا کھایا ہو یہ خیال سراسر سفسطہ ہے اور جو لوگ نیم سودائی ہوتے ہیں وہ ایسی ہی باتیں کیا کرتے ہیں اور اگر انکا یہی اعتقاد ہے تو تمام نبیوں کی نبوۃ سے اُنکو ہاتھ دھو بیٹھنا چاہیئے کیونکہ کوئی نبی نہیں جسنے کبھی نہ کبھی اپنے اجتہاد میں غلطی نہ کھائی ہو مثلاً حضرت مسیح جو خدا بنائے گئے اُنکی اکثر پیشگوئیاں غلطی سے پُر ہیں مثلاً یہ دعوے کہ مجھے داؤد کا تخت ملیگا بجز اسکے ایسے دعوی کے کیا معنے تھے کہ کسی مجمل الہام پر بہروسہ کرکے اُنکو یہ خیال پیدا ہوا کہ میں بادشاہ بنجاؤنگا داؤد کی اولاد سے تو تھے ہی اور بگفتن شہزادہ۔ اس فقرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکو تخت اور بادشاہت کی بہت خواہش تھی اور اسطرف یہود بھی منتظر تھے کہ کوئی انمیں سے پیدا ہو کہ تا اُنکی دوبارہ بادشاہت قائم کرے اور رومیوں کی اطاعت سے اُنکو چھڑاوے۔

سو درحقیقت ایسا دعوی کہ داؤد کا تخت پھر قائم ہوگا یہودیوں کی عین مراد تھی اور ابتدا میں اسبات سے خوش ہوکر بہت سے یہودی آپکے پاس جمع ہوگئے تھے مگر بعد اسکے کچھ ایسے اتفاق پیش آئے کہ یہود بولنے سمجھ لیا کہ یہ شخص اس بخت اور قسمت کا آدمی نہیں اسلئے اُنسے علیحدہ ہوگئے اور بعض شریر آدمیوں نے گورنمنٹ رومی کے گورنر کے پاس بھی یہ خبر پہونچادی کہ یہ شخص داؤد کے تخت کا دعویدار ہے تب حضرت مسیح نے فی الفور پہلو بدل لیا اور فرمایا کہ میری بادشاہت آسمانی ہے زمین کی نہیں مگر یہودی ابتک اعتراض کرتے ہیں کہ اگر آسمانی بادشاہت تھی تو آپنے حواریوں کو یہ حکم کیوں دیا تھا کہ کپڑے بیچکر ہتھیار خرید لو۔ پس اسمیں شک نہیں کہ حضرت مسیح کے اجتہاد میں غلطی تھی اور ممکن ہے کہ یہ شیطانی وسوسہ ہو جسکے بعد آپنے رجوع کر لیا کیونکہ انبیاء غلطی پر قائم نہیں رکھے جاتے اور ہمنے شیطانی وسوسہ محض انجیل کی تحریر سے کہا ہے کیونکہ انجیل سے ثابت ہے کہ کبھی کبھی آپ کو شیطانی الہام بھی ہوتے تھے* مگر آپ اُن الہامات کو رد کر دیتے تھے اور خدا تعالی مس شیطان سے آپکو بچا لیتا تھا جیسا کہ اسلام کی حدیثوں میں آپکی یہ صفات لکھی ہیں اور آپ ہمیشہ محفوظ رہے کبھی آپنے شیطان کی پیروی نہیں کی۔

* نوٹ جرمن کے تین پادریوں نے شیطان کے مکالمہ کے جسکا انجیل میں ذکر ہے یہی معنے کئے ہیں۔ منہ

ایک شریر یہودی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ ایکمرتبہ ایک بیگانہ عورت پر آپ عاشق ہو گئے تھے لیکن جو بات دشمن کے منہ سے نکلے وہ قابل اعتبار نہیں٭ آپ خدا کے مقبول اور پیارے تھے خبیث ہیں وہ لوگ جو آپ پر یہ تہمتیں لگاتے ہیں ہاں آپنے اجتہادی غلطی سے داؤد کے تخت کی تمنا کی تہی مگر وہ تمنا پوری نہ ہوئی اور بمطابق مثل مشہور کہ بن مانگے موتی ملیں مانگی ملے نہ بھیک آپ تو داؤد کے تخت سے محروم رہے مگر وہ برگزیدہ خدا سید الرسل جسنے دنیا کی بادشاہت سے منہ پھیر کر کہا تہا کہ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ یعنی فقر میرا فخر ہے اسکو خدا نے بادشاہت دیدی اُس نے کہا تہا کہ میں ایک دن فاقہ چاہتا ہوں اور ایکدن روٹی مگر خدا نے اُسکو فقر و فاقہ سے بچایا یہ خاص فضل ہے۔

حضرت مسیح کے اجتہاد جو اکثر غلط نکلے اسکا سبب شائد یہ ہوگا کہ اوائل میں جو آپکے ارادے تھے وہ پورے نہ ہوسکے غرض ان باتوں سے نبوۃ میں کچہہ خلل نہیں آیا نبی کے ساتہہ صدہا انوار ہوتے ہیں جنسے وہ شناخت کیا جاتا ہے اور جنسے اُسکے دعوی کی سچائی کُھلتی ہے پس اگر کوئی اجتہاد غلط ہو تو اصل دعوی میں کچہہ فرق نہیں آتا مثلاً آنکہہ اگر دور کے فاصلہ سے انسان کو بیل تصور کرے تو یہ نہیں کہہ سکتے کہ آنکہہ کا وجود بیفائدہ ہے یا اسکی رویت قابل اعتبار نہیں پس نبی کے لئے اُسکے دعوے اور تعلیم کی ایسی مثال ہے جیساکہ قریب سے آنکہہ چیزوں کو دیکہتی ہے اور اُن میں غلطی نہیں کرتی اور بعض اجتہادی امور میں غلطی کی ایسی مثال ہے جیسے دور دراز کی چیزوں کو آنکہہ دیکہتی ہے تو کبھی اُن کی تشخیص میں غلطی کرجاتی ہے اسی بناپر ہم کہہ سکتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ کو جو یہودیوں کی بہلائی کے لئے اپنی بادشاہت کا خیال تہا اس لئے بموجب آیت کریمہ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓی اَلْقَی الشَّیْطٰنُ فِیْٓ اُمْنِیَّتِہٖ شیطان نے آپکو دہوکا دیا اور داؤد کے تخت کا لالچ دل میں ڈال دیا مگر چونکہ مقرب اور خدا کی پیارے تہے اس لئے وہ شیطانی وسوسے قائم نہ رہ سکے اور جلد آپ نے سمجہہ لیا کہ میری آسمان کی بادشاہت ہے نہ زمین کی۔

غرض حضرت مسیح کا یہ اجتہاد غلط نکلا اصل وحی صحیح ہوگی مگر سمجہنے میں غلطی کہائی۔ افسوس ہے کہ جسقدر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اجتہادات میں غلطیاں ہیں اُسکی نظیر کسی نبی میں بھی پائی نہیں جاتی شائد خدائی کے لئے یہ بھی ایک شرط ہوگی مگر کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ ان کے بہت سے

٭نوٹ عیسائی بہی ایسی بکواس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کیا کرتے ہیں اور حضرت موسیٰؑ پر بہی ایک مرتبہ ایسا ہی الزام لگایا گیا تہا۔ منہ

غلط اجتہادوں اور غلط پیشگوئیوں کی وجہ سے اُنکی پیغمبری مشتبہ ہوگئی ہے ہرگز نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جس یقین کو نبی کے دل میں اُس کی نبوۃ کے بارہ میں بٹھایا جاتا ہے وہ دلائل تو آفتاب کی طرح چمک اُٹھتے ہیں اور اس قدر تواتر سے جمع ہوتی ہیں کہ وہ امر بدیہی ہوجاتا ہے اور پھر بعض دوسری جزئیات میں اگر اجتہاد کی غلطی ہو بھی تو وہ اُس یقین کو مضر نہیں ہوتی جیسا کہ جو چیزیں انسان کے نزدیک لائی جائیں اور آنکھوں کے قریب کی جائیں تو انسان کی آنکھ اُن کے پہچاننے میں غلطی نہیں کھاتی اور قطعاً حکم دیتی ہے کہ یہ فلاں چیز ہے اور اس مقدار کی ہے اور وہ حکم صحیح ہوتا ہے اور ایسی رؤیت کی شہادت کو عدالتیں قبول کرتی ہیں لیکن اگر کوئی چیز قریب نہ لائی جائے اور مثلاً نصف میل یا پاؤ میل سے کسی انسان کو پوچھا جائے کہ وہ سفید شے کیا چیز ہے تو ممکن ہے کہ ایک سفید کپڑے والے انسان کو ایک سفید گھوڑا خیال کرے یا ایک سفید گھوڑے کو انسان سمجھ لے پس ایسا ہی نبیوں اور رسولوں کو اُنکے دعویٰ کے متعلق اور اُنکی تعلیموں کے متعلق بہت نزدیک سے دکھایا جاتا ہے اور اس قدر تواتر ہوتا ہے جسمیں کچھ شک باقی نہیں رہتا لیکن بعض جزوی امور جو اہم مقاصد میں سے نہیں ہوتے انکو نظر کشفی دور سے دیکھتی ہے اور انمیں کچھ تواتر نہیں ہوتا اس لئے کبھی اُنکی تشخیص میں دہوکا بھی کھا لیتی ہے پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو اپنی پیشگوئیوں میں دھوکے کھائے وہ اسی رنگ میں کھائے تھے مگر نبوۃ کے دعوے میں اُنھوں نے دہوکا نہیں کھایا کیونکہ وہ حقیقت نبوت قریب سے اُنکو دکھائی گئی اور بار بار دکھائی گئی۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کو بھی ایک دہوکا لگا ہوا ہے کہ وہ متناقض حدیثوں کو ہر ایک کے سامنے پیش کر دیتے ہیں یہی دہوکا اُنکے بزرگ مولوی محمد حسین صاحب کو لگا ہوا ہے اور ہر ایک مقام میں جب حیات ممات حضرت عیسیٰ کے متعلق کوئی ذکر آوے تو جھٹ حدیثوں کا ایک ڈھیر پیش کر دیتے ہیں کہ دیکھو صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ جامع ترمذی۔ سنن ابن ماجہ۔ سنن ابی داؤد سنن نسائی۔ مسند امام احمد۔ طبرانی۔ معجم کبیر۔ نعیم ابن حماد۔ مستدرک حاکم صحیح ابن خزیمہ۔ نوادر الاصول ترمذی۔ ابو داؤد طیالسی۔ احمد مسند الفردوس۔ ابن عساکر

کتاب الوفا ابن جوزی - شرح السنہ بغوی - ابن جریر - بیہقی - اخبار المہدی - مسند ابی یعلے -
وغیرہ کتب حدیث انہیں بہی لکہا ہے کہ عیسیٰ نازل ہوگا گو بیت المقدس میں یا دمشق میں
یا افیق میں یا مسلمانوں کے لشکر میں اس کا کوئی فیصلہ نہیں اور یہ ہوا ہے جو آجکل پیش
کیا جاتا ہے اور عجیب تر یہ کہ بعض ان کتابوں میں سے ایسی نایاب ہیں کہ ان حضرات کے باپ نے بھی
نہیں دیکھی ہونگی مگر ان کے نام سنا دیتے ہیں تا کم سے کم یہی سمجھا جائے کہ بڑے مولوی صاحب
ہیں جو انہی کتابیں جانتے ہیں افسوس یہ لوگ خیانت پیشہ ہیں ہم تو اب یہود کا نام لینے سے
بھی شرمندہ ہیں کیونکہ اسلام میں بھی ایسے یہودی موجود ہیں -

ابھی تھوڑے دن گذرے ہیں کہ مولوی محمد حسین صاحب نے سرکار انگریزی کو مہدی کے
بارہ میں ایک کتاب پیش کر کے خوش کر دیا ہے جسمیں لکھا ہے کہ مہدی کے بارہ میں کوئی حدیث
صحیح ثابت نہیں ہوئی اور زمین کا انعام بھی پایا ہے معلوم نہیں کہ کس صلہ میں مگر خدمت تو
یہی ہے کہ مہدی کے وجود پر قلم نسخ پھیر دیا ہے اب بتلاؤ آسمان سے مسیح کس کے لشکر میں اتریگا
جبکہ مہدی ندارد ہے اس قدر کتابیں جنکا مینے ابھی ذکر کیا ہے وہ تو اسی غرض سے پیش
کی جاتی ہیں کہ مہدی کی مدد کے لئے مسیح آئے گا اب جب مہدی کا ہی وجود نہیں تو کیوں
آئے گا خلیفہ تو قریش میں سے ہونا چاہیئے سو وہ تو نہ رہا -

دیکھو ہم انصاف سے کہتے ہیں کہ متذکرہ بالا کتابوں میں جو حدیثیں ہیں انکی دو ٹانگیں تہیں
ایک ٹانگ مہدی والی سو وہ مولوی محمد حسین صاحب نے توڑ دی اب دوسری ٹانگ مسیح کے
آسمان سے اترنیکی ہم توڑ دیتے ہیں کیونکہ دو جزو نمیں سے جب ایک جز باطل ہو جائے تو
وہ اس بات کی مستلزم ہوئی کہ دوسرا جز بھی باطل ہی عیسیٰ کے لیے تو خلافت مسلم نہیں کیونکہ وہ
قریش میں سے نہیں اور مہدی کا تو خود مولوی صاحب نے خاتمہ کر دیا تو پہر عیسیٰ کو دوبارہ زمین پر
آنے کی کیوں تکلیف دیجائے انکو دو ہزار برس سے بے کار رہنے کی عادت ہے اور طبیعت آرام
طلب اب خواہ مخواہ پھر تکلیف دینا نامناسب ہے -

علاوہ اس کے ان حدیثوں کے درمیان اس قدر تناقض ہے کہ اگر ایک حدیث کے برخلاف

دوسری حدیث تلاش کرو تو فی الفور مل جائے گی پس اس سے قرآن شریف کے بیّنات کو چھوڑنا اور ایسی متناقض حدیثوں کے لئے ایمان ضائع کرنا کسی ابلہ کا کام ہے نہ عقلمند کا۔

پھر یہ بھی سوچو کہ اگر قرآن کے مخالف ہو کر حدیثیں کچھ چیز ہیں تو نماز کی حدیثوں کو تو سب سے زیادہ وقعت ہونی چاہیئے تھی اور تواتر کے رنگ میں وہ ہونی چاہیئے تھیں مگر وہ بھی آپ لوگوں کے تنازع اور تفرقہ سے خالی نہیں ہیں یہ بھی ثابت نہیں ہوتا کہ ہاتھ کہاں باندھنے چاہئیں اور رفع یدین اور عدم رفع اور فاتحہ خلف امام اور آمین بالجہر وغیرہ کے جھگڑے بھی ابتک ختم ہونے میں نہیں آئے اور بعض بعض کی حدیثوں کو رد کر رہے ہیں اگر ایک وہابی حنفیوں کی مسجد میں جاکر رفع یدین کرے اور امام کے پیچھے فاتحہ پڑھے اور سینہ پر ہاتھ باندھے اور آمین بالجہر کرے تو گو اس عمل کی تائید میں چار سو صحیح حدیث سناوے تب بھی وہ ضرور مار کھا کر آئے گا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ابتدا سے ہی حدیثوں کو بہت عظمت نہیں دیگئی اور امام اعظم جو امام بخاری سے پہلے گذر چکے ہیں بخاری کی حدیثوں کی کچھ پروا نہیں کرتے اور اُن کا زمانہ اقرب تھا چاہیئے تھا کہ وہ حدیثیں اُنکو پہونچتیں اس لئے مناسب ہے کہ حدیث کیلئے قرآن کو نہ چھوڑا جائے ورنہ ایمان ہاتھ سے جائیگا اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا۔ پھر اگر حَکَم کا فیصلہ بھی نہ مانا جائے تو پھر وہ حَکَم کس چیز کا۔

ماسوا اس کے اگر نہایت ہی نرمی کریں تو ان حدیثوں کو ظن کا مرتبہ دے سکتے ہیں اور یہی محدثین کا مذہب ہے اور ظن وہ ہے جس کے ساتھ کذب کا احتمال لگا ہوا ہے پھر ایمان کی بنیاد محض ظن پر رکھنا اور خدا کے قطعی یقینی کلام کو پس پشت ڈال دینا کونسی عقلمندی اور ایمانداری ہے ہم نہیں کہتے کہ تمام حدیثوں کو ردّی کی طرح پھینک دو بلکہ ہم کہتے ہیں کہ ان میں سے وہ قبول کرو جو قرآن کے منافی اور معارض نہ ہوں تا ہلاک نہ ہو جاؤ کسی حدیث سے یہ ثابت نہیں کہ عیسیٰؑ کی عمر دو ہزار برس یا تین ہزار برس ہو گی بلکہ ایک سو بیس برس کی عمر لکھی ہے اب بتلاؤ کیا ایک سو بیس برس ابتک ختم ہوئے یا نہیں۔ کسی حدیث مرفوع متصل میں یہ کہاں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ چھت پھاڑ کر آسمان پر چڑھ گئے تھے اور لعنتی بنانے کے لئے

اُن کا کوئی حواری یا کوئی دشمن مقرر کیا گیا تھا اگر حواری تھا تو بوجہ صلیب توریت کی رو سے ایک ایمان دار کو ملعون بنایا گیا یہ فعل شنیع خدا کی طرف منسوب ہو سکتا ہے اور اگر کوئی اور یہودی تھا تو وہ صلیب کے وقت چُپ کیوں رہا اور کیا اُس کی بیوی اور دوسرے رشتہ دار مر گئے تھے اور کیا وہ گنگا تھا جو اپنی بریت کے لئے تسلی نہ کر سکا۔

ماسوا اس کے مولوی محمد حسین صاحب جو موحدین کے ایڈوکیٹ کہلاتے ہیں اپنے اشاعۃ السنّہ میں جسمیں اُنہوں نے براہین احمدیہ کا ریویو لکھا ہے تحریر فرماتے ہیں کہ جن لوگوں کو بذریعہ کشف کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری ہوتی ہے وہ محدثین کی تنقید کے پابند نہیں ہو سکتے بعض حدیثیں جو محدثین کے نزدیک صحیح ہیں وہ اپنے کشف کے رو سے اُنکو موضوع قرار دیتے ہیں اور بعض حدیثیں جو محدثین کے نزدیک موضوع ہیں وہ اُنکی نسبت اپنے کشف کی شہادۃ سے صحت کا یقین رکھتے ہیں پس جبکہ یہ بات ہے تو پھر وہ جو مسیح موعود اور حَکَم ہونے کا دعویٰ کرتا ہے کیوں مولوی صاحب اس پر اس قدر ناراض ہیں کہ اُس کا کشف دوسروں کے کشف کے برابر بھی نہیں مانتے حالانکہ وہ قرآن کے مطابق ہے جب قرآن اور کشف کا تظاہر ہو گیا بلکہ بعض حدیثوں نے بھی اس کی تائید کی تو پھر تو اس کے قول کو قبول کرنا چاہیئے ورنہ مسیح موعود کا نام حَکَم رکھنا کیا فائدہ۔

بعض چالاک مولوی کہتے ہیں کہ اگر کوئی آسمان سے بھی اُترے اور یہ کہے کہ فلاں فلاں حدیث جو تم مانتے ہو صحیح نہیں ہے تو ہم کبھی قبول نہ کریں گے اور اس کے منہ پر طمانچہ ماریں گے اس کا جواب یہی ہے کہ ہاں حضرات آپ کے وجود پر یہی امید ہے مگر ہم باادب عرض کرتے ہیں کہ پھر وہ **حَکَم** کا لفظ جو **مسیح موعود** کی نسبت **صحیح بخاری** میں آیا ہے اُس کے ذرہ معنی تو کریں ہم تو ابتک یہی سمجھتے تھے کہ حَکَم اُسکو کہتے ہیں کہ اختلاف رفع کرنے کے لئے اُس کا حکم قبول کیا جائے اور اُس کا فیصلہ گو وہ ہزار حدیث کو بھی موضوع قرار دے ناطق سمجھا جائے جو شخص خدا کیطرف سے آئیگا وہ آپکے طمانچے کہانیکو تو نہیں آئیگا خدا تعالیٰ اُسکے لئے خود راہ نکالدیگا۔ جس شخص کو خدا نے کشف اور الہام عطا کیا اور بڑے بڑے نشان اُس کے ہاتھ پر ظاہر فرمائے اور قرآن

کے مطابق ایک راہ اسکو دکھلادی تو پھر وہ بعض ظنی حدیثوں کے لئے اُس روشن اور یقینی راہ کو کیوں چھوڑے گا اور کیا اُس پر واجب نہیں ہے کہ جو کچھ خدا نے اُس کو دیا ہے اُس پر عمل کرے اور اگر خدا کی پاک وحی سے حدیثوں کا کوئی مضمون مخالف پاوے اور اپنی وحی کو قرآن سے مطابق پاوے اور بعض حدیثوں کو بھی اُس کی مؤید دیکھے تو ایسی حدیثوں کو چھوڑ دے اور اُن حدیثوں کو قبول کرے جو قرآن کے مطابق ہیں اور اُسکی وحی کے مخالف نہیں۔

مجھے حیرت ہے کہ ایڈوکیٹ صاحب کس قسم کی طبیعت رکھتے ہیں کہ یہ تو آپ مانتے ہیں کہ پہلے اولیا ایسے گذرے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری سے صحیح حدیث کو غلط ٹھیرا لیتے اور غلط کو صحیح ٹھیراتے تھے مگر آپ کو شرم آتی ہے کہ یہ رتبہ مسیح موعود کو بھی جو حکم ہے عنایت کریں اور تعجب کہ آپکے پیرو کس قسم کے ہیں کہ انکو یہ نہیں پوچھتے کہ دوسرے اولیا کے تو یہ اختیارات ہیں پھر حکم کو ان اختلافات کی وجہ سے کیوں کافر ٹھیراتے ہو اور کیوں خدا سے نہیں ڈرتے میں تعجب کرتا ہوں کہ پیرانہ سالی کی وجہ سے مولوی محمد حسین صاحب کے حافظہ پر کیسے پتھر پڑ گئے یاد نہ رہا کہ اشاعۃ السنہ میں کیا لکھا ہے اور اب کیا کہتے ہیں۔ صاحب من اقرار کے بعد کوئی قاضی انکار نہیں سن سکتا آپ تو اقرار کر چکے ہیں کہ اہل کشف اور مکالمات کا مقام بلند ہے اُنکے لئے ضروری نہیں ہے کہ خواہ مخواہ محدثین کی تنقید کی اطاعت کریں بلکہ محدثین نے تو مُردوں سے روایت کی ہے اور اہل کشف زندہ حیّ وقیوم سے سنتے ہیں پس آپ کا اُس شخص کی نسبت کیا گمان ہے جس کا نام حکم رکھا گیا ہے کیا یہ مرتبہ اُس کو حاصل نہیں جو آپ دوسروں کے لئے تجویز کرتے ہیں۔

پھر مولوی ثناء اللہ صاحب کہتے ہیں کہ آپکو مسیح موعود کی پیشگوئی کا خیال کیوں دل میں آیا آخر وہ حدیثوں سے ہی لیا گیا پھر حدیثوں کی اور علامات کیوں قبول نہیں کی جاتیں یہ سادہ لوح یا تو افترا سے ایسا کہتے ہیں اور یا محض حماقت سے اور ہم اس کے جواب میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ میرے اس دعوی کی حدیث بنیاد نہیں بلکہ قرآن اور وہ وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردّی کیطرح

پھینک دیتے ہیں اگر حدیثوں کا دنیا میں وجود بھی نہ ہوتا تب بھی میرے اس دعوے کو کچھ حرج نہ پہونچتا تھا ہاں خدا نے میری وحی میں جا بجا قرآن کریم کو پیش کیا ہے چنانچہ تم براہین احمدیہ میں دیکھو گے کہ اس دعوے کے متعلق کوئی حدیث بیان نہیں کی گئی جا بجا خدا تعالے نے میری وحی میں قرآن کو پیش کیا ہے۔

میں اب خیال کرتا ہوں کہ جو کچھ مولوی ثناء اللہ صاحب نے مباحثہ موضع مُدّ میں قریب وہی کہ بطور پیرا اعتراض پیش کئے تھے سب کا کافی جواب ہو چکا ہے ہاں یاد آیا ایک یہ بھی خیال انہوں نے پیش کیا تھا کہ جو کسوف خسوف کی حدیث مہدی کے ظہور کی علامت ہے جو دارقطنی اور کتاب اکمال الدین میں موجود ہے اس میں قمر کا خسوف تیرہ تاریخ سے پہلے کسی ایسی تاریخ میں ہوگا جس میں چاند کو قمر کہہ سکتے ہوں پس یاد رہے کہ یہ بھی یہودیوں کی مانند تحریف ہے خدا نے قمر کے خسوف کے لئے اپنی سُنّت کے موافق تین راتیں مقرر کر رکھی ہیں اور ایسا ہی شمس کے لئے تین دن مقرر ہیں اور حدیث میں صریح ذکر ہے کہ اُس زمانہ میں جب مہدی پیدا ہوگا قمر کا خسوف اُس کی پہلی رات میں ہوگا جو قانون قدرت میں اُس کے خسوف کے لئے مقرر ہے۔ اور سُورج کا خسوف اُس کے بیچ کے دن میں ہوگا جو اُس کے خسوف کے لئے سُنّت اللہ میں مقرر ہے اس سیدھے معنے کو چھوڑنا اور دوسری طرف بھٹکے پھرنا اگر بدبختی نہیں تو اور کیا ہے۔

علاوہ اس کے عرب کے نزدیک وہ رات جس میں ہلال کو قمر کہا جاتا ہے کوئی مخصوص رات نہیں جس میں اختلاف نہ ہو بعض کہتے ہیں کہ ایک رات ہلال رہتا ہے دوسری رات قمر شروع ہو جاتا ہے بعض تیسری رات کے چاند کو قمر کہتے ہیں بعض کے نزدیک سات رات تک ہلال ہی ہے پس اس صورت میں پیشگوئی کے ظہور کے لئے کوئی خاص رات معین نہیں رہتی۔

اور یہ کہنا کہ سنت اللہ کے موافق کسوف خسوف ہونا کوئی خارق عادت امر نہیں یہ دوسری حماقت ہے اصل غرض اس پیشگوئی سے یہ نہیں ہے کہ کسی خارق عادت عجوبہ کا وعدہ کیا جائے بلکہ غرض اصلی ایک علامت کو بیان کرنا ہے جس میں دوسرا اشتریک نہ ہو۔

پس حدیث میں یہ علامت بیان کی گئی ہے کہ جب وہ سچا مہدی دعویٰ کریگا تو اس زمانہ میں قمر رمضان کے مہینہ میں اپنے خسوف کی پہلی رات میں منخسف ہوگا اور ایسا واقعہ پہلے کبھی پیش نہ آیا ہوگا اور کسی جھوٹے مہدی کے وقت رمضان کے مہینہ میں اور ان تاریخوں میں کبھی خسوف کسوف نہیں ہوا اور اگر ہوا ہے تو اسکو پیش کرو ورنہ جب کہ یہ صورت اپنی ہیئت مجموعی کے لحاظ سے خود خارق عادت ہے تو کیا حاجت کہ سنت اللہ کے برخلاف کوئی اور معنے کئے جائیں غرض تو ایک علامت کا بتلانا تھا سو وہ متحقق ہوگئی اگر متحقق نہیں تو اس واقعہ کی صفحہ تاریخ میں کوئی نظیر تو پیش کرو اور یاد رہے کہ ہرگز پیش نہ کرسکو گے۔

اُردو نظم

کیوں نہیں لوگو تمہیں حق کا خیال
دل میں آتا ہے مرے سو سو اُبال

آنکھ نم ہے دل میں میرے درد ہے
کیوں دلوں پر اس قدر یہ گرد ہے

دل ہوا جاتا ہے ہر دم بے قرار
کس بیاباں میں نکالوں یہ بخار

ہو گئے ہم درد سے زیر و زبر
مر گئے ہم پر نہیں تم کو خبر

آسماں پر غافلو اک جوش ہے
کچھ تو دیکھو گر تمہیں کچھ ہوش ہے

ہو گیا دیں کفر کے حملوں سے چور
چُپ رہے کب تک خداوند غیور

اس صدی کا بیسواں اب سال ہے
شرک و بدعت سے جہاں پامال ہے

بدگماں کیوں ہو خدا کچھ یاد ہے
افترا کی کب تلک بنیاد ہے

وہ خدا میرا جو ہے جوہر شناش
اک جہاں کو لا رہا ہے میرے پاس

لعنتی ہوتا ہے مردِ مفتری
لعنتی کو کب ملے یہ سروری

ایک اور بات رہ گئی جسکا بیان کرنا لازم ہے اور وہ یہ کہ مدّ کے مباحثہ میں جب ہمارے مخلص دوست سید محمد سرور شاہ صاحب نے اعجاز المسیح کو جو میری عربی کتاب ہے بطور نشان کے پیش کیا کہ یہ ایک معجزہ ہے اور اسکی نظیر پر مخالف قادر نہیں ہوسکے تو مولوی ثناء اللہ صاحب نے مولوی محمد حسین بٹالوی کا حوالہ دیکر کہاکہ انہوں نے اعجاز المسیح کی غلطیوں کے بارے میں ایک لمبی فہرست تیار کی ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ تیار کی ہوگی مگر وہ ایسی ہی فہرست ہوگی جیساکہ پہلے مولوی صاحب موصوف نے میرے ایک فقرے پر اعتراض کیا تھا کہ عجب کا لام صلہ نہیں آتا اور اس پر بہت زور دیا تھا اور جب انکو کئی قدیم استادوں اور جاہلیت کے شاعروں کے شعر بلکہ بعض حدیثیں دکھلائی گئیں جنمیں لام صلہ آیا تھا تو پھر مولوی صاحب چاہ ندامت میں ایسے غرق ہوگئے کہ کوئی انکا ادب رفیق بھی اس کنوئیں سے انکو نکال نہ سکا یہ انہیں دنوں کی بات ہے جب مولوی صاحب کی ذلت کیلئے پیشگوئی کی گئی تھی اور اشتہار میں لکھا گیا تھاکہ وہ پیشگوئی دو طور سے پوری ہوئی۔

اول یہ کہ مولوی صاحب کی منافقانہ عادت ثابت ہوگئی کہ گورنمنٹ کو تو یہ تسلی دیتے ہیں کہ مہدی کچھ چیز نہیں تمام حدیثیں مجروح ہیں قابل اعتبار نہیں کیسا مہدی اور کیسا وہ مسیح جو آسمان سے اُنکی مدد کے لئے آئے گا سب باتیں بے اصل ہیں اور ان باتوں کو پیش کرکے بڑے انعام کے خواہشمند معلوم ہوتے ہیں اور اگر وہ دل سے ایسے مہدی اور ایسے مسیح کے آنے کا انکار کرتے تو ہم بھی ان پر بہت خوش ہوتے کیونکہ سچ بولنے والا عزت کے لائق ہوتا ہے اور اس صورت میں اگر گورنمنٹ نہ صرف لائل پور بلکہ زمین بلکہ بٹالہ اسکو جاگیر میں دیدیتی تو بھی انکا حق تھا لیکن ہم اسپر راضی نہیں ہیں اور ہرگز نہیں ہو سکتے کہ ایک شخص محض نفاق کے طور پر گورنمنٹ کے آگے مہدی کی ضعیف اور مجروح حدیثوں کی ایک فہرست پیش کرکے یہ باور کرانا چاہتا ہے کہ مسلمان ایسے مہدی اور ایسے عیسیٰ کے منتظر نہیں ہیں جو عیسائیوں کے ساتھ لڑے گا اور یہ یقین دلاتا ہے کہ میرا تو یہی عقیدہ ہے کہ کوئی ایسا مہدی نہیں آئیگا جو خون ریزی سے قیامت برپا کردیگا اور نہ ایسا کوئی مسیح جو آسمان سے اُتر کر اُسکا ہاتھ بٹائے گا اور پھر پوشیدہ طور پر

اپنی قوم کو یہ کہتا ہے کہ ایسے مہدی سے انکار کرنا کفر ہے اور عجیب تر یہ کہ ان کارروائیوں سے اسکی عزت میں کچھہ فرق نہیں آیا اور نہ اسکی پیروؤں کی کچھہ عزت بگڑی۔

غرض یہی ذلت تھی جو مولوی محمد حسین صاحب کے نصیب ہوئی جسمین جعفر زٹلی وغیرہ انکے پیرو حصہ دار ہین چاہین بیحیائی سے محسوس کرین یا نہ کرین اور دوسری ذلت علمی رنگ مین انکو نصیب ہوئی کہ ناحق لوگون مین شور مچایا کہ عجب کا صلہ ہرگز لام نہین آتا بڑی غلطی کی ہے لیکن مولوی ثناء اللہ کا ارادہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کیا ولیتین ہین کوئی اور ذلت ہونی چاہئے تھی اور کہتے ہین کہ انکو تو زمین مل گئی حالانکہ یہی زمین تو انکی ذلت کی گواہ ہے اور دورنگی پر شاہد ناطق جبتک وہ زمین انکے ہاتھہ مین ہے یہ دورنگی بھی اُس زمین کا ایک پہل متصور رہیگا۔ یا یون سمجھہ لو کہ زمین اُسکا پھل ہے اور تم تحقیق کر لو کہ یہ تمام کامیابی ایک منافقانہ کارروائی کا نتیجہ ہے ان لوگون کے مخفی اعتقاد اگر دیکھنے ہون تو صدیق حسن کی کتابین دیکھنی چاہئیں جنمین وہ نعوذ باللہ ملکہ معظمہ کو بھی مہدی کے سامنے پیش کرتا ہے اور نہایت بُرے اور گستاخی کے الفاظ سے یاد کرتا ہے جنکو ہم کسیطرح اس جگہ نقل نہین کر سکتے جو چاہے ان کتابون کو دیکھہ لے یہ وہی صدیق حسن ہے جسکو محمد حسین نے مجدد بنایا ہوا تھا بھلا کیونکر اور کس طرح سے اپنے مجدد کی رائے سے انکی رائے الگ ہو سکتی ہے ہرگز نہین۔ یہ بات تو بہت اچھی ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کی مدد کی جائے اور جہاد کے خراب مسئلہ کے خیال کو دلون سے مٹایا جائے اور ایسے خونریز مہدی اور خونریز مسیح سے انکار کیا جائے لیکن کاش اگر دل کی سچائی سے مولوی محمد حسین صاحب یہ باتین گورنمنٹ کے سامنے پیش کرتے تو بلاشبہ ہماری نظر مین بھی قابل تحسین ٹھہرتے مگر اب انکی متناقض کتابین جو گورنمنٹ کے سامنے کچھہ بیان ہین اور اپنے بھائیون کے ساتھہ اندرون حجرے کچھہ بیان یہ انکے منافقانہ طریق کو ثابت کر رہی ہین اور منافق خدا کے نزدیک بھی ذلیل ہوتا ہے اور مخلوق کے نزدیک بھی یہ لوگ درحقیقت مشکلات مین ہین انکے تو کئی عقیدے گورنمنٹ کے مصالح کے برخلاف ہین اب اگر منافقانہ طریق اختیار نہ کرین تو کیا کرین۔

غرض مولوی محمد حسین صاحب کی عربی دانی کے ہم آج سے قائل نہین بلکہ اسی وقت

سے ہم قائل ہیں جب انہوں نے فرمایا تھا کہ عجب کا صلہ ہرگز لام نہیں آتا ایسے منشی فاضل نے اگر اعجاز المسیح کے غلطیوں کی ایک لمبی فہرست تیار کی ہو تو ہمیں اس سے کب انکار ہے ضرور تیار کی ہوگی مولوی ثناء اللہ صاحب کو معلوم ہوگا کہ پہلا نشانہ عربی کے مقابلہ کا یہی فاضل صاحب ہیں جنکو میں نے لکھا تھا کہ فی غلطی ہم آپ کو پانچ روپیہ انعام دے سکتے ہیں بشرطیکہ اول آپ اپنا عربی دان ہونا ثابت کردیں اور وہ اس طرح پر کہ میرے زانو بزانو بیٹھ کر کسی آیت کی تفسیر ایک جزو یا دو جزو تک عربی فصیح میں لکھیں پھر بعد اسکے آپ کی طرف سے کوئی آواز نہیں آئی۔ ہر ایک انسان سمجھ سکتا ہے کہ غلطی نکالنا اس شخص کا حق ہے جو اول لیاقت اپنی ثابت کرے ورنہ صرف بکواس ہے اگر مثلاً کوئی شخص فن عمارت سے جاہل محض ہو اور یہ کہتا پھرے کہ اس ملک کے معمار اپنے کام میں غلطی کرتے ہیں تو کیا وہ اس لائق نہیں ہوگا کہ اسکو کہا جائے کہ اے نادان تو تو ایک اینٹ بھی موزون طور پر لگا نہیں سکتا تو ان معماروں پر کیوں اعتراض کرتا ہے جن کے ہاتھ سے بہت سی عمارتیں طیار موجود ہیں۔

اب یاد رہے کہ اگرچہ میں ابتک عربی میں ستّرہ کے قریب بےمثل کتابیں شایع کرچکا ہوں جنکے مقابل میں اس دس برس کے عرصہ میں ایک کتاب بھی مخالفوں نے شایع نہیں کی مگر آج مجھے خیال آیا کہ چونکہ وہ کتابیں صرف عربی فصیح بلیغ میں ہی نہیں بلکہ انمیں بہت سی قرآنی حقائق معارف ہیں اسلئے ممکن ہے کہ وہ لوگ یہ جواب دیں کہ ہم حقایق معارف سے ناآشنا ہیں اگر صرف عربی فصیح میں نظم ہوتی جیسے عام قصائد ہوتے ہیں تو ہم بلاشبہ اسکی نظیر بنا سکتے اور نیز یہ بھی خیال آیا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب سے اگر صرف کتاب اعجاز المسیح کی نظیر طلب کیجائے تو وہ اسمیں ضرور کہیں گے کہ کیونکر ثابت ہو کہ ستّر دن کے اندر یہ کتاب تالیف کیگئی ہے اور اگر وہ یہ حجت پیش کریں کہ یہ کتاب دو برس میں بنائی گئی ہے اور ہمیں بھی دو برس کی مہلت ملے تو مشکل ہوگا کہ ہم صفائی سے انکو ستّر دن کا ثبوت دیسکیں ان وجوہات سے مناسب سمجھا گیا کہ خدا تعالیٰ سے یہ درخواست کی جائے کہ ایک **سادہ قصیدہ** بنانے کے لئے روح القدس سے مجھے تائید فرماوے جسمیں **مباحثہ مُدّ** کا ذکر ہو تا اس بات کے سمجھنے کیلئے وقت نہ ہو کہ وہ قصیدہ کتنے

دن مین طیار کیا گیا ہے سو مینے دعا کی کہ اے خدائے قدیر مجھے نشان کے طور پر توفیق دے کہ ایسا قصیدہ بناؤن اور وہ دعا میری منظور ہوگئی اور روح القدس سے ایک خارق عادت مجھے تائید ملی اور وہ قصیدہ پانچ دن مین ہی مینے ختم کر لیا۔ کاش اگر کوئی اور شغل مجبور نہ کرتا تو وہ قصیدہ ایک دن مین ہی ختم ہو جاتا۔ کاش اگر چھپنے مین کسیقدر دیر نہ لگتی* تو ۹۔ نومبر ۱۹۰۲ء تک وہ قصیدہ شائع ہو سکتا تھا۔

یہ ایک عظیم الشان نشان ہے جسکے گواہ خود مولوی ثناء اللہ صاحب ہین کیونکہ قصیدہ سے خود ثابت ہے کہ یہ ان کے مباحثہ کے بعد بنایا گیا ہے اور مباحثہ ۲۹ اور ۳۰ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو ہوا تھا اور ہمارے دوستون کے واپس آنے پر ۸ نومبر ۱۹۰۲ء کو اس قصیدہ کا بنانا شروع کیا گیا اور ۱۲ نومبر ۱۹۰۲ء کو معہ اس اردو عبارت کے ختم ہو چکا تھا چونکہ مین بیقین دل سے جانتا ہون کہ خدا کی تائید کا یہ ایک بڑا نشان ہے تا وہ مخالف کو شرمندہ اور لاجواب کرے اسلئے مین اس نشان کو دس ہزار روپیہ کے انعام کے ساتھ مولوی ثناء اللہ اور اس کے مددگارون کے سامنے پیش کرتا ہون کہ اگر وہ اسی میعاد مین یعنے پانچ دن مین ایسا قصیدہ معہ اسی قدر اردو مضمون کے جواب کے جو وہ بھی ایک نشان ہے بنا کر شایع کر دین تو مین بلا توقف دس ہزار روپیہ انکو دیدونگا۔ چھپوانے کے لئے ایک ہفتہ کی انکو اور مہلت دیتا ہون یہ کل بارہ دن ہین اور دو دن ڈاک کے لئے بھی انکا حق ہے۔ پس اگر اس تاریخ سے کہ یہ قصیدہ اور اردو عبارت ان کے پاس پہنچے چودان دن تک اسی قدر اشعار بلیغ فصیح جو اس مقدار اور تعداد سے کم نہ ہون شایع کر دین تو مین دس ہزار روپیہ انکو انعام دیدونگا انکو اختیار ہوگا کہ مولوی محمد حسین صاحب سے مدد لین یا کسی اور صاحب سے مدد لے لین۔ اور نیز اس وجہ سے بھی ان کو کوشش کرنی چاہئے کہ میرے ایک اشتہار مین پیشگوئی کے طور پر خبر دی گئی ہے کہ اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک کوئی **خارق عادت نشان** ظاہر ہوگا اور گو وہ نشان اور صورتون مین بھی ظاہر ہو گیا ہے لیکن اگر مولوی ثناء اللہ اور دوسرے مخاطبین اس میعاد کے اندر اس قصیدہ اور اس اردو مضمون کا جواب نہ لکھا یا نہ لکھوایا تو یہ نشان انکے ذریعہ سے پورا ہو جائیگا سو انہین لازم ہے کہ اگر وہ میرے کاروبار

* دیر کا ایک یہ بھی باعث ہوا کہ مجھے منصف صاحب کی عدالت مین تاریخ ۴ نومبر ۱۹۰۲ء کو بٹالہ جانا پڑا اصل تالیف کا

کو انسان کا منصوبہ خیال کرتے ہیں* تو مقابلہ کر کے اس نشان کو کسی طرح روک دیں اور دیکھو میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر وہ اکیلے یا دوسروں کی مدد سے میعاد معینہ کے اندر میرے قصیدہ اور اردو عبارت کے مطابق اور انکی تعداد کے مطابق قصیدہ چھپوا کر شایع کر دینگے اور تاریخ وصول سے بارہ دن کے اندر بذریعہ ڈاک میرے پاس بھیجدینگے تو صرف میں یہی نہیں کرونگا کہ دس ہزار روپیہ انکو انعام دونگا بلکہ اس غلبہ سے میرا جھوٹا ہونا ثابت ہوگا اس صورت میں مولوی ثناء اللہ صاحب اور انکے رفیقوں کو ناحق کے افتراؤں کی حاجت نہیں رہیگی اور مفت میں انکی فتح ہو جائیگی ورنہ انکا حق نہیں ہوگا کہ پھر کبھی مجھے جھوٹا کہیں یا میرے نشانوں کی تکذیب کریں۔ دیکھو میں آسمان اور زمین کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ آج کی تاریخ سے اس نشان پر حصر رکھتا ہوں اگر میں صادق ہوں اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں صادق ہوں تو کبھی ممکن نہیں ہوگا کہ مولوی ثناء اللہ اور انکے تمام مولوی پانچ دن میں ایسا قصیدہ بنا سکیں اور اردو مضمون کا رد لکھ سکیں کیونکہ خدا تعالیٰ ان کی قلموں کو توڑ دیگا اور ان کے دلوں کو غبی کر دیگا۔ اور مولوی ثناء اللہ کو اس بدگمانی کیطرف راہ نہیں ہے کہ وہ یہ کہے کہ قصیدہ پہلے سے بنا رکھا تھا کیونکہ وہ ذرا آنکھ کھول کر دیکھے کہ مباحثہ مد کا اسمیں ذکر ہے پس اگر میں نے پہلے بنایا تھا تب تو نہیں ماننا چاہیئے کہ میں عالم الغیب ہوں بہرصورت یہ بھی ایک نشان ہوا اسلئے اب انکو کسی طرف فرار کی راہ نہیں اور آج وہ الہام پورا ہوا جو خدا نے فرمایا تھا

"قادر کے کاروبار نمودار ہوگئے"

"کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہوگئے"

اور واضح رہے کہ مولوی ثناء اللہ کے ذریعہ سے عنقریب تین نشان میرے ظاہر ہونگے (۱) وہ قادیان میں تمام پیشگوئیوں کی پڑتال کیلئے میرے پاس ہرگز نہیں آئیں گے اور سچی پیشگوئیوں کی اپنے قلم سے تصدیق کرنا ان کے لئے موت ہوگی (۲) اگر اس چیلنج پر وہ مستعد ہوئے کہ کاذب صادق کے پہلے مر جائے تو ضرور وہ پہلے مرینگے (۳) اور سب سے پہلے اس اردو مضمون اور عربی قصیدہ کے مقابلہ سے عاجز رہکر جلد تر انکی روسیاہی ثابت ہو جائیگی۔

* چونکہ گالیاں اور تکذیب انتہا تک پہونچگئی ہے جنکے کاغذات میرے پاس ایک بڑے تھیلہ میں محفوظ ہیں اور یہ لوگ اپنے اشتہارات میں بار بار گذشتہ نشانوں کی تکذیب کرتے اور آئندہ نشان مانگتے ہیں اس لئے ہم یہ نشان انکو دیتے ہیں ایسا ہی عیسائیوں نے بھی مجھے مخاطب کرکے بار بار لکھا ہے کہ انجیل میں ہے کہ جھوٹے مسیح آئینگے اور اسطرح پر انہوں نے مجھے جھوٹا مسیح قرار دیا ہے حالانکہ خود ان دنوں میں خاص لندن میں عیسائیوں میں سے جھوٹا مسیح پگٹ نام موجود ہے جو خدائی اور مسیحیت کا دعویٰ کرتا ہے اور انجیل کی پیشگوئی کو پورا کر رہا ہے لیکن آئندہ اگر کوئی مجھے جھوٹا قرار دینا چاہے تو اسے لازم ہے کہ میرے نشانوں کا مقابلہ کرے۔ عیسائیوں میں بھی بہت سے مرتد مولوی ہونیکا دعویٰ کرتے ہیں اگر پادری صاحبان اس تکذیب میں سچے ہیں تو وہ ایسا قصیدہ ان مولویوں سے پانچ دن تک بنوا کر دس ہزار روپیہ مجھ سے لیں اور مشن کے کاموں میں خرچ کریں مگر جو شخص تاریخ مقررہ کے بعد کچھ بکواس کریگا یا کوئی تحریر دکھلائیگا اسکی تحریر کسی گندی نالی میں پھینکنے کے لائق ہوگی۔ منہ

اور چونکہ ان دنوں میں مولوی محمد حسین نے سائیں مہر علی گولڑی کی علمیت کی اپنے اشاعۃ السنہ میں بہت ہی تعریف کی ہے اور علی حائری صاحب شیعہ اپنی تعریف میں پھول رہے ہیں اسلئے میں انکو بھی اس مقابلہ کیلئے بلاتا ہوں گالیاں دینے اور ٹھٹھا کرنے میں ان لوگوں کی زبان چالاک ہے لیکن اب میں دیکھوں گا کہ خدا سے ان کو کس قدر مدد ملسکتی ہے میں نے ان لوگوں کی نسبت بھی اس قصیدہ میں کچھ لکھا ہے تا انکی غیرت کو حرکت دوں یہ ایک آخری فیصلہ ہے **شیعہ** حسین سے مدد لیں اور **گولڑی** صاحب کسی اپنے مرشد سے اور مولوی **ثناء اللہ** اور انکے رفیق تو خود اپنے تئیں مولوی کہلاتے ہیں ناخنوں تک زور لگالیں۔

میں نے اس قصیدہ میں جو امام حسین رضی اللہ عنہ کی نسبت لکھا ہے یا حضرت عیسی علیہ السلام کی نسبت بیان کیا ہے یہ انسانی کارروائی نہیں خبیث ہے وہ انسان جو اپنے نفس سے کاملوں اور راستبازوں پر زبان دراز کرتا ہے میں یقین رکھتا ہوں کہ کوئی انسان حسین جیسے یا حضرت عیسی جیسے راستباز پر بد زبانی کرکے ایک رات بھی زندہ نہیں رہ سکتا اور وعید مَنْ عَادَا وَلِیًّا لِی دست بدست اسکو پکڑ لیتا ہے پس مبارک وہ جو آسمان کے مصالح کو سمجھتا ہے اور خدا کی حکمت عملیوں پر غور کرتا ہے۔ اور میری طرف سے صرف دس ہزار کے انعام کا وعدہ نہیں بلکہ وہ شریر جو گالیاں دینے سے باز نہیں آتا اور ٹھٹھا کرنے سے نہیں رکتا اور توہین کی عادت کو نہیں چھوڑتا اور ہر ایک مجلس میں میرے نشانوں سے انکار کرتا ہے اسکو چاہئے کہ میعاد مقررہ میں اس نشان کی نظیر پیش کرے ورنہ ہمیشہ کیلئے اور دنیا کے انقطاع تک مفصلہ ذیل لعنتیں آسپر آسمان سے پڑتی رہینگی۔ بالخصوص مولوی ثناء اللہ صاحب جو خود انہوں نے میری نسبت دعوی کیا ہے کہ اس شخص کا کلام معجزہ نہیں ہے انکو ڈرنا چاہئے کہ خاموش رہکر ان لعنتوں کے نیچے کچلے نہ جائیں اور وہ لعنتیں یہ ہیں

۱ لعنت
۲ لعنت
۳ لعنت
۴ لعنت
۵ لعنت
۶ لعنت
۷ لعنت
۸ لعنت
۹ لعنت
۱۰ لعنت

تلک عشرۃ کاملۃ

اب مین اپنے خدائے قدیر وکریم وقدّوس وغیور پر توکل کرکے قصیدہ کو لکھتا ہون اور اپنے مؤیّد اور محسن سے مدد چاہتا ہون اے میرے پیارے قادر اور دلون کے اسرار کے گواہ میری مدد کر اور ایسا کر کہ یہ تیرا نشان دنیا میں چمکے اور کوئی مخالف میعاد مقررہ مین اسکی نظیر بنانے مین قادر نہ ہو اے میرے پیارے ایسا ہی کر اور بہتون کو اس نشان اور اس تمام مضمون سے ہدایت دے۔ آمین ثم آمین

اور وہ قصیدہ یہ ہے

القصائد الاعجازیة

ایا ارض مُدٍّ* قد دفاکِ مُدَمِّرٌ
اے مُد کی زمین ایک ہلاک کنندہ نے تیری خستگی کیجا لتمین تجھ ہلاک کیا

وارداکِ ضلّیلٌ واغراکِ موغرُ
اور سخت گمراہ کرنیوالے نے تجھے مارا اور ایک غصہ دلانیوالے نے تجھ کو برانگیختہ کیا

دعوتِ کذوبا مفسدا لصیدکِ الذی
تونے ایک جھوٹے مفسد میرے شکار کو بلا لیا

تحوت غدیرٍ اخذہٗ لا یعسّرُ
جس کا پکڑنا ڈابر کی مچھلی کیطرح بڑا کام نہیں

وجاءکِ صحبی ناصحین کاخوۃ
اور میرے دوست تیرے پاس آئے جو بھائیوں کی طرح نصیحت کرتے تھے

یقولون لا تبغوا ھوی وتصبّروا
اور کہتے تھے کہ ہوا و ہوس کیطرف میل مت کرو اور صبر کرو

فظلّ اُساری کم اساری تعصّب
پس تم مین سے وہ لوگ جو تعصب کے قیدی تھے

یریدون من یعوی کذئبٍ ویفخر
انہون نے چاہا کہ ایسا شخص تلاش کرین جو بھیڑیے کیطرح چیخے اور فریب کرے

فجاءوا بذئب بعد جہد اذا بہم
پھر بہت کوشش کے بعد ایک بھیڑئے کو لائے

ونعنی ثناء اللہ منہ ونظہر
اور مراد ہماری اس سے ثناء اللہ ہے اور ہم ظاہر کرتے ہین

فلمّا اتاھم سرّھم من تصلّف
پس جب انکے پاس آیا تو لاف زنی سے انکو خوش کر دیا

وقال افرحوا انی کمیٌّ مظفّر
اور کہا تم خوش ہو جاؤ مین بہادر فتح یاب ہون

* دقّ کے معنی ہین خستہ کو کشتہ کرنا سو مُدّ کے لوگ اپنے اوہام کی وجہ سے پہلے ہی خستہ تھے ثناء اللہ نے جا کر اور جھوٹ بولکر انکو کشتہ کر دیا اور وہ خود

* مُدّ عربی علم ہے عجمی نہیں مسلمان جو جن ملکوں مین گئے اور جو جو انہوں نے نام رکھے وہ اکثر عربی تھے۔ منہ

وقال استروا امری وانی اردهم ۔ اخاف علیهم ان یفروا ویدبروا

اور کہا کہ میرے آنیکی بات پوشیدہ رکھو کہ میں انکو تلاش کرتا ہون ۔ اور مین ڈرتا ہون کہ وہ بہاگ نہ جائین

وارضی اللئام اذا دنا من ارضهم ۔ علی النار مشاهم وقد کان یبطر

اور لوگون کو خوش کیا جب انکی زمین سے نزدیک ہوا ۔ اُن کو آگ پر چلایا اور بہت خوش ہوا

تکلم کالاجلاف من غیر فطنة ۔ ویاتیک بالاخبار من کان ینظر

اوس نے کمینون کیطرح بغیر دانائی کے کلام کیا ۔ اور دیکھنے والون سے توخود سن لے گا

وان کنت فی شک فسل یا مکذبا ۔ دهاقین مد والحقیقة اظهر

اور اگر تجھے شک ہے ۔ تو مد کے زمینداروں سے پوچھ لے

فلما التقی الجمعان للبحث والوغا ۔ ونودی بین الناس والخلق احضروا

پس جب دونون فریق بحث کیلئے جمع ہو گئے ۔ اور لوگون مین منادی کرائی گئی اور لوگ حاضر ہو گئے

واوجس خیفة شره بعض رفقتی ۔ لما عرفوا من خبث قوم تمردوا

اور پوشیدہ طور پر میرے بعض رفیقون کے دلونمین خوف ہوا ۔ کیونکہ قوم کی رندگی اُنہون نے معلوم کر لی تہی

فانزل من رب السماء سکینة ۔ علی صحبتی والله قد کان ینصر

پس میرے اصحاب پر آسمان سے تسلی نازل کی گئی ۔ اور خدا مدد کر رہا تہا

واعطاهم الرحمن من قوة الوغی ۔ وایدهم روح امین فابشروا

اور خدا نے ان کو قوت لڑائی کی دیدی ۔ اور روح القدس نے انکو مدد دی پس وہ خوش ہو گئے

وکان جدال یطرد القوم بالضحی ۔ الی خطة اومی الیها المعشر

اور لوگ قریب آٹھ بجے کے بحث دیکھنے کیلئے روانہ ہوئے ۔ اُس زمین کی طرف جسکی طرف گروہ نے اشارہ کیا تہا

تحروا لهذا البحث ارضا بشجیرة ۔ الی الجانب الغربی والجند جمروا

اور بحث کیلئے ایک زمین اختیار کی گئی جسمین ایک بڑا درخت تہا ۔ اور وہ جگہ گاؤں سے باہر غربی طرف تہی اور ہمارے

وکان ثناء الله مقبول قومه ۔ ومنا تصدی للتخاصم سرور

اور ثناء الله اسکی قوم کی طرف سے مقبول تہا ۔ اور ہماری طرف سے مولوی سید محمد سرور شاہ پیش ہوئے

كأنّ مقام البحث كان كآجمةٍ ۔ به الذئب يعوي والغضنفر يزأر

گویا مقام بحث ایک ایسا بن کی طرح تھا ۔ جس میں ایک طرف بھیڑیا چیختا تھا اور ایک طرف شیر غراتا تھا

وثنّاء ثناء الله يُغوي جنوده ۔ ويُغري على صحبي لئامًا ويهذر

اور کہہ رہا تھا ثناء اللہ اور اپنی جماعت کو اغوا کرتا تھا ۔ اور میرے دوستوں پر برانگیختہ کرتا تھا

وكان طوى كشحًا على مستكنّةٍ ۔ وما راد نهج الحق بل كان يهجر

اور اس نے کینہ کو اپنے دل میں ٹھان لیا ۔ اور حق جوئی نہ کی بلکہ بکواس کرتا رہا

سعى سعي فتّان لتكذيب دعوتي ۔ وكان يدسّي ما تجلّى ويمكر

اس نے فتنہ انگیز آدمی کی طرح میری دعوت کی تکذیب کی کوشش کی اور وہ حق پوشی کر رہا تھا اور مکر کر رہا تھا

وأظهر مكرًا سوّلت نفسه له ۔ ولم يرض طول البحث فالقوم سُعّروا

اور ایک مکر اس نے ظاہر کیا جو اسکے دل میں پیدا ہوا ۔ اور لمبی بحث سے انکار کیا اور قوم اسکے فریب میں آگئی

فشقّ على صحبي طريق إرادة ۔ وقد ظنّ أن الحق يُخفى ويُستر

پس میرے دوستوں پر وہ طریق گراں گذرا جو اس نے ارادہ کیا۔ اور انہوں نے گمان کیا کہ اس سے حق پوشیدہ ہو جائیگا

رأوا نسج بهتان تُشاد وتُعمر ۔ فقالوا لحاك الله كيف تزوّر

انہوں نے بہتان کا قلعہ دیکھا جو بنایا جاتا تھا ۔ پس انہوں نے کہا خدا کی لعنت تجھ پر تو کیسا جھوٹ بول رہا ہے

أقلّ زمان البحث مقدار ساعة ۔ فلم يقبل الحمقى وصحبي تنفّروا

کم سے کم بحث کا زمانہ ایک ساعت چاہئے ۔ پس احمقوں نے قبول نہ کیا اور میرے دوست اس مقدار سے متنفر ہوئے

رضوا بعد تكرار وبحث بثلثها ۔ وفي الصدر حزّاز وفي القلب خنجر

آخر اس بات پر کسی قدر تکرار اور بحث کے بعد راضی ہوگئے کہ بیس منٹ تک بحث ہو اور سینہ میں سوزش غضب تھی اور دل میں خنجر تھا

دهاهم عمايات الأناس وحمقهم ۔ رأوا مدّ قوم والمدى قد شهّروا

قوم کی جہالتوں نے اونکو خستہ کر دیا ۔ سو منع مد کو انہوں نے ایسی صورت میں دیکھا جو چھریاں نکالی ہوئی ہیں

فصاروا لنبلٍ للرماح دريّةً ۔ ويعلمها احمد علي الملأ

پس میرے دوست مدعین نیزوں کے نشانے بنے ۔ اور اس بات کو احمد علی جو میر مجلس تھا خوب جانتا ہے

وکان ثناء الله فی کل ساعة
اور ثناء اللہ ہر ایک گھڑی
یُؤَجِّجُ نیران الفساد و یسعر
فساد کی آگ بھڑکا رہا تھا

اری منطقا ما ینبح الکلب مثله
وفی قلبه کان الهوی یتزخر
ایسی باتیں کہیں کہ ایک کتا اس طرح آواز نہیں نکالیگا اور اُسکے دل میں ہوا و ہوس جوش مار رہی تھی

وان لسان المرء مالم یکن له
اور انسان کی زبان جبتک اس کے ساتھ
أصاتهٌ علی عوراته هو مشعر
عقل نہ ہو اُسکے پوشیدہ عیبوں پر ایک دلیل ہے

یکلّم حتی یعلم الناس کلهم
ایسا انسان کلام کرتا ہے یہانتک کہ سب لوگ جان لیتے ہیں
جهول فلا یدری ولا یتبصّر
کہ یہ جاہل آدمی ہے نہ عقل ہے نہ بصیرت

ولولا ثناء الله ما زال جاهل
اور اگر ثناء اللہ نہ ہوتا تو ایک جاہل
یشك ولا یدری مقامی ویحصر
میرے بارے میں شک کرتا اور مجھے سوالوں سے تنگ کرتا

فهذا علینا منّة من ابی الوفا
پس یہ مولوی ثناء اللہ کا ہم پر احسان ہے
اری کل محجوب ضیائی فنشکر
کہ ہر ایک غافل کو ہماری روشنی سے اطلاع دی سو ہم اسکا شکر کرتے ہیں

اری الموت یعتام المکفّر بعده
اب کافر کہنے والا گویا مر جائے گا
بما ظهرت آی السماء وتظهر
کیونکہ ہمارے غلبہ سے خدا کا نشان ظاہر ہوا

ولما اعتدی الامرتسری بمکائد
اور جب ثناء اللہ اپنے فریبوں سے حد سے گذر گیا
واغری علی صحبی لئاما وکفّروا
اور لوگوں کو میرے دوستوں پر برانگیختہ کیا

فقالوا لیوسف ما نری الخیر ههنا
ولکنه من قومه کان یحذر
پس اُنہوں نے منشی محمد یوسف کو کہا کہ اس قسم کی کتاب اور ہمیں منٹ مقرر کرنے میں ہمیں خیر نظر نہیں آتی مگر وہ اپنی قوم سے ڈرتا تھا

هنالك دعوا ربّا کریما مؤیّدا
تب انہوں نے خدا کی جناب میں دعائیں کیں
وقالوا احللنا ارض رجز فنصبر
اور کہا کہ ہم پلید زمین میں داخل ہو گئے پس ہم صبر کرتے ہیں

فما برحوها والرماح تنوشهم
پس وہ اس میں سے الگ نہ ہوئے اور نیزے انکو خستہ کر رہے تھے
ولا طعن رمح مثل طعن یکرّر
اور کوئی نیزہ اس طعن کی طرح نہیں جو بار بار کہا جاتا ہے

وقام ثناء الله فی القوم واعظا ۔ فصار وا بوعظ الغول قومًا تنمّروا

اور ثناء اللہ نے قوم مین وعظ کیا ۔ پس ایک غول کے وعظ سے وہ پلنگ کیطرح ہو گئے

وذکّرھم صحبی مکافات کفرھم ۔ وھل ینفعن اھل الھوی ما یذکّر

اور میرے دوستون نے پاداش انکار یاد دلایا ۔ مگر بہلا ہوا پرستون کو کوئی وعظ فائدہ دے سکتا ہے

تجنّی علیّ ابو الوفاء ابن الھوی ۔ لیبعد حمقی من جنائی ویزجر

ثناء اللہ نے میرے پر نکتہ چینی شروع کی جو ہوا وہوس کا بیٹا تہا تا احمقون کو میرے پہل سے محروم رکھے

وخاطب من وافاہ فی امر دعوتی ۔ وقال یمین الله مکر تخیّروا

اور ہر ایک جو اسکے پاس آیا اسکو اسنے مخاطب کیا ۔ اور کہا کہ خدا کی قسم یہ تو ایک مکر ہے جو اختیار کیا گیا

واقسم بالله الغیور مکذبا ۔ فیا عجبا من مفسد کیف یجبر

اور اوسنے خدائے غیور کی قسم کہائی ۔ پس تعجب ہے مفسد سے کیسی دلیری کر رہا ہے

فطائفة قد کفّرونی بوعظه ۔ وطائفة قالوا کذوب یزوّر

پس ایک گروہ نے اسکے وعظ سے مجہے کافر ٹہرایا ۔ اور ایک گروہ نے کہا کہ یہ شخص جہوٹ بیان کرتا ہے

وما مسّه نور من العلم والھدی ۔ فیا عجبا من بقّة یستنسر

حالانکہ ثناء اللہ کو علم اور ہدایت سے ذرہ مس نہین ۔ پس تعجب ہے اس مچہر پر کہ گرگس بننا چاہتا ہے

فلمّا اعتدی واحسّ صحبی انه ۔ یصرّ علی تکذیبه لا یقصّر

پس جب وہ حد سے بڑہ گیا اور میرے دوستون نے معلوم کیا ۔ کہ وہ تکذیب پر اصرار کر رہا ہے اور باز نہین آتا

دعوہ لیبتھلن لموت مزوّر* ۔ مضل فلم یسکت ولم یتجسر

اوسکو بلایا کہ جہوٹے کی موت کیلئے خدا کی جناب مین تضرع کرے ۔ وہ جہوٹا جو گمراہ کرتا ہے پس ثناء اللہ اپنی شوخی سے چپ ہوا

وکذّب اعجاز المسیح وآیه ۔ وغلّطه کذبا وکان یزوّر

اور کتاب اعجاز المسیح جو میری کتاب ہے اسکی اُسنے تکذیب کی اور اسکی نشان فصاحت کی تکذیب کی اور جہوٹ کی راہ سے اسکو غلط ٹہرایا اور جہوٹ بولا

وقیل لاملاء الکتاب کمثله ۔ فقال کاھل العجب انی سأسطر

پس اسکو کہا گیا کہ اعجاز المسیح کی طرح کوئی کتاب لکہہ ۔ پس اس نے خود نمائی سے کہا کہ مین لکہون گا

* ایسا اُسوقت کہا جب ثناء اللہ کو تکذیب مین انتہا تک دیکہا اور ایسی لاف زنی کرتے اُسکو مشاہدہ بہی کر لیا۔ منہ

وانکر آیاتی وانکر دعوتی ۔ وانکر الہامی وقال مزوّر

اور میرے نشانوں سے انکار کیا اور میری دعوت سے انکار کیا ۔ اور میرے الہام سے انکار کیا اور کہا کہ ایک جھوٹا آدمی ہے

وکذّبنی بالبخل من کل صورۃ ۔ وخطّأنی فی کل وعظ اذکّر

اور اُسنے ہر ایک صورت سے مجھے کاذب ٹھہرایا ۔ اور ہر ایک وعظ میں جو مینے کیا مجھی خطا کیطرف منسوب کیا

فأُفْرِدت افراد الحسین بکربلا ۔ وفی الحیّ صِرْنا مثل من کان یُقبَر

پس اوس جگہ میں اکیلا رہ گیا جیسا کہ حسین کربلا میں ۔ اور اُس قوم میں ہم ایسے ہو گئے جیسا کہ مردہ دفن کیا جاتا ہے

تصدّی لانکاری وانکار آیتی ۔ وکان کحقدٍ کالعقارب یأبر

میرے انکار اور میرے نشانوں کے انکار کیلئے پیش آیا ۔ اور وہ کینہ سے کژدم کی طرح نیش زنی کرتا تھا

فقد سرّنی فی ہذہ الصور صورۃ ۔ لیدفع ربی کلما کان یحشر

پس اِن صورتوں میں مجھے ایک طریق اچھا معلوم ہوا ۔ تا میرا خدا اس طوفان کو دور کر دے جو اُسنے اٹھایا ہے

فالّفتُ ہذا النظم اعنی قصیدتی ۔ لیخزی ربی کل من کان یہذر

پس مینے یہ نظم یعنی یہ قصیدہ اپنا تالیف کیا ۔ تا میرا خدا اُن لوگوں کو رسوا کرے جو بکواس کرتے ہیں

وہذا علی اصرارہ فی سوالہ ۔ فکیف بہذا السُئل اُغضی وانہر

اور یہ قصیدہ اسکے اصرار مقابلہ پر بنایا گیا ہے ۔ پس میں باوجود اس قدر سوال کے کیونکر چشم پوشی کروں اور کیونکر

ولیس علینا فی الجواب جریمۃ ۔ فنُہدی لہ کالاکل ماکان یبذر

اور اس جواب میں ہمپر کوئی گناہ نہیں ۔ اور ہم اوسکو ہدیہ کے طور پر اس چیز کا پھل دیتے ہیں جو اسنے بویا تھا

فان اک کذابا فیاتی بمثلہا ۔ وان اک من ربی فیُغشی ویُثْبَر

پس اگر میں جھوٹا ہوں تو ایسا قصیدہ بنا لائیگا ۔ اور اگر میں خدا کیطرف سے ہوں پس اسکی سمجھ پر پردہ ڈالدیا جائیگا اور روکا

وہذا قضاء اللہ بینی وبینہم ۔ لیظہر آیتہ وماکان یخبر

اور یہ خدا کا فیصلہ ہے ہم میں اور اُنمیں ۔ تا اپنے نشانوں کو ظاہر کرے اور اس نشان کو ظاہر کرے جو پہلے خبر دی

قطعنا بہذا دابر القوم کلہم ۔ وغادرہم ربی کغصنٍ یُحَذّر

ہمنے اس نشان سے سبکا فیصلہ کر دیا ہے ۔ اور میرے رب نے انکو اُن شاخوں کی طرح کر دیا جو کاٹ دی جاتی ہیں

ہذا الشعر من محض الله اعطانا

ايها ارض مُدّ قد اريت تبارها

میں مُدّ کی زمین دیکھتا ہوں اسکی تباہی ہو گئی

ايا محسني بالحمق والجهل والرغا

اے میرے محسن اپنی حمق اور جہالت اور اونٹ کیطرح بولنے سے

اتشتم بعد العون والمنّ والندا

کیا تو مدد اور احسان اور بخشش کے بعد گالیاں دیگا

ترى كيف اغبرت السماء بآيها

تو دیکھتا ہے کسطرح آسمان نشانوں کی مینہ برسات کرنیگا

فلا تختر سبل غيّ وشقوة

اور گمراہی اور شقاوت کی راہ اختیار مت کر

ولا تاكلوا لحمي بسبّ وغيبة

اور گالی اور غیبت کے ساتھ میرا گوشت مت کھاؤ

باجنحة الاشواق جئنا فناءكم

ہم شوق کی آرزو کے ساتھ تمھارے گھر آئے ہیں

وان كنت قد ساءتك امر خلافتي

اور اگر تجھے میری خلافت بُری معلوم ہوئی ہے

انكرني والله نوّر دعوتي

کیا تو میرا انکار کرتا ہے اور خدا نے میری دعوۃ کو روشن کیا ہے

يصدّق امري كل من كان في السما

میری تصدیق تو تمام آسمان والے کرتے ہیں

واني قتيل الحب فاخشوا قتيله

اور میں کشتہ دوست ہوں پس تم کشتہ دوست سے ڈرو

وغادرهم ربي كغصن مجذّر

اور میرے رب نے انکو کٹی ٹہنی کی طرح کردیا

رويدك لا تبطل صنيعك واحذر

باز آجا اور اپنے احسان کو باطل نکر

اتنسى ندى مُدّ وما كنت تنصر

کیا تو اس بخشش کو بھلا دیگا جو مُدّ کے مقام میں تو نے کی اور بخشش کی

اذا القوم آذوني وعابوا وغبّروا

جب قوم نے مجھے دکھ دیا اور عیب لگا کر اور گرد اٹھائی

ولا تبخلن بعد النوال وفكّر

اور عطا کے بعد بخل مت کر اور سوچ لے

ولحمي بوجه الحبّ سمّ مدمّر

اور اُس دوست کے منہ کی قسم کہ میرا گوشت مہلک زہر ہے

بما قدّمت منكم عطايا فنحضر

کیونکہ تمھارے احسان ہم پر ہیں اسلیے ہم حاضر ہوئے ہیں

فسل مرسلي ما ساء قلبك فاحصر

تو پھر میرے بھیجنے والیکو بہت اصرار سے پوچھ کہ کیوں ایسا کیا

اتلعن من هو مثل بدر منوّر

کیا تو ایسے شخص پر لعنت بھیجتا ہے کہ جو چاند کیطرح روشن ہے

فما انت يا مسكين ان كنت تكفر

پس اے مسکین تو کیا چیز ہے اگر انکار کرے

ولا تحسبوني مثل نعش ينكّر

اور مجھے اُس جنازہ کیطرح مت سمجھو جسکی ہیئت بدلگئی اور وہ شناخت نہ کیا جائے۔

اطوف لمرضات الحبیب کہائم
میں دوست کی رضا کیلیے ایک سرگشتہ کیطرح گھوم رہا ہوں

اذابت محبتہ عظامی جمیعہا
اسکی محبت نے میری ہڈیوں کو گلا دیا

ذر واحرص تفتیشی فانی مغیبٌ
میری حقیقت شناسی کا خیال چھوڑ دو کہ میں تمہاری نظروں سے غائب ہوں

اذا ما انقضی وقتی فلا وقت بعدہٗ
جب میرا وقت گذر جائیگا تو بعد اس کے کوئی وقت نہیں

دعای حسامٌ لا یؤخر وقعہ
میری دعا ایک تلوار ہے جو کوئی اس کی وار کو روک نہیں سکتا

وانی ابلغ عن ملیکی رسالۃً
اور میں اپنے بادشاہ کا پیغام پہنچا رہا ہوں

تصدی لنصر الدین فی وقت عسرۃ
دین کے مدد کی خدا سے تنگی کے وقت

مکین امین مقبل عند ربہ
وہ خدا کے نزدیک مکین امین ہے

ومن فتن نخشی علی الدین شرّہا
اور نیز ایسے فتنوں سے خلاصی بخشتا ہے جسکا خوف تھا

اُرِی اٰیۃً عظمی وجئت ارہٗ کم
دیکھو میں ایک عظیم نشان دکھلاتا ہوں

وقال ثناء اللہ لی انت کاذبٌ
اور مجھے مولوی ثناء اللہ نے کہا کہ تو جھوٹا ہے

واسعی وانی مستہام و مغبر
اور میں دوڑ رہا ہوں اور اسمیں سرگردان ہوں اور بہت دوڑنے سے

وھبت علی نفسی ریاح تکسّر
اور میرے نفس پر اُس کی تیز ہوا چلی جو توڑنے

غبارٌ عظامی قد سفتہا صراصر
اور میری ہڈیاں ایک ایسا غبار ہیں کہ جنکو تیز ہوائیں اُڑا کر لے گئیں۔

لدینا معین لا یجاریہ آخر
ہمارے پاس وہ صاف پانی ہے جو اسکی نظیر نہیں

وصولی علی اعداء ربی مقفّر
اور میرا حملہ میرے خدا کے دشمنوں پر ایک سخت تلوار ہے

وانی علی الحق المنیر و نیّر
اور روشن حق ہوں اور آفتاب ہوں

نذیر من الرحمن فالآن ینذر
ایک نذیر کھڑا ہوا پس اب وہ ڈرا رہا ہے

مخلص دین الحق ممّا یحسّر
اور دین حق کو آفات کثیرہ کرنیوالی سے خلاص کرنیوالا ہو

ومن محن کانت کصخر تکسّر
اور ایسی بلاؤں سے جو پتھر کی طرح توڑنے والی

فھل فاتک او ضیغم او اغبر
اور تمہیں ڈھونڈ رہا ہوں پس کیا کوئی دلیر یا شیر یا بہادر ہے

فقلت لک الویلات انت ستحسر
میں نے کہا تیرے پر واویلا ہے تو عنقریب ننگا کیا جائیگا

تعالوا جمیعا واتحنوا اقلامکم

سب آجاؤ اور قلمیں طیار کرو

واعطیت آیاتٍ فلا تقبلونہا

ہمنے نشان دیے اور تم ان کو قبول نہیں کرتے

وخیر خصال المرء خوف و توبۃ

اور بہترین خصلت انسان کی خوف اور توبہ ہے

سئمنا تکالیف التطاول من عدا

ہمنے ظلم کی تکلیفیں دشمنوں سے اٹھائیں

وجئنٰک کالموتیٰ فاحی امورنا

اور ہم مردونکی طرح تیرے پاس آئے ہیں پس ہمارے کاموں کو زندہ

الٰہی فدتک النفس انک جنتی

اے خدا میری جان تیری پر قربان تو میری بہشت ہے

طردنا لوجہک من مجالس قومنا

اے میرے خدا تیرے منہ کیلیے ہم اپنی قوم کی مجلسوں سے رد کردیے گئے

الٰہی بوجہک ادرک العبد رحمۃ

اے میرے خدا اپنے منہ کے صدقہ اپنے بندہ کی خبر لے

الی ای باب یا الٰہی تردنی

اے میرے خدا تو کس کے دروازہ کیطرف مجھے رد کرے گا

صبرنا علی جور الخلائق کلہم

ہمنے تمام دنیا کا ظلم برداشت کرلیا

تعال حبیبی انت روحی و راحتی

آ میرے دوست تو میری راحت اور میرا آرام ہے

واملوا کمثلی او ذرونی و خیروا

میری مانند لکھو یا مجھے چھوڑ دو اور مجھے با اختیار سمجھلو

فلا تلطخوا ارضی و بالموت طہروا

پس میری زمین کو کسی نجاست سے آلودہ مت کرو اور مرکے پاک کردو

فتوبوا الی اللہ الکریم وابشروا

پس خدا کیطرف توبہ کرو اور خوش ہو جاؤ

تمادت لیالی الجور یا ربی انصر

اور ظلم کی راتیں لمبی ہوگئیں۔ اے خدا مدد کر

نخر امامک کالمساکین فاغفر

ہم تیرے آگے مسکینوں کیطرح گرتے ہیں پس ہمیں بخش دے

وما ان اری خلدا کمثلک یثمر

اور میں نے کوئی ایسی بہشت نہیں دیکھی کہ تیری جیسا پھل لاوے

فانت لنا حبٌّ فرید و موثر

پس تو ہمارا یگانہ دوست ہے جو سب پر اختیار کیا گیا

ولیس لنا باب سواک و معبر

اور ہمارے لیے تیرے سوا کوئی دروازہ اور کوئی جائے گذر نہیں

ومن جئتہ بالرفق یزری و یصعر

اور میں جسکے پاس نرمی کی ساتھ جاؤں وہ بدگوئی کرتا اور منہ پھیرتا ہے

ولکن علی ہجرٍ سطا لا نصبر

مگر تیری جدائی کی ہمیں برداشت نہیں

وان کنت قد انست ذنبی فستر

اور اگر تونے میرا کوئی گناہ دیکھا ہے تو معاف کر

بفضلك انّا قد عُصمنا من العدا
تیرے فضل سے ہم دشمنوں سے بچائے گئے
وفرّج کروبی یا الٰہی ونجّنی
اور میرے غم اے میرے خدا دور فرما
وجدناك رحمانًا فما الهمّ بعده
ہمنے تجھے رحمان پایا پس بعد اسکے کوئی غم نرہا
انا المنذر العریان بمعشر الوریٰ
اے لوگو میں ایک کھلا نذیر آیا ہوں
بلاءٌ علیکم والعلاج انابةٌ
تمپر ایک بلا ہی اور اسکا علاج توبہ کرنا اور ہر ایک گناہ سے بیزار ہونا
دعوا حبّ دنیاکم وحبّ تعصّبٍ
دنیا کی محبت اور تعصب کی محبت چھوڑ دو
وکم من هموم قد رئینا لاجلکم
اور بہت غم ہمنے تمھارے لیے اُٹھائے
اهیجُ وقد فاضت دموعی تالمًا
میں آواز مارتا ہوں اور میرے آنسو درد سے جاری ہیں
فسل ایّها القاری اخاك ابا الوفا
پس اے قاری تو اپنے بھائی ثناء اللہ سے پوچھ
الا ربّ خصمٍ قد رئیت جداله
خبردار ہو مینے بہت بحث کرنیوالے دیکھے ہیں
عجبتُ لبحثه الی ثلث ساعة
مجھے تعجب آیا کہ اُسنے بحث کا زمانہ تین منٹ مقرر کیا

وانّ جمالك قاتلی فات وانظر
مگر تیرے جمال نے ہمیں قتل کر دیا پس آ اور دیکھ
ومزّق خصیمی یا نصیری وعفّرا
اور دشمن میرے کو اے میرے مددگار پارہ پارہ کر اور خاک میں ملا
رئیناك یا حِبّی بعین تنوّرا
دیکھا ہم نے تجھکو اُس آنکھ سے جو روشن کیجاتی ہے
اذکّرکم ایّام ربّی فابصروا
خدا کے دن تمھیں یاد دلاتا ہوں۔
وبالحقّ انذرنا وبالحق ننذرا
ہمنے سچے طور پر متنبہ کر دیا اور کر رہے ہیں
ومن یشرب الصهباء یُصبح مُسکّرا
اور جو شخص انگور شراب پیگا وہ صبح خمار کی تکلیف اٹھائیگا
ونضرم فی قلب اضطرابا و نضجرا
اور اب بھی ہمارے دلمیں تمھارے لیے آگ ہے جسکو ہم پوشیدہ رکھتے ہیں
وقلبی لکم فی کل آنٍ یُوغّرا
اور میرا دل ہر یکدم تمھارے لیے گرم کیا جاتا ہے
لما یخدع الحمقی وقد جاء منذرا
کیوں احمقوں کو فریب دیتا ہے اور ڈرانیوالا آگیا
وما ان رئینا مثله من مزوّرا
مگر اُس جیسا فریبی ہمنے کوئی نہیں دیکھا
اکان محلّ البحث او کان میسرا
کیا یہ بحث تھی یا کوئی قمار بازی تھی

امکفرِ مهلاً کلّما کنت تذکر

اے میرے کافر کہنے والے گذشتہ سب باتیں چھوڑ دے

رضیت بان تختار فی الحمق رفقة

مینے یہ بھی قبول کیا کہ اگر تو مقابلہ کرے تو اپنے رفیق بنا لے

فما الخوف فی هذی الوغا یا ابا الوفا

پس اے ثناء اللہ اس لڑائی میں تجھے کیا خوف ہے

وانی ارٰی فی راسهم دود نخوةٍ

اور میں انکے سر میں تکبر کے کیڑے دیکھتا ہوں

وان کان شان الامر رفع عنادکم

پس اگر یہ کام ان لوگونکے ہاتھ سے تیرے نزدیک بڑا ہو کر

امیّت بقبر الغی لا ینبری لنا

کیا وہ مردہ ہی جواب باہر نہیں نکلے گا

وان کان لا یستطیع ابطال آیتی

اور اگر وہ میرے اس نشان کو باطل نہیں کر سکتا

اغلّطَ اِعجازی حسینٌ بعلمه

کیا میری کتاب اعجاز المسیح کی محمد حسین نے غلطیاں نکالیں

وان کان فی شیٔ بعلمِ حسینکم

اور اگر تمہارا محمد حسین کچھ چیز ہے

ونحسبه کالحوت فات بنظمه

اور ہم تو اسکو ایک مچھلی کیطرح سمجھتے ہیں پس اسکی نظم سنکر

وان یاتنی اصبحه کاسا من الردیٰ

اگر وہ میرے پاس آئیگا تو ہم صبح موت کا پیالہ پلا دینگے

وامل کمثلی نثراتٍ مظفرا

اور میری مانند قصیدہ لکھ پھر تو فتحیاب ہے

وانّا علی املاءِ هم لا نعیّر

اور ہم انکے لکھنے میں کوئی سرزنش تجھے نہیں کریں گے

لیُملِ حسین او ظفر او اصغر

چاہیے کہ محمد حسین اسکا جواب لکھے یا قاضی ظفر الدین یا اصغر علی

فان شاء ربی یخزین ویجذر

اور اگر خدا چاہے تو وہ کیڑی نکالیگا اور جڑ سے اکھاڑ دیگا

فاین بهذا الوقت من شان جولو

بھلا اس وقت مہر علی شاہ کہاں ہے جسنے گولڑہ کو نام کیا

ومن کان لیثا لا محالة یزءر

اور شیر تو ضرور نعرہ مارتا ہے

فهل خذ مزامیر الصلاء وانه

کیوں طنبور وغیرہ بجایا کر تجھے علم سے کیا کام

وهیهات ما حوْلُ الجهول التبحر

اور یہ کہاں ہو سکتا ہے اور محمد حسین کی کیا طاقت ہے کیا ہمسری

فما لک لا تدعوه والخصم یحصر

پس تو اسکو کیوں نہیں بلاتا اور دشمن سخت گرفت کر رہا ہے

متی حلّ بحرا نقتنصه وناسر

جب وہ شعر کے بحر و میں ہی کسی بحر میں داخل ہوگا تو ہم

فاحضره للاملاء ان کان یقدر

پس اسکو لکھنے کیلئے حاضر کر اگر وہ لکھنے کیلئے طاقت رکھتا ہے

اذا ما ابتلاه الله بالارض سخطها

جب خدا نے بیزاری کے طور پر اسکو زمین لائل پور میں دی

وما العز الا بالتورع والتقی

اور عزت تو پرہیزگاروں کی ساتھ ہوتی ہے

وان حیات الغافلین لذلة

اور غفلت کی زندگی ایک ذلت ہے

اذا نحن بارزنا فاین حسینکم

جب ہم میدان میں آئے تو تمھارا حسین کہاں ہوگا

اتحسبه حیا وتالله انی

کیا تو اسکو زندہ سمجھتا ہے اور بخدا میں

ولو شاء ربی کان یبتغی هدایتی

اور اگر میرا خدا چاہتا تو وہ ہدایت قبول کرتا

وما ان قنطنا والرجاء معظم

اور ہم اسکے ایمان سے ناامید نہیں ہوئے بلکہ امید بہت ہے،

وان قضاء الله ما یخطئ الفتی

اور خدا کا حکم مرد راہ کو بھولتا نہیں

سیبدی لك الرحمن مقسوم حبكم

تجھپر خدا تعالی تیرے دوست محمد حسین کا مقسوم ظاہر کردیگا

ویحیی بایدی الله والله قادر

اور خدا کے ہاتھوں سے زندہ کیا جائےگا اور خدا قادر ہے

فیسقون ماء الطهارة والتقی

پس پاکیزگی اور طہارت کا پانی اسے پلائیں گے

بلائل قالوا مکرم ومعزز

تو مخالفوں نے کہا کہ اس کی بڑی عزت ہے

ویبعد من الدنیا وقلب مطهر

اور دنیا سے علحدہ ہوتے اور دل پاک کرتے ہیں

فسل قلبه زاد الصفا او تکدر

پس اس سے پوچھ کہ کیا پہلے کی نسبت اسکا دل

وان کنت تحمده فاعلن ولخبر

اور اگر تو اسکی تعریف کرتا ہے پس اسکو خبر دیدے

اراه کمن یدفی ویفنی ویقبر

دیکھتا ہوں اسکو مثل اس شخص کے جو کشتہ ہے اور مرگیا اور

ولو شاء ربی کان ممن یبصر

اور اگر میرا خدا چاہتا تو وہ مجھے پہچان لیتا

کذلك وحی الله یبدی ویخبر

اسی طرح خدا کی وحی خبر دے رہی ہے

له خافیات لا یراها مفکر

اس کے لیے پوشیدہ راز ہیں کہ کوئی فکر کرنے والا
ان کو دیکھ نہیں سکتا۔

سعید فلا ینسیه یوم مقدر

سعید ہے پس روز مقدر اسکو فراموش نہیں کریگا

ویاتی زمان الرشد والذنب یغفر

اور رشد کا زمانہ آئیگا اور گناہ بخشدیا جائےگا

نسیم الصبا تاتی بریا تعطر

اور نسیم صبا خوشبو لائیگی اور معطر کردے گی

وان کلامی صادق قول خالقی

اور میرا کلام سچا ہے اور میرے خدا کا قول ہے

اتعجب من ھذا فلا تعجبن لہ

کیا تو اس سے تعجب کریگا پس کچھہ تعجب نہ کر

وما قلتہ من عند نفسی کراجم

اور مینے اپنے ہی دل سے اٹکل سے بات نہیں کی

اقلب حسین یہتدی من یظنہ

کیا محمد حسین کا دل ہدایت پر آجائیگا یہ کون گمان کر سکتا ہے

ثلثۃ اشخاص بہ قد رایتہم

تین آدمی اس کے ساتھہ اور ہیں

لعمرک ذقنا دون ذنب ماتمہم

تیری قسم کہ ہمنے بغیر گناہ کے انکی نیزوں کا مزہ چکھا

منی ذکرہا یغتم قلبی بذکرہم

جب وہ ذکر کیے جاتے ہیں تو میرا دل غمناک ہو جاتا ہے

ا ارضعت من عول الفلا یا ابا الوفا

کیا تجھے جھوٹھہ کا دودھ پلایا گیا اے ثناء اللہ

ترکتم سبیل الحق والخوف والحیا

تم نے حق کو چھوڑ دیا

وکیف تری نفسہا حقیقۃ وحینا

ایسا آدمی ہماری وحی کی حقیقت کیا جانتا ہے

وان کنت کذابا کما ھو زعمکم

اور اگر میں تمھارے نزدیک جھوٹا ہوں

ومن عاش منکم برھۃ فسینظر

اور جو شخص تم میں سے کچھہ زمانہ زندہ رہیگا وہ دیکھہ لیگا

کلام من المولی ووحی مطھر

یہ خدا کا کلام ہے اور پاک وحی ہے

اریتہ ومن امر القضا المخیر

بلکہ کشفی طور پر مجھے دکھلایا اور میں اس سے حیران ہوں

عجیب وعند اللہ ھین وایسر

عجیب بات ہو اور خدا کے نزدیک سہل اور آسان ہے

ومنہم الٰہی بخش فاسمع وذکر

ایک انمیں سے الٰہی بخش اکونٹنٹ ملتانی ہے پس سن اور یاد کر

فما سرنا الا دعاء یکرر

پس ہمیں یہی اچھا معلوم ہوا کہ انکے حق میں دعا کی جائے بار بار

بما کان وقت بالملاقات نبشر

کیونکہ یاد آتا ہے کہ ایکدن ہم ملاقات سے خوش ہوتے تھے

فمالک لا تخشی ولا تتفکر

پس تجھے کیا ہو گیا کہ نہ ڈرتا ہے نہ فکر کرتا ہے

وجزتم حدود العدل واللہ ینظر

اور عدل سے باہر ہوگئے اور اللہ دیکھتا ہے

یصر علی کذب بالسوء یجھر

جو جھوٹھہ پر اصرار کرتا ہے اور کھلی بد گوئی کرتا ہے

فکیدوا جمیعا لی ولا تستأخروا

تو میری بربادی کیلیئے تم سب کوشش کرو اور پیچھے مت ہٹو

وان ضیائی یبلغ الارض کلہا

اور میری روشنی دنیا میں پھیل جائے گی

عقرت بمدّ صحبتی یا ابا الوفا

اے ثناء اللہ تو نے مد میں ہمارے دوستوں کو رنج پہنچایا

جلالک ربّی ابتغی لا جلالتی

اے میرے خدا میں تیرا جلال چاہتا ہوں نہ اپنی بزرگی

الیک اردّ محامدی زدتُ کلہا

میں تیری طرف ان تمام تعریفوں کو رد کرتا ہوں جنکا میں قصد

وقالوا علی الحسنین فضّل نفسہ

اور انھوں نے کہا کہ اس شخص نے امام حسن اور حسین سے اپنے تئیں

ولو کنت کذّابا لما کنت بعدہ

اور اگر میں جھوٹا ہوتا تو پھر اس کے بعد

ولکنّنی من امر ربّی خلیفۃ

مگر میں اپنے خدا کے حکم سے خلیفہ

فما شان موعودٍ وما فیہ عندکم

پس مسیح موعود کی کیا شان ہے اور تمھارے پاس اسکی بابت

حدیث صحیح عندکم تقرؤنہ

تمھارے پاس ایک صحیح حدیث ہے جسکو تم پڑھتے ہو

ومن یکتمنّ شہادۃ کان عندہ

اور جو شخص اس گواہی کو پوشیدہ کریگا جو اسکے پاس ہے

فلا تجعلوا کذبا علیکم عقوبۃ

پس تم جھوٹھ کو اپنے لیے وبال کا ذریعہ مت ٹھیراؤ

اتنکرہا فاسمع وانی مذکّرٌ

کیا تو انکار کرتا ہے پس سن رکھ اور میں یاد دلاتا ہوں

بسبٍّ وتوہینٍ فربّی سیقہر

گالی سے اور توہین سے پس میرا خدا عنقریب غالب

وانت تری قلبی وعزمی وتبصر

اور تو میرے دلکو اور میرے قصد کو دیکھتا ہے

وما انا الّا مثل درٍّ یعفّر

اور میں نہیں ہوں مگر ایک موتی کی طرح جو خاک میں ملایا جاتا ہے

اقول نعم واللہ ربی سیظہر

میں کہتا ہوں کہ ہاں واللہ میرا خدا عنقریب ظاہر کردے گا

کمثل یہودیٍ ومن یتنصّر

میں ایک یہودی اور مرتد نصرانی کی مانند بھی ہوتا

مسیحٌ سمعتم وعدہ فتفکروا

اور مسیح موعود ہوں اب تم سوچ لو

من القول قول نبینا فتدبّروا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا قول ہے۔

فلا تکتموا ما تعلمون واظہروا

پس جو کچھ تم جانتے ہو اسکو پوشیدہ مت کرو اور

فسوف تری تعذیب نارٍ تسعّر

پس عنقریب آگ کا عذاب دیکھے گا جو خوب بھڑکائی جائیگی

ودع یا ثناء اللہ قولا تزوّر

اور اے ثناء اللہ تو جھوٹھ بولنا چھوڑ دے

ترکت طریق کرام قومٍ وخلقهم
تونے شریفوں کے خلق اور طریق کو چھوڑ دیا
هجوت بمدٍّ عامدًا لتحقّر
اور تونے موضع مدّ میں قصداً ہماری ہجو کی تا تو تحقیر کرے

وشتّان ما بین الکرام وبینکم
اور کہاں شریف اور کہاں تم لوگ
وانّ الفتی یخشی الحسیب ویحذر
اور نیک انسان خدا سے ڈرتا ہے اور بدی سے پرہیز کرتا ہے

ترکناك حتی قیل لا یعرف القلی
فجئت خصیمًا ایّها المستکبر
ہمنے تو تجھے چھوڑ دیا تھا یہانتک کہ تم لوگ کہتے تھے کہ اب کیوں کچھ لکھتے نہیں۔ پس تو خود مقابلہ کے لئے آیا ہے اے متکبر

الا ایّها اللعّان مالك تهجر
اے لعنت کرنیوالے تجھے کیا ہوگیا کہ بیہودہ بک رہا ہے
وتلعن من هو مرسلٌ وموقّر
اور تو اُس پر لعنت کرتا ہے جو خدا کا فرستادہ اور خدا کی طرف سے عزت دیا گیا ہے

شتمت وما تدری حقیقة باطنی
تونے مجھے گالیاں دیں اور میرا حال تجھے معلوم نہیں
وکل امرءٍ من قوله یستفسر
اور ہر ایک انسان اپنے قول سے پوچھا جائیگا

صبرنا علی سبٍّ به آذیتنا
ہمنے ان گالیوں پر صبر کیا جنکے ساتھ تونے ہمارا دل دکھایا
ولکن علی ما تفتری لا نصبر
لیکن وہ جو تونے ہم پر افترا کیا اُس پر ہم صبر نہیں کر سکتے

وواللّٰه انی صادق لست کاذبًا
اور خدا کی قسم کہ میں صادق ہوں کاذب نہیں ہوں
فلا تهلکوا مستعجلین وفکّروا
پس تم جلدی کرکے ہلاک مت ہو اور خوب سوچ لو

ولو کنت کذّابًا شقیًّا لضرّنی
اور اگر میں جھوٹا بدبخت ہوتا تو ضرور مجھے ان لوگوں سے نقصان پہنچتا
عداوة قومٍ کذّبونی وکفّروا
جنہوں نے دشمنی سے مجھے جھٹلایا اور کافر قرار دیا

وشاهدت انّ القوم کیف تألّبوا
اور تونے دیکھ لیا کہ قوم نے کیسے میرے پر بلوے کئے
علیّ وکیف رموا سهامًا وجمّروا
اور کیسے انہوں نے تیر چلائے اور کیسے وہ لڑائی پر جمے

رموا کل صخرٍ کان فی اذیالهم
جس قدر پتھر انکے دامن میں تھے سب پھینک دیئے
بغیظٍ فلم اقلق ولم اتحیّر
اور یہ کام غصہ کیساتھ کیا پس میں نہ بیقرار ہوا اور نہ حیران ہوا

وجُرّح عرضی من رماح اهانةٍ
اور میری آبرو اہانت کے نیزوں سے زخمی کی گئی
والقی من سبٍّ الیّ الخنجر
اور دشنام دہی سے میری طرف خنجر پھینکے گئے

وقالوا كذوب مفسد غير صادق

اور انہوں نے کہا یہ جھوٹا دروغ گو ہے سچا نہیں

وسبّوا واذونی بانواع سبّهم

اور مجھے گالیاں دیں طرح طرح کی گالیوں سے دکھ دیا

وسمّونی شیطانا وسمّونی ملحدا

اور میرا نام شیطان رکھا اور میرا نام ملحد رکھا

فصرت كانی للرّماح دريئة

پس میں ایسا ہو گیا گویا کہ میں نیزوں کا نشانہ ہوں

وما غادروا كيدا لدوسی وبعده

اور میرے کچلنے کیلئے کسی مکر کو اٹھا نہ رکھا اور بعد اسکے

ولكن مآل الامر كان هوانهم

مگر انجام کار اُن کا رسوائی ہوئی

فاوصيك يا ردف الحسين اباالوفا

پس میں تجھے نصیحت کرتا ہوں اے محمد حسین کے پیچھے چلنے والے

ولا تلهك الدنيا عن الدين والهوى

اور تجھے دنیا اور ہوا و ہوس دین سے نہ روکے

ولا تحسب الدنيا كناطف ناطفی

اور دنیا کو شیرینی کیطرح مت سمجھ جو شیرینی بنانیوالا تیار کرتا ہے

الا تتّقی الرحمان عند تصنّع

کیا تو خدا سے ڈرتا نہیں اور بناوٹ کرتا ہے

الا ليت شعری هل نشاهد بعدنا

کاش تجھے سمجھ ہوتی کیا میرے بعد

فقلنا اخسئوا ان الخفايا ستظهر

ہمنے کہا کہ تم سب دفع ہو آخر یہ مخفی حقیقت ظاہر ہو جائیگی

وسمّون دجّالا وسمّون ابترا

اور میرا نام دجال رکھا اور میرا نام شر محض کہا ہے یعنی کچھ بھی خیر نہیں

وسمّون ملعونا وقالوا مزوّر

اور میرا نام لعنتی رکھا اور کہا کہ یہ ایک دروغ باف آدمی ہے

واوذيت حتى قيل عبد محقّر

اور میں دکھ دیا گیا یہاں تک کہ لوگوں نے کہا کہ نہایت حقیر انسان ہے

عليّ حضوا زمع الاناس وثوّروا

میرے پر کینہ لوگوں کو مشتعل کیا اور برانگیختہ کیا

وانزل لی آيات تبين وتبهر

اور میرے لئے وہ نشان ظاہر کئے گئے جو روشن اور غالب تھے

انب واتّق الله المحاسب واحذر

خدا کی طرف توبہ کر اور اس محاسب سے ڈر

وانّ عذاب الله ادهى واكبر

اور خدا کا عذاب بہت سخت اور بڑا ہے

اتدری بليل مسرّة كيف تصبح

کیا تو خوشی کی رات کو جانتا ہے کہ کس طرح صبح کرے گا

ومن كان تقيا لا ابالك يحذر

اور جو شخص پرہیزگار ہو وہ ضرور ڈرتا ہے

مسيحا يحطّ من السماء وينذر

کوئی اور مسیح آسمان سے اُترے گا اور ڈرائیگا

ولله درّ مذكرٍ قال انه — يعاف الهدى شكس زنيم مدعثر

اور اُس ڈرانے والے نے کیا اچھا کہا ہے — کہ ایک بدخو ویران شدہ کمینہ ہدایت سے نفرت رکھتا ہے

ذكرتَ بمُدٍّ عند بحثك بالهوى — احاديث والقرآن تُلغى وتهجر

تونے مقام مُد میں بحث کرنیکے وقت کہا تھا — کہ ہمارے پاس یہ احادیث ہیں اور قرآن کو تو محض لغو اور باطل

نبذتم كلام الله خلف ظهوركم — تركتم يقينًا للظنون ففكّروا

تم لوگوں نے کلام اللہ کو پس پشت ڈال دیا — اور تم نے ظن کی خاطر یقین کو چھوڑ دیا اب سوچ لو

فصار كآثارٍ عفت وتغيّبت — مدار نجات الناس يا متكبّر

پس قرآن ایسا ہو گیا جیسا کہ آثار محو شدہ اور چھپ گیا — وہی تو مدار نجات تھا اے متکبر

وانّ شفاء الناس كان بيانه — فهل بعده نحو الظنون نبادر

اور اوسکا بیان لوگوں کیلئے شفا تھی — پس کیا ہم قرآن چھوڑ کر ظنون کیطرف دوڑیں

وفاضت دموع العين منّي تالّما — اذا ما سمعتُ البحث يا متهوّر

پس اس خیال سے میرے آنسو جاری ہوگئے — جب میں نے تیری بحث کو اے بیباک سنا

كذبتَ بمُدٍّ عامدًا فتمايلت — عليك شطايب جاهلين وثوّروا

تونے موضع مُد میں قصداً جھوٹ بولا — پس جاہل لوگ تیری طرف جھک گئے اور شور ڈالا

ووالله في القرآن كل حقيقة — وآياته مقطوعة لا تُغيّر

اور بخدا قرآن شریف میں ہر ایک حقیقت ہے — اور اُسکی آیتیں قطعی ہیں جو بدلتی نہیں

معينٌ معين الخلد نور مُعيننا — هداه نمير الماء لا يتكدّر

وہ صاف پانی ہے بہشت کا پانی ہمارے خدا کا نور — ہدایت اُس کی صاف زلال ہے مکدر نہیں

ارى آيه كالغيد جاءت من السما — وفيها شفاء للذي يتدبّر

اُسکی آیتیں حسین ہیں جو آسمان سے اُتریں — اور ان آیتوں میں فکر کرنیوالوں کیلئے شفا ہے

ويُصبي قلوب الناس بالنور والهدى — ويُروي لعطاشى بالمعين ويَنظُر

اور لوگوں کے دل اپنے نور کے ساتھ کھینچ رہا ہے — اور پیاسوں کو صاف پانی سے سیراب کر رہا ہے اور ابروں کی طرح

وقد کان صحف قبلہ مثل خادج

اور اس سے پہلی کتابیں اس اونٹنی کی طرح نہیں جو قبل از ولادت بچہ دیتی ہیں

بلیل کموج البحر ارخی سدولہ

ایسی رات میں آیا جو سمندر کی موج کی طرح اپنی چادر پھیلا رکھی ہے

ایا ایہا المغوی اتنکر شانہ

اے گمراہ کرنیوالے کیا تو قرآن کی شان سے انکار کرتا ہے

لقوم ہذی لا بارک اللہ مدّہم

اس شخص نے ایک قوم کی خاطر کیلئے بکواس کی خدا انکی مدّ کو

لہ جسد لا روح فیہ ولا صفا

یہ صرف ایک جسم ہے جسم میں جان نہیں اور نہ صفا

نبذتم ہدی المولی وراء ظہورکم

تمنے خدا تعالی کی ہدایتوں کو پس پشت پھینکدیا

وانی اخذت العلم من منبع الہدی

اور مینے علم کو منبع ہدایت سے لیا ہے

واُعطیت من ربی علوما صحیحۃ

اور مینے اپنے رب سے علوم صحیحہ پائے ہیں

وکاس سقانی روح روحی کانہا

اور کئی پیالے میری جان کی جان نے مجھے ایسی پلائی ہیں

فلا تبشروا بالنقل یا معشر العدا

پس اے مخالفو محض نقلوں کیساتھ خوش مت ہو جاؤ

ہل النقل شیٔ بعد ایحاء ربنا

اور خدا تعالی کی وحی کے بعد نقل کی کیا حقیقت ہے

فجاء لتکمیل الوری لیغزر

پس قرآن لوگوں کے کمال کرنیکے لئے آیا تا ایکبار ہی تمام دودہ دے جائے

تجلی وادری کل من کان یبصر

سو اس نے آکر زمانہ کو روشن کر دیا اور ہر ایک جو دیکھ سکتا تھا اسکو

وما فی یدینا غیرہ یا مزوّر

اور بجز قرآن ہمارے ہاتھ میں کیا ہے

جہول فادّی حق کذب فابشروا

یہ شخص جاہل ہے اس نے دروغگوئی کا حق ادا کر دیا اسلئے وہ لوگ خوش

کقدر یجوش ولیس فیہ تدبر

اور ایک ہنڈیا کی طرح جوش مارتا ہے کچھ تدبر نہیں کرتا

فدعنی ابیّن کلما کان یستر

پس مجھے چھوڑ دے تا میں بیان کروں جو کچھ پوشیدہ کیا گیا

واجری عیونی فضلہ المتکثر

اور اسکے فضل نے میرے چشمے جاری کر دی ہیں

واعلم ما لا تعلمون واُعذر

اور جو کچھ تم نہیں جانتے وہ مجھے سکھلایا جاتا اور اطلاع دیا جاتا ہے

رحیق کنجم ناصع اللون احمر

کہ گویا ستارہ کی طرح ایک شراب ہے خالص سرخ رنگ

وکم من نقول قد قراہا مسیحر

اور بہتیری نقلیں اور حدیثیں ہیں جو دہوکہ باز نے بتائی ہیں

فای حدیث بعدہ نتخیر

پس ہم خدا تعالی کی وحی کے بعد کس حدیث کو مان لیں

وقد مُزّق الاخبار کل ممزق
اور حدیثیں تو ٹکڑے ٹکڑے ہو گئیں

فکلٌ بما ھو عندہ یستبشرٗ
اور ہر ایک گروہ اپنی حدیثوں سے خوش ہو رہا ہے

اعندك برھان قویٌّ منقّح
کیا تیرے پاس مولوی محمد حسین کی فضیلت کی کوئی دلیل ہے جو میر[illegible]

علی فضل شیخٍ غابَ اوانت تھذرٗ
یا تو یوں ہی بکواس کر رہا ہے

اتحسب من حمق حسینًا محقّقًا
کیا تو حمق سے محمد حسین کو عالم سمجھتا ہے

وفی کفّہ حمأٌ وماءٌ مکدّرٗ
اور اس کے ہاتھ میں مٹی سیاہ اور گندہ پانی ہے

اتخبرنی من نازلٍ ما رأیتہ
کیا تو میرے پاس اس اترنے والے کا ذکر کرتا ہے جسکو تو نے [illegible]

وتذکر اخبارا دفاھا التغیرٗ
اور ایسی حدیثیں پیش کرتا ہے جنکا تحریف نے ستیاناس کر دیا

وتعلم ان الظن لیس بقاطع
اور تو جانتا ہے کہ ظن کوئی قطعی دلیل نہیں

وان الیقین البحت یُروی ویثمرٗ
اور یقین وہ چیز ہے کہ سیراب کرتا اور پھل لاتا ہے

ولستُ کمثلك فی الظنون مقیّدا
اور میں تیری طرح ظنوں میں گرفتار نہیں

وانی اری اللہ القدیر وابصرٗ
میں اپنے قادر خدا کو دیکھ رہا ہوں اور مشاہدہ کر رہا ہوں

اخذنا من الحی الذی لیس مثلہ
ہم نے اس سے لیا کہ وہ حی و قیوم اور احد لاشریک ہے

وانتم عن الموتی رویتم ففکّروا
اور تم لوگ مردوں سے روایت کرتے ہو

ارُبّی بفضل اللہ فی حجر لطفہ
میں خدا کی کنار عاطفت میں پرورش پا رہا ہوں

وفی کل میدان اعان وأنصرٗ
اور ہر ایک میدان میں مدد دیا جاتا ہوں

وقد خصّنی ربی بفضل ورحمة
اور میرے رب نے اپنے فضل اور رحمت سے مجھ کو خاص کر دیا

ونصرٍ وتائیدٍ ووحیٍ یُکرّرٗ
اور نیز تائید اور نصرت اور متواتر وحی سے مجھے مخصوص فرمایا

سقانی من الاسرار کاسا رویّةً
مجھے وہ پیالہ پلایا جو سیراب کرنے والا ہے

ھدانی الی نھج بہ الحق یبھرٗ
اور اس راہ کی مجھے ہدایت کی جسکے ساتھ حق چمکتا ہے

فدع ایھا المغوی حسینًا وذکرہ
پس اے اغوا کرنے والے محمد حسین اور اسکے ذکر کو چھوڑ دے

اتذکر لیلا عند شمس تنوّرٗ
کیا تو سورج کے مقابل پر ایک رات کا ذکر کرے گا

[illegible]

[illegible]

ونحن کماۃ اللہ جئنا بامرہ
ہم خدا کے سوار ہیں اُسکے حکم سے آئے ہیں

حللنا بلاد الشرک واللہ یخفر
اور شرک کے شہروں میں ہم داخل ہوگئے ہیں اور خدا

اقول ولا اخشی فانی مسیحہ
میں بیدھڑک کہتا ہوں کہ میں خدا کا مسیح موعود ہوں

ولو عند ھذا القول بالسیف انحر
اگرچہ میں اس قول پر تلوار سے قتل بھی کیا جاؤں

وقد جاء فی القرآن ذکر فضائلی
اور میرے فضائل کا ذکر قرآن میں موجود ہے

وذکر ظہوری عند فتن تثور
اور میرے ظہور کا ذکر بھی پرآشوب زمانہ میں ہونا لکھا ہے

وما انا الا مرسل عند فتنۃ
اور میں خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہوں

فرد قضاء اللہ ان کنت تقدر
پس خدا کے حکم کو تو بدل دے اگر تجھے قدرت ہے

تخیّرنی الرحمان من بین خلقہ
خدا نے مجھے اپنی مخلوقات میں سے چن لیا ہے

لہ الحکم یقضی مایشاء ویامر
حکم اسی کا حکم ہے جو چاہے کرے

وواللہ ما افری وانی لصادق
اور بخدا میں مفتری نہیں میں سچا ہوں

وان سنا صدقی بلوح ویبہر
اور میری سچائی کی روشنی چمک رہی ہے

تراءت لنا کالشمس صفوۃ امرنا
آفتاب کی طرح ہمارے امر کی صفائی ظاہر ہو گئی

واروت حدائقنا عیون تنضّر
اور ہماری باغوں کو ان چشموں نے سیراب کیا جو تر و تازہ کر دیتے ہیں

تکدّر ماء السابقین وعیننا
دوسروں کے پانی جو امت میں سے تھے خشک ہو گئے مگر ہمارا چشمہ

الی آخر الایام لا تتکدّر
آخری دنوں تک کبھی خشک نہیں ہوگا

اذا ما غضبنا یغضب اللہ صائلا
جب ہم غضبناک ہوں تو خدا اس شخص پر غضب کرتا ہے

علی معتد یوذی وبالسوء یجہر
جو حد سے بڑھ جاتا ہے اور کھلی کھلی بدی پر آمادہ ہوتا ہے

ویاتی زمان کاسر کل ظالم
اور وہ زمانہ آرہا ہے کہ ہر ایک ظالم کو توڑے گا

وھل یھلکنّ الیوم الا المدمّر
اور کوئی ہلاک نہ ہوگا مگر وہی جو پہلے سے ہلاک ہو چکا

وانی لشر الناس ان لم یکن لھم
اور میں بدتر انسانوں کا ہوں گا

جزاء اھانتھم صغار یصغّر
اگر اہانت کرنیوالے اپنی اہانت نہیں دیکھیں گے

وواللّٰہ انی ما ادّعیت تعلّیا
اور بخدا میں نے تعلّی کی راہ سے دعویٰ نہیں کیا
وقد سرّنی ان لا ابشار باصبع
اور میری یہ خوشی رہی کہ میری طرف انگلی کے ساتھ
فلمّا اجزنا ساحۃ الکبر کلّھا
پس جبکہ ہم تکبر کے میدان سے بہت دور نکل گئے اور سب میدان [illegible]
اذا قیل انک مرسل خلت انّنی
جب یہ کہا گیا کہ تو خدا کی طرف سے بھیجا گیا
ولو ان قومی آنسونی کطالب
اور اگر میرے پاس میری قوم طالب کیطرح آتی
ولکنہم عابوا واذوا وزوّروا
مگر انہوں نے عیب جوئی کی اور دکھ دیا اور دروغ آرائی کی
وعیّرنی الواشون من غیر خبرۃ
اور نکتہ چینوں نے بغیر آزمائش اور آگاہی کے مجھے سرزنش کی
عجبت لھم فی حربنا کیف خالطوا
میں نے ان سے تعجب کیا ہماری لڑائی میں وہ کیونکر باہم مل گئے
وقضّوا مطاعن بینھم ثم اصدروا
ایک مدت تک تو ایک دوسرے پر طعن کرتے رہے
فقلت لھم یا ایھا الناس ما لکم
پس میں نے ان سے کہا کہ اے لوگو تمہیں کیا ہو گیا
علی الحمق جیّاشون من غیر فطنۃ
محض حماقت سے جوش کرنیوالے بغیر دانائی کے

وابغی حیاتًا ما یلیھا التکبّر
اور میں ایسی زندگی چاہتا ہوں جس پر تکبر کا سایہ نہیں
الیّ والقی مثل عظم یعفّر
اشارہ نہ کیا جاوے اور میں ایسا پھینک دیا جاؤں جیسا کہ ایک [illegible]
اتانی من الرحمٰن وحیٌ یکبّر
تب خدا کی وحی میرے پاس آئی جس نے مجھے بڑا بنا دیا
دُعیت الی امرٍ علی الخلق یعسر
تو میں نے خیال کیا کہ میں ایسے امر کیطرف بلایا گیا کہ جو لوگوں [illegible]
دعوت لیعطوا عین عقل و یُبصروا
تو میں دعا کرتا تا انکو عقل دی جاوے اور بینائی بخشی جاوے
وحثّوا علیّ الجاھلین وثوّروا
اور جاہلوں کو میرے پر برانگیختہ کیا
وناشوا ثیابی من جنون واعذروا
اور جنون سے میرے کپڑے پکڑ لئے اور اس کام میں مبالغہ کیا
ولم یبق ضغن بینھم وتنمّر
اور ان کے درمیان باہم کوئی درندگی اور کینہ نہ رہا
الینا الاسنّۃ والخناجر شھّروا
پھر ہماری طرف انہوں نے نیزے پھیرے اور تلواریں کھینچیں
اثرتم غبارا من کلام یزوّر
تم نے ایک جھوٹی بات سے اسقدر غبار انگیزی کی
کما زلّت الصفواء حین تکوّر
جیسا کہ ایک صاف پتھر نیچے پھینکنے سے جلد تر نیچے کو پھسل جاتا ہے

فما برحت اقدامنا موطن الوغی ۔ وما ضعفت حتی اعان المظفر
پس ہمارے قدم جنگ گاہ سے الگ نہ ہوئے ۔ اور نہ ہم تھکے یہانتک کہ خدا نے ہمیں فتح دی

وکنت اری الاسلام مثل حدیقة ۔ مُبعّدةٍ من عین ماءٍ ینضّر
اور میں اسلام کو اس باغ کی طرح دیکھتا تھا ۔ جو اس چشمہ سے دور ہو جو تر و تازہ کرتا ہے

فما زلتُ اسقیہا واسقی بلادہا ۔ من المزن حتی عاد حِبرٌ مدعثر
پس میں اس باغ کو پانی دیتا رہا اور اسکی زمینوں کو ۔ آسمانی بارش کا پانی یہان تک کہ اسکی خوبصورتی ویران شدہ

وجاشت الیّ النفس من فتن العدا ۔ فانزل ربّی حربةً لا تکسّر
اور میرا دل دشمنوں کے فتنہ سے نکلنے لگا ۔ پس نازل کیا میرے رب نے ایک حربہ جو ٹوٹتا نہیں

فاصبحتُ استقری الرجال رجالہم ۔ لاُفحم قوماً جابرین واُنذر
پس میں نے صبح کی اور ان لوگوں کی تلاش میں لگ گیا ۔ تا میں ظالموں پر اتمام حجت کروں

وقد کان باب اللّد مرکز حربہم ۔ کلام مضل لا حسامٌ مشہّر
اور ان کا طرز جنگ صرف زبانی خصومت تھی ۔ یعنی محض گمراہ کرنیوالی باتوں کو پیش کرتی اور نہ کے لئے تلوار کی لڑائی

فوافیتُ مجمع لُدّہم وقتلتہم ۔ بضربٍ ولم اکسل ولم اتحسّر
پس میں لڑنے والوں کے مجمع میں آیا ۔ اور ایک ہی ضرب سے قتل کردیا اور نہ میں سست ہوا اور نہ ماندہ ہوا

وانی انا الموعود والقائم الذی ۔ بہ تُملأنّ الارض عدلاً وتُثمر
اور میں مسیح موعود اور وہ امام قایم ہوں ۔ جو زمین کو عدل سے بھریگا اور ویران جنگلوں کو پھلدار کریگا

بنفسی تجلّت طلعة الله للوریٰ ۔ فیا طالبی رُشدٍ علی بابی احضروا
میرے ساتھ صورت خدا کی خلقت پر ظاہر ہوگی ۔ پس اے ہدایت کے طالبو میرے دروازے پر حاضر ہو جاؤ

خذوا حظکم منی فانی امامکم ۔ اُذکّرکم ایّامکم واُبشّر
اپنا حصہ مجھ سے لیلو کہ میں تمہارا امام ہوں ۔ تمہیں تمہارے دن یاد دلاتا ہوں اور بشارت دیتا ہوں

وقد جئتکم یا قوم عند ضرورة ۔ فہل من رشیدٍ عاقلٍ یتدبّر
اور اے میری قوم ضرورت کے وقت تمہارے پاس آیا ہوں ۔ پس کیا کوئی تم میں رشید اور عقلمند ہے جو اس بات کو سوچے

وما البرّ الا ترك بخل من التقی ۔۔۔ وما البخل الا ردّ من یتبقر

اور نیکی بجز اسکے کوئی چیز نہیں کہ تقوی کی راہ سے بخل کو دور ۔۔۔ اور بخل بجز اسکے کچھ نہیں کہ جسکا علم وسیع اور کامل ہے اور اسکے

وقالوا الی الموعود لیس بحاجة ۔۔۔ فان کتاب الله یهدی ویخبر

اور انہوں نے کہا کہ مسیح موعود کیطرف کچھ حاجت نہیں ۔۔۔ کیونکہ اللہ کی کتاب ہدایت دیتی اور خبر دیتی ہے

وما هی الا بالغیور دعابة ۔۔۔ فیا عجبا من فطرة تتهوّر

اور یہ تو خدائی غیور کے ساتھ ہنسی ٹھٹھا ہے ۔۔۔ پس ایسے بیباک فطرتوں پر تعجب آتا ہے

وقد جاء قول الله بالرسل توأما ۔۔۔ ومن دونهم فهم الهدی متعسّر

اور اصل حقیقت یہ ہے کہ خدا کا کلام اور رسول باہم توام ہیں ۔۔۔ اور انکے بغیر خدا کی کلام کا سمجھنا مشکل ہے

فان ظبی الاسیاف تحتاج دائما ۔۔۔ الی ساعد یجری الدماء ویبتر

کیونکہ تلواروں کی دھار ہمیشہ ایسے بازو کیطرف محتاج ہے ۔۔۔ جو خون کو جاری کرتا اور سر کو بدن سے الگ کر دیتا ہے

بعضب رقیق الشفرتین هزیمة ۔۔۔ اذا ناشه طفل ضعیف محقّر

تلوار گویا ایک دھار ہی رکھتی ہو مگر تب بھی شکست ہوگی ۔۔۔ جبکہ اسکو کمزور اور حقیر بچہ ہاتھ میں پکڑ لے گا

واما اذا اخذ الکمی مفقّرا ۔۔۔ کفی العود منه البدء ضربا وینحر

لیکن جب ایک بہادر آدمی ایک سخت تلوار کو پکڑے ۔۔۔ تو اسکا پہلا وار دوسرے وار کی حاجت نہیں رکھیگا اور ذبح کریگا

اذا قلّ تقوی المرء قلّ اقتباسه ۔۔۔ من الوحی کالسلخ الذی لا ینوّر

جب انسان کی تقوی کم ہو جاتی ہے تو خدا کی ۔۔۔ کلام سے استنباط اور اقتباس اسکا بھی کم ہو جاتی ہے جیسا کہ مہینہ کی آخری رات

فیا اسفا این التقات وارضها ۔۔۔ وانی اری فسقا علی الفسق یظهر

پس افسوس کہاں ہیں تقوے اور کہاں ہے زمین اسکی ۔۔۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ فسق پر فسق ظاہر ہو رہا ہے

اری ظلمات لیتنی متّ قبلها ۔۔۔ وذقت کؤوس الموت او کنت انصر

اور میں وہ تاریکیاں دیکھتا ہوں کہ کاش میں اس سے پہلے ۔۔۔ اور موت کے پیالے چکھ لیتا اور یا مدد دیا جاتا۔

اری کل محجوب لدنیاه باکیا ۔۔۔ فمن ذا الذی یبکی لدین یحقّر

میں ہر ایک محجوب کو دیکھتا ہوں جو اپنی دنیا کیلئے روتا ہے ۔۔۔ پس کون ہے جو اس دین کیلئے روتا ہے جسکی تحقیر کیجاتی ہے

ولِلدّینِ اطلالٌ اراها کلاهفٍ
اور دین کیلئے شکستہ ریختہ نشان باقی ہیں جنکو میں حسرت کیساتھ
تراءت غوایات کریحٍ مجیحةٍ
مگر اب ہیاں ایک آندھی کیطرح ظاہر ہوگئیں ایسی آندھی جو جڑ سے اکھاڑ دیتی ہے
تهبّ ریاحٌ عاصفاتٌ کانّها
سخت آندھیاں چل رہی ہیں گویا کہ وہ
اری الفاسقین المفسدین وزمرهم
میں فاسقوں اور مفسدوں کی جماعتوں کی جماعتیں دیکھتا ہوں
اری عین دین الله منهم تکدّرت
دین الہی کے چشمہ کو دیکھتا ہوں کہ مکدّر ہو گیا
اری الدین کالمرضی علی الارض راغمًا
میں دین کو دیکھتا ہوں کہ زمین پر پڑا ہوا ہے
وما همّهم الا لحظّ نفوسهم
اور انکی ہمتیں اس سے زیادہ نہیں کہ وہ نفسانی حظوظ کے طالب ہیں
نسوا نهج دین الله خبثًا وغفلةً
انہوں نے دین کی راہ کو خبث اور غفلت کی وجہ سے بھلا دیا
اری فسقهم قد صار مثل طبیعةٍ
میں دیکھتا ہوں کہ انکا فسق طبیعت میں داخل ہو گیا
فلمّا طغی الفسق المبید بسیله
پس جبکہ فسق ہلاک کنندہ ایک طوفان کی حد تک پہنچ گیا
فان هلاک الناس عند اولی النهی
کیونکہ لوگوں کا مرجانا عقلمندوں کے نزدیک

ودمعی بذکر قصوره یتحدّرُ
اور اسکے محلوں کو یاد کرکے میرے آنسو جاری ہیں
وارخی سدیل الغیّ لیلٌ مکدّرُ
اور ایک تاریک رات نے گمراہی کے پردے نیچے چھوڑ دیئے
سباعٌ بارض الهند تعوی وتزءرُ
درندے ہیں ملک ہند میں جو بھیڑیئے اور شیر کی آواز نکال رہے ہیں
وقلّ صلاح الناس والغیّ یکثرُ
اور نیکی کم ہوگئی اور گمراہی بڑھ گئی
بها العین والآرام تمشی وتعبرُ
اور اس میں وحشی چارپائے چل رہے اور عبور کر رہے ہیں
وکلّ جهولٍ فی الهوی یتبخترُ
اور ہر ایک جاہل اپنی ہوا و ہوس کے جوش میں نازکو ساتھ چل رہا ہے
وما جُهدهم الا لحظٍّ یُوفّرُ
اور انکی کوششیں اس سے بڑھکر نہیں کہ حظ نفسانی کثرت سے حاصل ہو
وقد سرّهم سکرٌ وفسقٌ ومیسرُ
اور انکو مستی اور بدکاری اور قمار بازی پسند آگئی۔
وما ان اری عنهم شقاهم یُقشّرُ
میرے نزدیک اب تو ظاہر غیر ممکن ہے کہ انکی شقاوت انسے الگ کی جائے
تمنّیتُ لو کان الوباء المتبّرُ
تو میں نے آرزو کی کہ ملک میں طاعون پھیلے اور ہلاک کرے
احبّ واولی من ضلالٍ یدمّرُ
اس سے بہتر ہے کہ گمراہی کی موت ان پر آوے

ومن ذا الذی منہم یخاف حسیبہ
اور ان میں سے کون ہے جو اپنے خدا سے ڈرتا ہے

ومن ذا الذی یبغی السداد ویؤثر
اور انہیں میں سے کون ہے جو نیکی کا راہ اختیار کرتا ہے

ومن ذا الذی لا یفجر اللّٰہ عامدا
اور کون انہیں میں جو عمداً خدا کا گناہ نہیں کرتا

ومن ذا الذی برّ عفیف مطہر
اور کون انہیں میں نیک پرہیزگار پاک دل ہے

ومن ذا الذی ما سبّنی لتقاتہ
اور کون انہیں میں جس نے بوجہ پرہیزگاری مجھکو گالیاں نہ دیں

وقال ذرونی کیف اُوذی واُکفر
اور کہا مجھ کو چھوڑ دو میں کیونکر دکھ دوں اور کافر ٹھہراؤں

وکیف وانّ اکابر القوم کلّہم
اور بدزبانی سے بچنا کیونکر ہو سکے

علیّ حراص والحسام مشہر
وہ تو میری جان لینے کے حریص ہیں اور تلوار کھینچی گئی ہے

ولکن علیہم رعب صدق مُعظّم
لیکن میری شان کا رعب ان پر عظیم ہے

فکیف یباری اللیث من ہو جؤذر
پس کیونکر شیر کا مقابلہ کرسکتا ہو وہ جو گوسالہ ہے

فلیس بایدی القوم الا لسانہم
پس قوم کے ہاتھ میں بجز زبان کے کچھ نہیں

منجّسۃ بالسبّ واللّٰہ ینظر
وہ زبان جو دشنام دہی کی نجاست سے آلودہ ہے اور خدا دیکھ رہا ہے

قضی اللّٰہ انّ الطعن بالطعن بیننا
خدا نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ طعن کی سزا طعن ہے

فذالک طاعون اتاہم لیبصروا
پس وہ یہی طاعون ہے کہ انکے ملک میں پہنچ گئی تا انکی آنکھیں کھلیں

ولیس علاج الوقت الا اطاعتی
علاج وقت میری اطاعت ہے

اطیعون فالطاعون یفنی ویدحر
پس میری اطاعت کرو طاعون دور ہو جائیگی

وقد ذاب قلبی من مصائب دیننا
اور میرا دل دینی مصیبتوں سے گداز ہو گیا ہے

واعلم ما لا یعلمون وانصر
اور مجھے وہ باتیں معلوم ہیں جو انہیں معلوم نہیں

وبثّی وحزنی قد تجاوز حدّہ
اور میرا غم اور حزن حد سے بڑھ گیا ہے

ولولا من الرحمٰن فضل اتبّر
اور اگر خدا کا فضل نہ ہوتا تو میں ہلاک ہو جاتا

وعندی دموع قد طلعن الماٰقیا
اور میرے پاس وہ آنسو ہیں جو گوشہ آنکھ کے اوپر چڑھ گئے

وعندی صراخ لا یراہ المکفّر
اور میرے پاس وہ آہ ہے جو کافر کہنے والا اسکو نہیں دیکھتا

ولی دعوات ما عدات الی السما ۔ ولی کلمات فی الصلابة تقعر

اور میری وہ دعائیں ہیں جو آسمان پر چڑھ رہی ہیں ۔ اور میری وہ باتیں ہیں جو پتھر میں دھس جاتی ہیں

وأعطیت تاثیرا من الله خالقی ۔ وتاوی الی قولی قلوب تطهر

اور میں خدا سے جو میرا پیدا کرنیوالا ہے ایک تاثیر دیا گیا ہوں ۔ اور میری طرف پاک دل میل کرتے ہیں

وانّ جنانی جاذب بصفاته ۔ وانّ بیانی فی الصخور یؤثر

اور میرا دل اپنے صفات کیساتھ کشش کر رہا ہے ۔ اور میرا بیان پتھروں میں تاثیر کرتا ہے

حفرت حبال النفس من قوة تعلی ۔ فصار فؤادی مثل نهر تفجّر

میں نے نفس کے پہاڑوں کو آسمانی طاقت سے کھود دیا ۔ پس میرا دل اس نہر کی طرح ہو گیا جو جاری کیجاتی ہے

وأعطت من خلق جدید من الهدی ۔ فکلّ بیان فی القلوب أصوّر

اور مجھے ایک نئی پیدائش ہدایت کی دیگئی ۔ پس میں ہر ایک بیان دلوں میں نقش کر دیتا ہوں

فریق من الاحرار لا ینکروننی ۔ وحزب من الاشرار آذوا وانکروا

ایک گروہ منصف مزاجوں کا مجھ سے انکار نہیں کرتا ۔ اور ایک گروہ شریروں کا دکھ دے رہے ہیں اور انکار کرتے ہیں

وقد زاحموا فی کل امر اردته ۔ فایدنی ربّی ففرّوا وادبروا

اور ہر ایک امر جسکا میں نے ارادہ کیا انہوں نے مزاحمت کی ۔ پس خدا نے میری مدد کی پس بھاگ گئے اور منہ پھیر لیا

وکیف عصوا والله لم یدر سرّها ۔ وکان سنا برقی من الشمس اظهر

اور کیوں نافرمان ہو گئے اسکا بھید کچھ معلوم نہ ہوا ۔ اور میری برق کی روشنی سورج سے بھی زیادہ ظاہر تھی

لزمت اصطبارا عند جور لئامهم ۔ وکان الاقارب کالعقارب تأبر

میں نے انکے ظلم کی برداشت کی اور اس پر صبر کیا ۔ اور اقارب عقارب کی طرح نیش زنی کرتے تھے

ویعلم ربی سرّ قلبی وسرّهم ۔ وکل خفی عنده متحضّر

اور میرا رب میرے بھید اور انکے بھید کو جانتا ہے ۔ اور ہر ایک پوشیدہ اسکے نزدیک حاضر ہے

ولیس لعضب الحق فی الدهر کاسر ۔ ومن قام للتکسیر بغیا فیکسر

اور خدا کی تلوار کو کوئی توڑنے والا نہیں ۔ اور جو توڑنا چاہے وہ خود ٹوٹ جائے گا

ومن ذا یعادینی وانّی حبیبه ... ومن ذا یرادینی اذا الله ینصر

اور کون میرا دشمن ہو سکتا ہے جبکہ خدا مجھے دوست کہتا ہے ... اور کون سنگ اندازی کیساتھ مجھ سے لڑائی کر سکتا ہے جبکہ خدا میرا مددگار ہے

ولو کنت کذابا کما هو زعمهم ... لقد کنت من دهر اموت واُقبر

اور اگر میں جھوٹا ہوتا جیسا کہ ان کا گمان ہے ... تو میں ایک مدت سے مرا ہوتا اور قبر میں داخل ہوتا

یظنون انی قد تقوّلت عامدا ... بمکرٍ وبعض الظن اثم ومنکر

وہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ میں نے عمداً جھوٹ بنا لیا ... اور مکر سے جھوٹ بنایا اور بعض ظن ایسے گناہ ہیں جو شرع اور عقل کو

وکیف وان الله ابدی برائتی ... وجاء بآیاتٍ تلوح وتبهر

اور یہ کیونکر اور خدا نے تو میری بریت ظاہر کر دی ... اور وہ نشان دکھلائے جو روشن اور واضح ہیں

ویاتیک وعد الله من حیث لا تری ... فتعرفه عین تحدّ وتبصر

اور خدا کا وعدہ اس طرح سے تجھ کو پہنچیگا کہ تجھے خبر نہیں ہوگی ... پس اسکو وہ آنکھ شناخت کریگی جو اسدن تیز اور بینا ہوگی

امکفر مهلا بعض هذا التهکّم ... وخف قهر ربٍّ قال لا تقف فاحذر

اے میرے کافر کہنے والے اس غم و غصہ کو کچھ کم کر ... اور اس خدا سے ڈر جس نے کہا ہے لا تقف ما لیس لک به علم

واذ قلتُ انی مسلم قلتَ کافر ... فاین التقی یا ایها المتهوّر

اور جب میں نے کہا کہ میں مسلمان ہوں تو نے کہا کہ کافر ہے ... پس تیری تقوی کہاں ہے اے دلیری کرنے والے

وان کنت لا تخشی فقل لست مومنا ... ویاتی زمان تُسئلنّ وتخبر

اور اگر تو ڈرتا نہیں ہے پس کہہ دے کہ تو مومن نہیں ... اور وہ زمانہ چلا آتا ہے کہ تو پوچھا جائیگا اور آگاہ کیا جائیگا

وانی ترکت النفس والخلق والهوی ... فلا السبّ یوذینی ولا المدح یبطر

اور میں نے نفس اور مخلوق اور ہوا و ہوس کو چھوڑ دیا ہے ... پس اب مجھ کو نہ تو گالی دکھ دیتی ہے اور نہ تعریف نازاں اور خوشی

وکم من عدوٍّ کان من اکبر العدا ... فلما اتانی صاغرا صرتُ اصغر

اور بہت لوگ ہیں کہ جو میرے سخت دشمن تھے ... پھر جب ایسا دشمن کسر نفسی سے میرے پاس آیا تو میں نے اس سے بڑھ کر کسر نفسی کی

ولست بذی کهرودةٍ غیر انّنی ... اذا زاد فحشا ذو عنادٍ اُصعّر

اور میں کینہ ور آدمی نہیں ہوں ہاں اس قدر ہے ... کہ جب کوئی گالی دینے میں حد سے بڑھ جائے تو میں اس سے منہ پھیر لیتا ہوں

ولا غلّ فی قلبی ولا من جبانة / والقی حسامی مغضبا واشهّر

اور نہ میرے دل میں کچھ کینہ ہے اور نہ میں بزدل ہوں / اور میں غصہ کرکے اپنی تلوار پھینک دیا کرتا ہوں مگر مقابلہ میں کھینچ بھی لیتا ہوں

فان تبغنی فی حلقة السلم تلفنی / وان تطلبنی فی المیادین احضر

پس اگر تو مجھے صلحکاری کے حلقہ میں طلب کرے تو مجھے پا لیگا / اور اگر تو مجھے جنگ کے میدان میں ڈھونڈے تو مجھے دیکھ لیگا

وارسلنی ربی لاصلاح خلقه / فیا صاح لا تنطق هوی وتصبّر

اور خدا نے مجھے بھیجا ہے کہ تا میں مخلوق کی اصلاح کروں / پس اے میرے صاحب نفسانی طور پر بات مت کر اور صبر سے میرے کام میں فکر کر

وان اک کذابا فکذبی یبیدنی / وان اک من ربی فمالک تهجر

اور اگر میں جھوٹا ہوں تو میرا جھوٹ مجھے ہلاک کر دیگا / اور اگر میں خدا کی طرف سے ہوں پس کیوں تو بیہودگی کرتا ہے

فذرنی وربی وانتظر سیف حکمه / لیقطع راسی او قفا من یکفّر

پس مجھے میرے خدا کے ساتھ چھوڑ دے اور اسکے حکم کی تلوار کا منتظر رہ / تا وہ میرا سر کاٹے یا اسکا جو مجھے کافر کہتا ہے

تحام قتالی واجتنب ما صنعته / وانّا اذا جلنا فانک مدبر

میرے جنگ سے تو پرہیز کر اور اپنے بد کاموں سے الگ ہو جا / اور جب ہم میدان میں آئے تو تو بھاگ جائیگا

اری الصالحین یوفّقون لطاعتی / واما الغوی ففی الضلال لیقبر

میں نیکبختوں کو دیکھتا ہوں کہ میری فرمانبرداری کیلئے وہ توفیق دیئے جاتے ہیں / مگر جو ازلی گمراہ ہے وہ گمراہی میں قبر میں جائیگا

وذالک تختیم الله من بدو فطرة / وان نقوش الله لا تتغیّر

اور یہ ابتدا پیدائش سے خدا کی مہر ہے / اور خدا کے نقش متغیر نہیں ہو سکتے

کذلک نور الرشد ما یخطیء الفتی / وکلّ نخیل لا محالة تثمر

اسی طرح جس فطرت میں رشد کا نور ہو وہ اس مرد سے علیحدہ نہیں ہوتا / اور ہر ایک کھجور انجام کار پھل لاتی ہے

ومن یک ذا فضل فیدرک مقاما / ولو فی شباب او بوقت یعمّر

اور جس کے شامل حال فضل الہی ہے وہ اپنے مقام کو پالیگا / اگرچہ جوانی میں یا اسوقت کہ جب بڈھا ہو جائے

ولا یهلک العبد السعید جبلة / اذا ما عمی یوما باخر ینظر

اور جسکی فطرت میں سعادت ہے وہ ہلاک نہیں ہوگا / اگر آج اندھا ہے تو کل دیکھنے لگے گا

وللغیّ آثار و للرشد مثلها
اور گمراہی کے لئے نشان ہیں۔ اور ایسا ہی رشد کیلئے ہیں

فقوموا التفتیش للعلامات وانظروا
پس تم علامات کی تفتیش کرو اور خوب دیکھو

اری الظلم یبقی فی الخراطیم وسمه
میں دیکھتا ہوں کہ انسان کی ناک میں ظلم کی علامتیں باقی رہجاتی ہیں

وینصر مظلومٌ ضعیف مخسّرٌ
اور مظلوم کو آخر مدد دی جاتی ہے جو ضعف اور نقصان والا ہوتا ہے

وقد اعرضوا عن کل خیر بغیظهم
اور انہوں نے ہر ایک نیکی سے غصہ سے مونہہ پھیر لیا جو بینے پیش کی

کانی اراهم مثل نارٍ تسعّرُ
گویا میں ایک بھڑکتی ہوئی آگ کیطرح انکو دیکھتا ہوں

وینصر مظلوم باخر امره
اور مظلوم آخر کار مدد دیا جاتا ہے

ولا سیما عبدٌ من الله منذرٌ
بالخصوص وہ بندہ جو خدا کی طرف سے ہے

اذا ما بکی المعصوم تبکی الملائک
جب معصوم روتا ہے تو اسکے ساتھ فرشتے روتے ہیں

فکم من بلادٍ تُهلکنّ و تُغدرُ
پس بہت بستیاں ہلاک کی جاتی ہیں یا تباہ کی جاتی ہیں

اذا ذرفت عینا تقیّ بغمّةٍ
جب ایک پرہیزگار کی آنکھیں آنسو جاری کرتی ہیں ایک غم کی وجہ

یفرّج کربٌ مسّه او یبشّرُ
پس وہ بیقراری اس سے دور کیجاتی ہے یا بشارت دیجاتی ہے

علی الارض قوم کالسیوف دعائهم
زمین پر ایک قوم ہے کہ تلواروں کی طرح انکی دعا ہے

فمن مسّ هذا السیف بالشرّ یبترُ
پس جو شخص اس تلوار کو چھو جاتا ہے وہ کاٹا جاتا ہے

تری کیف نرقی والحوادث جمّةٌ
تو دیکھتا ہے کہ ہم کیونکر ترقی کر رہے ہیں حالانکہ حوادث چاروں طرف سے جمع ہیں

ویهلک من یبغی هلاکی و یمکرُ
اور جو شخص میری ہلاکت چاہتا ہے اور مکر کرتا ہے وہ ہلاک کیا جاتا ہے

لنا کل آنٍ من معینٍ حمایةٌ
ہمارے لئے ایک مددگار کیطرف سے حمایت ہے

نغادر صرعی ماکرین و نظفرُ
ہم مکر کرنیوالوں کو گرا دیتے ہیں اور فتح پاتے ہیں

ایا شاتمًا لا شاتم الیوم مثلکم
اے گالی دینے والے آج تیرے جیسا دشنام دہندہ کوئی نہیں

وما ان اری فی کفکم ما یُبطرُ
اور میں تمہارے ہاتھ میں وہ چیز نہیں دیکھتا کہ تمہیں اس نازیبا امر پر آمادہ

تسبّ وما ادری علی ما تسبّنی
تو مجھ کو گالی دیتا ہے اور میں نہیں جانتا کہ کیوں مجھ کو گالی دیتا ہے

أ آذاک قولی فی حسینٍ فتوغرُ
کیا امام حسین کے سبب سے تجھ کو رنج پہنچا پس تو برافروختہ ہوا۔

علی حائری شیعی
مقیم لاہور

أتحسبه أتقى الرجال وخيرهم فما نالكم من خيره يا معذرُ
کیا تو اسکو تمام دنیا سے زیادہ پرہیزگار سمجھتا ہے اور یہ تو بتلا کہ اس سے تمہیں دینی فائدہ کیا پہونچا اے عذر کرنیوالے

أراكم كذات الحيض لا مثل طاهر تطيب ومن ماء العذابة تطهر
میں تمہیں حیض والی عورت کی طرح دیکھتا ہوں نہ اس عورت کی طرح جو حیض سے پاک ہوتی ہے

حسبتم حسينا أكرم الناس في الورى وأفضل ما فطر القدير ويفطر
تم نے حسین کو تمام مخلوق سے بہتر سمجھ لیا ہے اور تمام اُن لوگوں سے افضل سمجھا ہے جو خدا نے پیدا کئے

كأنّ امرأً في الناس ما كان غيره وطهّره الرحمان والغير يفجر
گویا لوگوں میں وہی ایک آدمی تھا اور اُسکو خدا نے پاک کیا اور غیر ناپاک ہیں

وهذا هو القول الذي في ابن مريم يقول النصارى أيها المتنصّر
اور یہ تو وہی قول ہے جو حضرت عیسیٰ کی نسبت نصاریٰ کہا کرتے ہیں اے نصاریٰ سے مشابہ

فيا عجبا كيف القلوب تشابهت فكاد السما من قولكم تتفطر
پس تعجب ہے کہ کیونکر دل باہم متشابہ ہوگئے پس نزدیک ہے کہ آسمان اُنکی باتوں سے پھٹ جائیں

أتطري عبدا مثل عيسى وتنحت له رتبة كالانبياء وتهذر
کیا تو عیسیٰ کی طرح ایک بندہ کی حد سے زیادہ تعریف کرتا ہے اور اسکے لئے انبیاء کا رتبہ قرار دیتا ہے

الا ليت شعري هل رأيت مقامه كمثل بصير او على الظن تعمر
کاش تجھے سمجھ ہوتی کیا تونے اسکا مقام دیکھ لیا ہے یا ساری عمارت ظن پر ہے

أتعليه اطراءً وكذبا وفرية أتسقيه كأسا ما سقاه المقدر
کیا تو اسکو محض جھوٹ اور افترا کی راہ سے بلند کرنا چاہتا ہے کیا تو اسکو وہ پیالا پلاتا ہے جو خدا نے اسکو نہیں پلایا

تكاد السموات العلى من كلامكم تفطرن لولا وقتها متقرر
قریب ہے کہ آسمان تمہاری کلام سے پھٹ جائیں اگر ان کے پھٹنے کا وقت مقرر نہ ہو

أكان حسين أفضل الرسل كلهم أكان شفيع الانبياء ومؤثرا
کیا حسین تمام نبیوں سے بڑھکر تھا کیا وہی نبیوں کا شفیع اور سب سے برگزیدہ تھا

الا لعنۃ اللّٰہ الغیور علی الذی
خبردار ہو کہ خدائے غیور کی لعنت اس شخص پر ہے

واما مقامی فاعلموا ان خالقی
اور میرا مقام یہ ہے کہ میرا خدا

لنا جنۃ سبل الہدیٰ ازہارہا
ہمارے لئے ایک بہشت ہے کہ ہدایت کی راہیں اسکے پھول ہیں

تکدر ماء السابقین وعیننا
پہلوں کا پانی مکدّر ہو گیا

رئینا وانتم تذکرون رواتکم
ہمنے دیکھ لیا اور تم اپنے راویوں کا ذکر کرتے ہو

وشتان ما بینی وبین حسینکم
اور مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے

واما حسین فاذکروا دشت کربلا
مگر حسین پس تم دشت کربلا کو یاد کر لو

وانی بفضل اللّٰہ فی حجر خالقی
اور میں خدا کے فضل سے اسکی کنار عاطفت میں ہوں

وان یاتنی الاعداء بالسیف والقنا
اور اگر دشمن تلواروں اور نیزوں کیساتھ میرے پاس آویں

وان یلقنی خصمی بنار مذیبۃ
اور اگر میرا دشمن ایک گداز کرنیوالی آگ میں مجھے ڈالدے

واوعدنی قوم لقتلی من العدا
اور بعض دشمنوں نے مجھے قتل کرنے کیلئے وعدہ کیا

یمین باطراء ولا یتبصر
جو مبالغہ آمیز باتوں سے جھوٹ بولتا ہے اور نہیں دیکھتا

یحمدنی من عرشہ ویوقر
عرش پر سے میری تعریف کرتا ہے اور عزت دیتا ہے

نسیم الصبا من شانہا تتحیر
اور نسیم صبا اسکی شان سے حیران ہو رہی ہے

الی آخر الایام لا تتکدر
وہمارا پانی اخیر زمانہ تک مکدّر نہیں ہوگا

وہل من تقول عند عین تبصر
اور کیا قصے دیکھنے کے مقابل پر کچھ چیز ہیں

فانی اؤید کل آن وانصر
کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے

الی ہذہ الایام تبکون فانظروا
ابتک تم روتے ہو پس سوچ لو

اربّی واعصم من لئام تنمروا
پرورش پا رہا ہوں اور ہمیشہ لئیموں کے حملہ سے جو پلنگ صورت ہیں

محفوظ رہوں

فواللّٰہ انی احفظن واظفر
پس بخدا میں بچایا جاؤں گا اور مجھے فتح ملیگی

تجدنی سلیما والعدو یدمر
تو مجھے سلامت پائیگا اور دشمن ہلاک ہوگا۔

فادرکہم قہر الملیک وخسروا
پس خدا کے قہر نے انکو پکڑ لیا اور وہ زیانکار ہو گئے

كذالك تبغي قهر رب محاسب ⁂ وما ان اري فيك الكلام يؤثر

اسیطرح تو بھی خدائی محاسب سے قہر طلب کر رہا ہے ⁂ اور میں نہیں دیکھتا کہ تجھ میں کلام اثر کرے

بعثت من الله الرحيم لخلقه ⁂ لانذر قوما غافلين واخبر

تا میں خدای رحیم کی طرف سے اسکی مخلوق کیلئے بھیجا گیا ہوں ⁂ تا کہ میں غافلوں کو متنبہ کروں اور انکو خبر دوں

وذلك من فضل الكريم ولطفه ⁂ علي كل من يبغي الصلاح ويشكر

اور میرا آنا خدا کریم کا فضل ہے اور اسکا لطف ⁂ ان تمام لوگوں پر ہے جو صلاحیت کی طلبگار ہیں اور شکر کرتے ہیں

اري الناس يبغون الجنان نعيمها ⁂ واحلا طائبها التي لا تحصر

میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ بہشت اور اسکی نعمتوں کے طلبگار ہیں ⁂ اور بہشت کی وہ لذات طلب کرتے ہیں جو اعلیٰ ہیں اور بیحد و بے پایاں ہیں

وابغي من المولي نعيما يسرني ⁂ وما هو الا في صليب يكسر

اور میری خواہش ایک مراد ہے جس پر میری خوشی موقوف ہے ⁂ اور وہ خواہش یہ ہے کہ کسیطرح صلیب ٹوٹ جائے

وذلك فردوسي وخلدي وجنتي ⁂ فادخلني ربي جنتي انا احصر

یہی میرا فردوس ہے یہی میرا بہشت ہے یہی میری جنت ہے ⁂ پس اے میرے خدا میری بہشت میں مجھے داخل کر کہ میں بیقرار ہوں۔

واني ورثت المال مال محمد ⁂ فما انا الا آله المتخير

اور میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مال کا وارث بنایا گیا ہوں ⁂ پس میں اسکی آل برگزیدہ ہوں جسکو ورثہ پہنچ گئی

وكيف ورثت ولست من ابناءه ⁂ ففكر وهل في حزبكم متفكر

اور میں کیونکر اسکا وارث بنایا گیا جبکہ میں اسکی اولاد میں سے نہیں ⁂ پس اسجگہ فکر کر کیا تم میں کوئی بھی فکر کرنیوالا نہیں

اتزعم ان رسولنا سيد الوري ⁂ علي زعم شانيه توفي ابتر

کیا تو گمان کرتا ہے کہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ⁂ بلا اولاد ہونیکی حالت میں وفات پائی جیسا کہ دشمن بدگو کا خیال ہے

فلا والذي خلق السماء لاجله ⁂ له مثلنا ولد الي يوم يحشر

مجھے اسکی قسم جسنے آسمان بنایا کہ ایسا نہیں ہے ⁂ بلکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے میری طرح اور بھی بیٹے ہیں

وانا ورثنا مثل ولد متاعه ⁂ فاي ثبوت بعد ذلك يحضر

اور ہم نے اولاد کی طرح اسکی وراثت پائی ⁂ پس اس سے بڑھکر اور کونسا ثبوت ہے جو پیش کیا جائے

لہ خسف القمر المنیر وان لی ــــ غسا القمران المشرقان اتنکر

اسکے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا اب کیا تو انکار کریگا۔

وکان کلام معجز آیۃ لہ ــــ کذلک لی قول علی الکل یبہر

اور اسکے معجزات میں سے معجز انہ کلام بھی تھا اسی طرح مجھے وہ کلام دیا گیا جو سب پر غالب ہے

اذا القوم قالوا ادّعی الوحی عامدًا ــــ عجبتُ فانی ظل بدر ینوّر

جب قوم نے کہا کہ یہ تو عمدًا وحی کا دعوی کرتا ہے مینے تعجب کیا کہ مین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظل ہون

وانّی لظلٍ ان یخالف اصلہ ــــ فما فیہ فی وجہی یلوح ویزہر

اور سایہ کیونکر اپنے اصل سے مخالف ہوسکتا ہے پس وہ روشنی جو اسمیں ہے وہ مجھہ مین چمک رہی ہے

وانی لذونسب کاصلی طینہ ــــ ومن طینہ المعصوم طینی معطر

اور مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ذونسب ہون اور اسکی پاک مٹی کا مجھہ مین خمیر ہے

کفی العبد تقوی القلب عند حسیبنا ــــ ولیس لنسب ذو صلاح معیّر

اور بندہ کو دل کا تقوی کافی ہے اور ایک صالح کو اسلئے سرزنش نہین کرسکتے کہ اسکی نسب اعلی نہین

ولکن قضی رب السما لائمّۃٍ ــــ لھم نسب کیلا یھیج التنفر

مگر خدا نے اماموں کے لئے چاہا کہ وہ ذونسب ہوں تا کہ لوگون کو انکی کمی نسب کا تصور کرکے

ومن کان ذا نسب کریم ولم یکن ــــ لہ حسب فھو الدنی المحقّر

اور جو شخص اچھی نسب رکھتا ہے مگر اسمین ذاتی صفات کچھہ نہین وہ کمینہ اور حقیر ہے

وللہ حمدٌ ثم حمدٌ فاننا ــــ جمعنا ھما حقًا فللہ نشکر

اور خدا کو حمد ہے اور پھر حمد ہے کہ ہمنے اپنے اندر حسب اور نسب دونون کو جمع کیا ہے پس ہم خدا کا شکر

کذلک سنن اللہ فی انبیائہ ــــ جرت من قدیم الدھر فاخشوا وابصروا

اسی طرح خدا کی سنت اسکے نبیوں میں ہے جو قدیم زمانہ سے جاری ہے پس ڈرو اور دیکھو

واما الذی ما جاء مثل ائمۃٍ ــــ فلیس لذالک شرط نسب فابشروا

مگر جو شخص اماموں میں سے نہین ہے اسکے لئے نسب کی ضرورت نہین پس خوشی کرو

وما جئت الا مثل مطر ودیمۃ
اور مین مثل بارش کے آیا ہون جو زور سے اور آہستگی سے برستی ہے
وکم من اناس بایعونی بصدقہم
اور بہت سے لوگ ہین جنہون نے مجھ سے بیعت کی
فقربت قربانا یُنجّی رقابہم
پس مینے ایسی قربانی کی جس سے انکی گردنون کو مینے چھوڑایا
ولی عزۃ فی حضرۃ اللہ خالقی
اور مجھے جناب الٰہی مین جو میرا خالق ہے ایک عزت ہے
اتا العلم بالمتقدمین وبعدہم
علم متقدمین کے ذریعہ سے آیا اور بعد ان کے
وما انا الا مثل مال تجارۃ
اور مین ایک مال تجارت کے مانند ہون
وما ہلک الاشرار الا ببخلہم
اور شریر لوگ تو محض اپنے بخل سے ہلاک ہوئے
قلوب تضاہی اجمۃ موحشۃ
بعض دل ایسے ہین کہ اس بن سے مشابہ ہین جس مین جنگلی جانور
کبیر اناس شرہم فی زماننا
بڑا بزرگ ہمارے زمانہ مین وہ ہے جو بڑا شریر ہے
فمن یتقی منہم ومن کان خائفا
پس کون انمین سے ڈرتا ہے اور کون خائف ہے
ومن کان فیہم ذو صلاح کنادر
اور جو شخص انمین کچھ صلاحیت رکھتا ہوگا

دروروا رویت البلاد واعمرا
اور اسکا پانی جاری ہوتا ہے اور مینے شہرون کو سیراب کردیا اور آباد کررہا ہون
وما خالفوا قولی وما ہم تذمروا
اور نہ انہون نے میری بات کی مخالفت کی اور نہ وہ خبیث النفس ہوگئے
ویعلم ربی ما نحرت وانحر
اور میرا خدا جانتا ہے کہ مینے کیا قربانی کی اور کیا کررہا ہون
فطوبی لقوم طاوعونی وآثروا
پس خوشی ہو اوس قوم کیلئے جنہون نے میری اطاعت کی اور مجھے
تلافی جمیع الفائتات مؤخرا
جو کچھ انکے زمانون مین رہ گیا تھا اسکے پیچھے آنیوالے نے تلافی کی
فمن ردنی کبرا ابیدوا وخسروا
پس جن لوگون نے مجھے رد کیا وہ تباہی اور خسارہ مین ہین
وما فہموا اقوالنا وتنمروا
اور ہماری باتون کو انہون نے نہ سمجھا اور پلنگی ظاہر کی
فمن شکل انس وحشہا تتنفر
پس انسانون کی شکل دیکھکر اسکے وحشی متنفر ہوتے ہین
واعقلہم شیطان قوم واکفر
اور بڑا عقلمند وہ ہے جو تمام قوم مین سے ایک شیطان ہے
اقلب طرفی کل آن وانظر
مین اپنی آنکھ ہر ایک طرف پھیر رہا ہون اور دیکھ رہا ہون
فکان غریبا بینہم لا یوقر
پس وہ انمین ایک غریب ہوگا اسکی کوئی عزت نہین ہوتی

وجاءکرھط حولھم عامۃ الوریٰ
اورعام لوگ ایک گروہ کی طرح انکے پاس آگئے
شطائب شتی مثل عمی فانکروا
متفرق گروہ جو اندھون کی طرح تھے پس انکار کیا

اناخوا بواد ماری وجہ خضرۃٍ
ایسے جنگل مین فروکش ہوئے جسمین سبزی کا نام ونشان تہا
وھل عند ارضٍ جدبۃٍ ما یخضّر
اورکیا زمین بے نبات مین کوئی سبزہ پیدا ہوسکتا ہے

فابکی علی تلک الثلثۃ بعدھم
علی زمرۃٍ یقفونھم اتحسّر
پس مین ان تینون یعنی ثناء اللہ اور مہر علی اور علی حایری پر روتا ہون۔ اور اس گروہ پر جوانکے پیرو ہین حسرت کرتا ہون

ومان اری فیھم مخافۃ ربّھم
اورمین انہین ان کے رب کا کچہہ خوف نہین دیکھتا
شعوب لئامٍ بالملاھی تموروا
بدبخت گروہ لہو ولعب کیسا تہہ ناز کررہے ہین

وما قمت فی ھذا المقام بمُنیتی
اورمین اسمقام مین اپنی خواہش سے کہڑا نہین ہوا
ویعلم ربی سرّ قلبی ویشعر
اورمیرا خدا میرے دل کے بہید کو جانتا ہے

وکنت امرءًا ابغی الخمول من الصبا
اورمین ایک آدمی تہا کہ بچپن سے گوشہ گزینی کو دوست رکہتا تہا
متی یاتنی من زائرین اُصعّر
جب کوئی ملنے والا میرے پاس آتا تو مین کنارہ کش ہوجاتا

فاخرجنی من حجرتی حکم مالکی
پس مجہے حجرہ مین سے میرے مالک کے حکم نے نکالا
فقمتُ و لم اُعرِض ولم اتعذر
پس مین اٹھا اور نہ مینے اعراض کیا اور نہ تاخیر کی

وانی من المولی الکریم واٰنہ
اورمین خدا کی طرف سے ہون
یحافظنی فی کل دشتٍ ویخفر
اور خدا ہر ایک جنگل مین میری محافظت اور رہنمائی کرتا ہے

فکیدوا جمیع الکید یا ایھا العدا
پس ہر ایک قسم کا مکر مجہہ سے کرو اے دشمنو
فیعصمنی ربی وھذا مُقدّر
پس میرا خدا مجہے بچائے گا اور یہی مقدر ہے

مضیٰ وقت ضرب المرھفات ودُفوھا
وہ وقت گذر گیا جبکہ تلوارین چلائی جاتی تہین
وانّا ببرھان من اللہ ننحر
اور ہم خدا کی برہان سے منکرون کو ذبح کرتے ہین

وللہ سلطانٌ وحکمٌ وشوکۃ
اور خدا کے لئے تسلط اور حکم اور شوکت ہے
ونحن کماۃ بالاشارۃ نحضر
اور ہم وہ سوار ہین جو اشارۃ پر حاضر ہوتے ہین

علی حائری شیعہ کی نسبت

اذا ما رئینا حائرًا اجھل الوریٰ
اور جب ہمنے علی حائری جو سب سے جاہل تر ہے
طوینا کتاب البحث والآی اظھر
نشان جو ہم پیش کرتے ہیں وہ ظاہر ہیں پھر بحث کی کیا حاجت

وما کنت بالصمت المخجل راضیا
اور میں شرمندہ کرنیوالی خاموشی پر راضی نہ تھا
ولکن رئیت القوم لم یتبصروا
مگر میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ کچھ سوچتے نہیں

اخاطب جھرا لا اقول کخافت
میں کھلے کھلا مخاطب کرتا ہوں نہ پوشیدہ قول سے
فانی من الرحمن اوحی واخبر
کیونکہ میں خدا کی طرف سے وحی پاتا اور خبر دیا جاتا ہوں

ایا عابد الحسنین یا ذا التلظی
اے حسین اور حسن کی عبادت کرنیوالے دوزخ کی آگ سر پر منڈکر
ومالك تختار السعیر وتشعر
تجھے کیا ہو گیا کہ دوزخ کو اختیار کرتا ہے اور جانتا ہے

وانت امرء من اھل سب وانتا
اور تو وہ آدمی ہے کہ گالیاں دیتا ہے اور ہم لوگ
رجال لاظھار الحقائق نومر
اور ہم وہ آدمی ہیں جو حقیقتوں کے ظاہر کرنیکے حکم دئیے جاتے ہیں

سببت ولن السب من سنن دینکم
تونے گالیاں دیں اور گالیاں دینا تمہارا طریق ہے
لکل اناس سنة لا تغیر
اور ہر ایک آدمی کیلئے ایک طریق ہے جو نہیں بدلتا

تری سقم نفسی ما تری آی ربنا
تو میری نفس کا عیب دیکھتا ہے اور خدا کے نشان نہیں دیکھتا
کانك غول فاقد العین اعور
گویا تو ایک دیو ہے آنکھ کھوئی والا ایک چشم

وما فلح العمران من ضرب لعنکم
اور حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے تمہارے سے خلاصی نہیں پائی
فمثلی لھذا اللعن احری واجدر
پس میرے جیسا آدمی اس لعنت کے لئے لائق تر ہے

رویدك داب اللعن ھذا وصیتی
لعنت کرنیکی عادت کو چھوڑ دے یہ میری وصیت ہے
وبعض الوصایا من منایا تذکر
اور بعض وصیتیں موتوں کے وقت یاد آئیں گی

ویاتی زمان یستبین خفاءنا
اور وہ زمانہ آتا ہے کہ ہماری پوشیدگی ظاہر ہو جائیگی
فمالك لا تخشی ولا تتبصر
پس تجھے کیا ہو گیا کہ نہ تو ڈرتا ہے اور نہ حق کو پہچانتا ہے

ولا تذکروا الاخبار عندی فانھا
اور میرے پاس محض خبروں کا کچھ ذکر مت کرو
کجلدة بیت العنکبوت تکسر
کہ وہ عنکبوت کے گھر کی طرح توڑی جاسکتی ہیں

وانی لاخبار مقام وموقف — لذی شان فرقان عظیم معزز

اور خبریں بمقابلہ اُس کتاب کے کہاں ٹھہر سکتی ہیں — جو خدا کا بزرگ کلام قرآن شریف ہے

فلا تقف امرا لست تعرف سرہ — فتسئل بعد الموت یا متہور

پس ایسے امر کی پیروی مت کر جسکا بھید تجھے معلوم نہیں — پس موت کے بعد اے دلیری کرنیوالے تو ضرور پوچھا جائیگا

ولست بتواق الی مجمع العدا — ولکن متی یستحضر القوم احضر

اور میں خواہ نخواہ دشمنوں کے مجمع کیطرف توجہ شوق نہیں رکھتا — مگر جب مخالف لوگ مجھے بلاتے ہیں تو میں حاضر ہو جاتا ہوں

وللہ فی امری عجائب لطفہ — اشاہدہا فی کل وقت وانظر

اور خدا کو میرے کام میں اپنی مہربانی کے عجائبات ہیں — میں ان کو ہر ایک بات میں مشاہدہ کرتا ہوں

عجبت لختم اللہ کیف اضلکم — فما ان اری فیکم رشیدا یفکر

میں خدا کی مہر پر تعجب کرتا ہوں کیونکر تم کو گمراہ کر دیا پس میں تم میں کوئی ایسا رشید نہیں دیکھتا جو فکر کرتا ہو

وھل من دلیل عندکم تؤثرونہ — فان کان فاتونا فانا نفکر

اور کیا کوئی دلیل تمہارے پاس ہے جسکو تم نے اختیار کر رکھا ہے — پس اگر ہو تو پیش کرو کہ ہم اسمیں سوچیں گے

سیجزی المہیمن کاذبا تارک الھدی — کلانا امام اللہ لا نتستر

خدا تعالی جھوٹے کو سزا دیگا جو ہدایت کو چھوڑتا ہے — ہم دونوں گروہ خدا کے سامنے ہیں جو اس سے پوشیدہ نہیں ہو سکتے

اتعصون بغیا من اتی من ملیککم — وقد تمت الاخبار والای تبھر

کیا تم محض بغاوت کی رو سے اس شخص کی نافرمانی کرتے ہو جو تمہارے بادشاہ کی طرف سے آتا ہے اور خبریں پوری ہو گئیں اور نشان چمک اٹھے

وقد قیل منکم یاتین امامکم — وذلک فی القرآن نباء مکرر

اور تم سن چکے کہ تمہارا امام تم میں سے ہی آئے گا — اور یہ خبر تو قرآن میں کئی مرتبہ آچکی ہے۔

پیر مہر علیشاہ کی نسبت

اتانی کتاب من کذوب مزور — کتاب خبیث کالعقارب یابر

مجھے ایک کتاب کذاب کی طرف سے پہنچی ہے — وہ خبیث کتاب اور بچھو کی طرح نیش زن

فقلت لک الویلات یا ارض جولر — لعنت بملعون فانت تدمر

پس میں نے کہا کہ اے گولڑہ کی زمین تجھ پر لعنت — تو ملعون کے سبب سے ملعون ہو گئی پس تو قیامت کو ہلاکت میں پڑیگی

تکلّم ھذا النکس کالزمع شاتما
اس فرومایہ کمینہ لوگوں کی طرح گالی کیساتھ بات کی ہے

وکل امرء عند التخاصم یسبر
اور ہر ایک آدمی خصومت کیوقت آزمایا جاتا ہے

اتزعم یا شیخ الضلالۃ اننی
کیا تو اسے گمراہی کے شیخ یہ گمان کرتا ہے

تقولت فاعلم ان ذیلی مطہر
کہ مینے یہ جہوٹ بنا لیا ہے پس جان کہ میرا دامن جہوٹ سے پاک ہے

اتنکر حقا جاء من خالق السما
کیا تو اس حق سے انکار کرتا ہے جو آسمان سے آیا

سیبدی لک الرحمان ما انت تنکر
خدا عنقریب تیری پر ظاہر کرے گا جس چیز کا تونے انکار کیا ہے

اذا ما رئینا ان قلبک قد غسا
جب ہمنے دیکھا کہ تیرا دل سیاہ ہو گیا

ففاضت دموع العین والقلب یضجر
تو آنکہوں سے آنسو جاری ہوئے اور دل بیقرار تہا

اخذتم طریق الشرک مرکز دینکم
تمنے شرک کے طریق کو اپنے دین کا مرکز بنا لیا

اھذا ھو الاسلام یا متکبر
کیا یہی اسلام ہے اے متکبر

وما انا الا نائب اللہ فی الوری
اور میں مخلوق کے لیئے خدا کا نائب ہوں

ففروا الیّ وجانبوا البغی واحذروا
پس میری طرف بہاگو اور نافرمانی چہوڑ دو اور ڈرو

وان قضاء اللہ یاتی من السما
اور خدا کی تقدیر آسمان سے آئے گی

وما کان ان یطوی ویلغی ویحجر
اور ممکن نہیں ہوگا کہ موقوف رکہی جائیگی اور باطل کیجائیگی

نطقت بکذب ایھا الغول شقوۃ
اے دیو تونے بدبختی کی وجہ سے جہوٹ بولا

خف اللہ یا صید الردی کیف تجسر
اے موت کے شکار خدا سے ڈر کیوں دلیری کرتا ہے

اتقصد عرضی بالاکاذیب والجفا
کیا جہوٹی باتوں کے ساتھ میری آبرو کا قصد کرتا ہے

وانت من الدیّان لا تتستر
اور تو سزا دینے والے سے پوشیدہ نہیں ہے

وان تضربن علی الصلات زجاجۃ
اور اگر تو شیشہ کو پتہر پر مارے

فلا الصخر بل ان الزجاجۃ تکسر
تو پتہر نہیں بلکہ شیشہ ہی ٹوٹے گا۔

تعالی مقامی فاختفی من عیونکم
میرا مقام بلند تہا پس تمہاری آنکہوں سے پوشیدہ ہو گیا

وکل رفیع لا محالۃ یستر
اور ہر ایک دور سا اور بلند بالضرور پوشیدہ ہو جاتا ہے

وفی حزبکم انّا نری بعض ابنا
ہمنے تمہارے گروہ میں بعض نشان اپنے پائے
فانّا دعونا حزبکم فتاخّروا
کیونکہ ہمنے تمہارے گروہ کو بلایا اور وہ پیچھے ہٹ گئے

تبصّر خصیمی ھل تری من مطاعن
اے میرے دشمن تو سوچ لے کہ کیا ایسی ہی اعتراض ہیں
علیّ خصوصا غیر قوم تطھّروا
جو خاص مجھ پر وارد ہوتے ہیں اور دوسری نبیوں پر وارد نہیں ہوئے

وارسلنی ربی بآیات فضله
اور خدا نے اپنے نشانوں کے ساتھ مجھے بھیجا ہے
لاعمر ما ھدّ اللئام ودعثروا
تا کہ میں اس عمارت کو بناؤں جو لئیموں نے اسکو توڑا اور ویران کیا

وفی الدّین اسرار وسبل خفیّة
اور دین میں بھید ہیں اور پوشیدہ راہیں ہیں
ویُظھرھا ربّی لعبدٍ یخیّر
اور میرا رب وہ بھید اس بندہ پر ظاہر کرتا ہے جسکو چن لیتا ہے

وکم من حقائق لا یُری کیف شبھھا
اور بہت سی حقیقتیں ہیں جو انکی صورت نظر نہیں آتی
کنجم بعیدٍ نورھا یتستّر
اس ستارہ کیطرح جو بعید ہے بباعث دوری اُن حقایق کا نور چھپ جاتا ہے

فیاتی من الله العلیم معلّم
پس خدا کی طرف سے ایک معلّم آتا ہے
ویھدی الی اسرارھا ویُفسّر
اور اسکے بھید ظاہر کرتا ہے اور بیان فرماتا ہے

وان کنت قد آلیت انک تُنکر
اور اگر تو نے قسم کھالی ہے کہ تو انکار کرتا رہے گا
فکدنی لما زورت فالحق یظھر
پس تو جس طرح چاہے اپنی دروغ بازی سے فریب کر اور حق ظا

وسوف تری انی صدوق مؤیّد
اور عنقریب تو دیکھیگا کہ میں سچا ہوں اور مدد کیا گیا ہوں
ولست بفضل الله ما انت تسطر
اور میں خدا کے فضل سے ایسا نہیں جیسا کہ تو لکھتا ہے

ویبدی لک الرحمان امری فینجلی
اور خدا میری حقیقت تیرے پر ظاہر کریگا پس کھل جائیگی
أ انّی ظلام او من الله نیّر
کہ کیا میں تاریکی ہوں یا نور ہوں

اُریک وغدّار الزمان ابا الوفا
میں تجھے اور غدار زمانہ ثناء اللہ کو دکھلاؤنگا
ید الله فالضوضاة تخفی وتستر
خدا کا ہاتھ دکھاؤنگا پس شور و فریاد سب توقف ہو جائیگی

ویعلم ربی من تصلّف وافتری
اور خدا میرا جانتا ہے کہ شیرا ور مفتری کون ہے
ومن ھو عند الله برٌّ مطھّر
اور کون وہ ہے جو اسکے نزدیک نیک اور پاک ہے

أتطفئ نورا قد أرید ظهوره
کیا تو اس نور کو بجھانا چاہتا ہے جسکا ظاہر کرنا ارادہ کیا گیا ہے
لك الخزی فی الدارین والنور یظهر
تجھے دونوں جہانوں میں بدبختی ہے اور نور ظاہر ہو کر رہیگا

ألا إنّ وقت الدجل والزور قد مضی
خبردار ہو جھوٹ اور فریب کا وقت گذر گیا
وجاء زمان یحرق الکذب فاصبروا
اور وہ زمانہ آگیا جو جھوٹے کو جلا دیگا پس صبر کرو

وإن کنت قد جاوزت حدّ تورّع
اور اگر تو پرہیزگاری کی حد سے آگے گذر گیا ہے
فکفّر وکذّب أیّها المتهوّر
پس مجھے کافر کہہ اور تکذیب کر اے دلیر آدمی

أیا أیّها المؤذی تخف القادر الذی
اے دکھ دینے والے اُس قادر خدا سے خوف کر
یشجّ رؤس المعتدین ویقهر
جو تجاوز کرنیوالوں کا سر توڑتا ہے اور ان پر قہر نازل کرتا ہے

إذا ما تلظّی قهره یهلك الوری
جب اُسکا قہر بھڑکتا ہے تو لوگوں کو ہلاک کر دیتا ہے
فلیس بواق بعده یا مزوّر
پھر اسکے بعد اے مزوّر کوئی بچانے والا نہیں ہوتا

ولست تراعی نهج رفق ولینة
اور تو نرمی کی راہ کی رعایت نہیں رکھتا
کداب ثناء الله تؤذی وتأبر
اور مولوی ثناء اللہ کی طرح نیش زنی کرتا ہے

ألا إنّ حسن الناس فی حسن خلقهم
خبردار رہو کہ لوگوں کی خوبی اُنکی خلق کی خوبی میں ہے
ومن یقصد التحقیر خبثا یحقّر
اور جو شخص شرارت سے تحقیر کرتا ہے اسکی ہی تحقیر کیجاتی ہے

أآخیت ذئبا عابثا أو أبا الوفا
کیا تو نے کسی بھیڑئیے سے دوستی لگائی یا مولوی ثناء اللہ سے
أوافیت مدّا أو رئیت أمرتسر
کیا تو نے مدّ میں اپنا قدم ڈالا - یا امرتسر میں

ألا إنّ أهل السبّ یدری بلطمة
خبردار رہو کہ گالی دینے والا طمانچہ سے متنبہ کیا جاتا ہے
ومجرم لطم بالهراوی یکسّر
اور جو طمانچہ مارنیکا مجرم ہو اسکو سوٹوں کیساتھ کوٹا کرتے ہیں

فإیّاك والتوهین والسبّ والقلی
پس تو توہین اور گالی اور دشمنی سے پرہیز کر
إذا ما رمیت الحجر بالحجر تنذر
جب تو نے پتھر چلایا تو پتھر سے ہی ڈرایا جائیگا

واعلم أنّ اللعن والسبّ دأبکم
اور میں جانتا ہوں کہ لعنت بازی اور گالی تمہاری عادت ہے -
ومن أکثر التکفیر یوما سیکفر
اور جو شخص بار بار لوگوں کو کافر کہیگا ایکدن وہ بھی کافر

وانا وایاکم امام ملیکنا
اور ہم اور تم خدا کی آنکھوں کے سامنے ہیں

فیقضی قضایانا کما ھو ینظر
پس وہ ہماری مقدمہ کو جیسا کہ دیکھ رہا ہے فیصلہ کردیگا

فان کنت کذابا کما انت تزعم
پس اگر میں جھوٹا ہوں جیسا کہ تو گمان کرتا ہے

فتعلی وانی فی الانام احقر
پس تو اونچا کیا جائیگا اور میں لوگوں میں حقیر کیا جاؤنگا

وان کنت من قوم اتوا من ملیکھم
اور اگر میں ان لوگوں میں سے ہوں جو اپنے بادشاہ کیطرف سے آئے

فتجزی جزاء المفسدین وتتبر
پس تجھے وہ سزا ملیگی جو مفسدوں کو ملا کرتی ہے

واقسمت باللہ الذی جل شانہ
اور میں خدا کی قسم کھاتا ہوں جسکی شان بزرگ ہے

سیکرمنی ربی وشانی یکبر
کہ عنقریب خدا میرا مجھے بزرگی دیگا اور میری شان بلند کیجائیگی

شعرنا مال المفسدین ومن یعش
ہمیں انجام کار مفسدوں کا معلوم ہوگیا ہے اور جو شخص

الی برھۃ من بعد ذلک یشعر
کچھ مدت تک زندہ رہیگا اُسے بھی معلوم ہوجائیگا

وفی الارض احناش وسبع وشرھم
اور زمین میں سانپ بھی ہیں اور درندے بھی مگر سب سے بدتر

رجال اھانونی وسبوا وکفروا
وہ لوگ ہیں جو میری توہین کرتے اور گالیاں دیتے اور کافر

منعنا من الکذب الکثیر فکاثروا
ہمنے بہت جھوٹ سے انکو منع کیا پس انہوں نے جھوٹ کثرت سے بولنا شروع کیا۔

وشر خصال المرء کذب یکرر
اور انسان کی بدترین خصلت وہ جھوٹ ہے جو بار بار بیان کرتا ہے

کتبت فویل للانامل والقلم
تو نے اپنی کتاب لکھی پس ان انگلیوں پر واویلا ہے

وتبت ید تغوی الانام وتھذر
اور ہلاک ہوگیا وہ ہاتھ جو لوگوں کو گمراہ کرتا اور بکواس کرتا ہے

وکیف الفراغۃ للرسالۃ حصلت
اور کیونکر رسالہ تالیف کرنے کے لئے فراغت پیدا ہوگئی

الدیک طنبور وما انت تزمر
کیا طنبورا اور دوسرے مزامیر تیرے پاس موجود نہ تھے

اوانس رجز الکذب فیھا کانھا
میں جھوٹ کی پلیدی اس رسالہ میں دیکھتا ہوں گویا وہ

کنیف وقد عاینت والعین تقذر
پاخانہ ہے اور میں نے دیکھا اور آنکھوں نے کراہت کی

زمان یسح الشر عن کل فیقۃ
یہ وہ زمانہ ہے کہ وقتاً فوقتاً شر کے بادل سے پانی نکل رہا ہے

وزلزلۃ اردی الاناس وصرصر
اور ایک زلزلہ ہے جس نے لوگوں کو ہلاک کردیا اور ایک سخت آندھی

ففی ھذہ الایام یُطری ابن مریم
پس ان دنون وہ مسیح تعریف کیا جاتا ہے

مسیحٌ اضل بہ النصاری وخسّروا
جسکے ساتھہ نصاری نے مخلوق کو گمراہ کیا اور ہلاک کیا

کذالک فی الاسلام عاث تشیّعٌ
اسی طرح اسلام مین شیعہ مذہب پہیل گیا ہے

ابادوا کثیرًا کاللصوص ودمّروا
چورون کی طرح بہتون کو ہلاک کر چکے ہین

نری شرکھم مثل النصاری مخوّفا
ہم انکے شرک کو نصاری کیطرح خوفناک دیکہتے ہین

نری الجاھلین تشیّعوا وتنصّروا
ہم جاہلون کو دیکہتے ہین کہ شیعہ ہو گئے ہین اور نصرانی ہی

فتُب واتق القھار ربّك یا علی
پس اے علی حائری تو خدا سے ڈر اور توبہ کر

وان کنت قد ازمعت حربی فاحضر
اور اگر تو نے میرے مقابلہ کا قصد کر لیا ہے تو مین حاضر ہون

عکفتم علی قبر الحسین کمشركٍ
تمنے مشرکون کیطرح حسین کے قبر کا اعتکاف کیا

فلا ھو نجّاکم ولا ھو ینصر
پس وہ تمہین چہڑا نہ سکا اور نہ مدد کر سکا

الا ربّ یوم کان شاھد عجزکم
خبردار ہو کہ تمہاری عاجز رہنے کیلئے کئی دن گواہ ہین

ولا سیما یوم اذا الصحب خیّروا
خصوصًا وہ دن جبکہ ابوبکر اور عمر اور عثمان خلیفے ہو گئے اور خصرت کر

ویوم فعلتم ما فعلتم بغدرکم
اور جبکہ تمنے وہ کام کیا جو کیا

باخ الحسین وولدہ اذ اُحصروا
حسین کے بہائی مسلم کیا تہا اور اسکی اولاد کیا تہا اور وہ قید کیے گئے

فظل الاُساری یلعنون وفاءکم
پس وہ قیدی یعنی اہلبیت تمہاری وفا پر لعنت کرتے تہے

فررتم واھل البیت اوذوا ودمّروا
تم بہاگ گئے اور اہل بیت دکہہ دئے گئے اور قتل کئے گئے

ھناك تراءی عجز من تحسبونہ
تب عجز اور ضعف اس شخص کا یعنی حسین کا ظاہر ہو گیا

شفیع النبیّ محمّدٍ فتفکّروا
جسکو تم کہتے تہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہی قیامت کو وہی

زعمتم حسینًا انہ سید الوری
تم گمان کرتے ہو کہ حسین تمام مخلوق کا سردار ہے

وکل نبیّ منہ ینجو ویغفر
اور ہر ایک نبی اسکی شفاعت سے نجات پائیگا اور بخشا جائیگا

فان کان ھذا الشرك فی الدّین جائزًا
پس اگر یہ شرک دین مین جائز ہوتا

فما للغو رسل اللہ فی الناس بُعثروا
تو تمام پیغمبر محض لغو طور پر مبعوث شمار کئے جاتے

وذلك بهتان وتوهين شانهم

اور یہ بہتان ہے اور انبیا علیہم السلام کی کسر شان ہے

لك الويل يا غول الفلا كيف تجسر

اے جنگلوں کے غول تجھ پر ویل ہے تو کیا دلیری کر رہا ہے

طلبتم فلاحا من قتيل محبة

تمنے اس کشتہ سے نجات چاہی کہ جو تو محبت سے مر گیا

فحسبكم رب غيور متبر

پس تمکو خدا جو غیور ہے اگر ایسے ہو تو بس ہے وہ خدا جو ہلاک کرنیوالا ہے

ووالله ليست فيه مني زيادة

اور بخدا اُسے مجھ سے کچھ زیادت نہیں

وعندي شهادات من الله فانظروا

اور میرے پاس خدا کی گواہیاں ہیں پس تم دیکھ لو

واني قتيل الحب لكن حسينكم

اور میں خدا کا کشتہ ہوں لیکن تمھارا حسین

قتيل العدا فالفرق اجلى واظهر

دشمنوں کا کشتہ ہے پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے

جعلنا سفائنكم الى اسفل الثرى

ہمنے تمھاری کشتیاں تحت الثری کی طرف اُتار دیں

واوثانكم في كل وقت نكسر

اور تمھارے بت ہر وقت توڑ رہے ہیں

ووالله ان الدهر في كل وقته

اور بخدا کہ زمانہ اپنے ہر ایک وقت میں

نصيح لكم في نصحه لا يقصر

تمھیں نصیحت کر رہا ہے اور نصیحت میں کچھ قصور نہیں کرتا

تناهى لسان الناس عن ذا فحشهم

تمام لوگوں نے بد زبانی کی عادت چھوڑ دی

ومقولكم يجري ولا يتحسر

اور تمھاری زبان ابتک لعنت بازی پر جاری ہے تھکتی نہیں

اشعتم طريق اللعن في اهل سنة

تمنے لعنت بازی کے طریق کو اہل سنت والجماعت میں شائع کر دیا

فاجروا طريقتكم فان شئتم انظروا

پس اُنھوں نے بھی یہ طریق جاری کر دیا اگر چاہو تو دیکھ لو

فياليت متم قبل تلك الطرائق

پس کاش تم ان تمام طریقوں سے پہلے ہی مر جاتے

ولم يك دين الله منكم يخسر

اور خدا کا دین تمھارے سبب سے تباہ نہ ہوتا

جعلتم حسينا افضل الرسل كلهم

تمنے حسین کو تمام انبیا سے افضل ٹھہرا دیا

وجزتم حدود الصدق والله ينظر

اور سچائی کی حدوں سے آگے گذر گئے۔

وعند النوائب والاذى تذكرونه

اور مصیبتوں اور دکھوں کے وقت تم اسکو یاد کرتے ہو

كان حسينا ربكم يا مزور

گویا حسین تمھارا رب ہے اے بدبخت جھوٹ بولنے والے

وخرت لدا حبارکم مثل ساجد
اور تمھارے علما سجدہ کرنیوالونکی طرح اُسکے آگے گر گئے

فما جرم قوم اشرکوا و تنصروا
پس اب مشرکوں یا نصرانیوں کا کیا گناہ ہے

نسیتم جلال اللہ والمجد والعلی
تمنے خدا کے جلال اور مجد کو بھلا دیا

وما ورد کم الا حسین اتنکر
اور تمھارا ورد صرف حسین ہو گیا تو انکار کرتا ہے

فہذا علی الاسلام احدی المصائب
پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے

لدی نفحات المسک قذر مقنطر
کستوری کی خوشبو کے پاس گوہ کا ڈھیر ہے

وان کان ہذا الشرک فی الدین جائزا
اور اگر شرک دین میں جائز ہے

فبالغو رسل اللہ فی الناس بعثروا
پس خدا کے پیغمبر بیہودہ طور پر لوگوں میں بھیجے گئے

و ای صلاح ساق جند نبینا
اور کیا غرض تھی کہ ہمارے نبی کا لشکر مقابلہ کے لیے چلا گیا

الی حرب حزب المشرکین فدمروا
مشرکوں کی لڑائی کے مقابل پر پس انکو ہلاک کیا

وشنوا علیہم کل شن بموطن
اور اپنی کوششوں سے خوب انکو تباہ کیا لڑائی کے میدان میں

فصار من القتلی برار معصفر
یہانتک کہ ان کشتوں سے میدان جنگ سرخ ہو گیا

وکم من زراعات ابید و مثلہا
اور بہت سی کھیتیاں تباہ کی گئیں

بیوت مبناۃ و طرف مصدد
اور گھر ویران کیے گئے اور وہ گھوڑی جو سب سے آگے نکل جاتی

واحرق مال المشرکین وحصلت
اور مشرکوں کا گھر بار جلایا گیا

مغانم شتی والمتاع الموفر
اور بہت سی غنیمتیں اور بہت متاع حاصل کیے گئے

ببدر و احد قام نوع قیامۃ
بدر میں اور احد کی لڑائی میں ایک قیامت برپا تھی

وکان الصحابۃ کالافانین کسروا
اور صحابہ رضی اللہ عنہم شاخوں کیطرح توڑے گئے

ہمت مثل جریان العیون دماءہم
اور چشموں کی طرح ان کے خون رواں ہو گئے

تسور دعص الرمل ما کان یقطر
اور اُن کا خون ریت کے تودہ کے اوپر چڑھ گیا

وکان بحر الرمل موقفہم فصحوا
اور خالص ریت میں انکی کھڑی ہونیکی جگہ تھی سب اُنھوں نے

علی رسلہم بار واعداہم وجمروا
بڑی وقار اور آرام سے دشمنوں کا مقابلہ کیا اور لڑائی پر جمے

* حاشیہ اس شعر کا یہ مطلب ہے کہ جبکہ شرک جائز تھا اور کافروں نے صرف اپنے ان معبودوں کی حمایت میں جو حسین کیطرح عزیز تھے مسلمانوں کو قتل کرنا شروع کر دیا تھا جبکہ آخر مسلمانوں کو اجازت ہوئی کہ اب تم بھی ان ۲

وقاموا لبذل نفوسهم من صدقهم
اور اپنے صدق سے جان قربان کرنیکے لیے ایسی جگہ کھڑے ہوگئے

علی موطن فیه المنیّة یزءر
جس میں موت شیر کی طرح غراتی تھی۔

وصُبّت علی راس النبی مصیبة
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر ایک مصیبت نازل ہوئی

وذقّوا علیه من السیوف المغفر
اور دشمنوں نے جو اسکی خود کو تلواروں سے اسکے سر میں دھنسا دیا

علی مثلها لم نطلع فی مکلّم
ان تمام مصیبتوں کیلیے دوسرے نبی میں نظیر نہیں پائی جاتی

وان کان عیسی او من الرسل اٰخر
خواہ عیسی ہو یا کوئی اور نبی ہو۔

ففکر اهذا کله کان باطلا
پس سوچ کیا یہ تمام کارروائی باطل تھی

وما کان شرك الناس شیئا یغیّر
اور شرک کوئی ایسی چیز نہیں تھی جسکو بدلایا جائے

الا لا تمی عار النساء ابا الوفا
ای عورتوں کے عار ثناء اللہ

الام کفتیان الوغی ستنمر
کب تک مردان جنگ کیطرح پلنگی دکھلائے گا

أردّت الهوی من بعد ستّین حجّة
کیا تونے ساٹھ برس کی عمر کے بعد ہوا پرستی کو اختیار کیا

وذلك رای لا یراه المفکّر
یہ تو کسی عقلمند کی رائے نہ ہوگی۔

اریناك ایاتٍ فلا عذر بعدها
ہم تجھے ایک نشان دکھلاتے ہیں اور اسکے بعد کوئی عذر باقی

وان خلتها تخفی علی الناس تظهر
اور اگرچہ تو خیال کرے کہ وہ پوشیدہ رہے گا۔

اردت بمدٍّ ذلّتی فرأیتها
تونے مقام مد میں میری ذلت کو چاہا پس خود ذلت اٹھائی

ومن لا یوقّر صادقا لا یوقّر
اور جو شخص صادق کی بےعزتی کرتا ہے وہ خود بےعزت ہو جائیگا

وکأیّن* من الایات قد مرّ ذکرها
اور بہت سے نشان ہیں جنکا ہم ذکر کر چکے ہیں

رأیتم فاعرضتم وقلتم تزوّر
تمنے وہ نشان دیکھے اور انکار کیا اور کہا کہ جھوٹ بولتا ہے

فعنّ لنا بعد التجارب حیلة
پس ہمارے لیے بہت تجارب کے بعد ایک حیلہ ظاہر ہوا

لنکتب اشعارا بها الاٰن تشعر
تاہم یہ چند شعر لکھیں جنسے تمہیں نشان معلوم ہو جائیں

فهذا هو التبکیت من فاطر السما
پس یہی ذریعہ سے تمھارا منہ خداوند کرنا چاہتا ہے

وهذا هو الافحام منّی ففکّروا
اور یہی میری طرف سے اتمام حجت ہے

* یستعمل لفظ کاین کما یستعمل کایّن فی لسان العرب ۔ منه

اثارت سنابك طرفنا نقع وجهكم

ہمارے گھوڑوں کے سموں نے تمھاری خاک اڑا دی

أتثبت عظمة آيتي بتقاعس

کیا اب تو پیچھے ہٹنے سے میری نشان کو ثابت کردیگا

فان تعرضن الان یا ابن تصلف

پس اگر اب تو نے مقابلہ سے منہ پھیر لیا

وان کنت تختار الهزيمة عامداً

اور اگر تو عمداً شکست کو اختیار کرے گا

ففيها نكال العالمين ولعنة

پس اسمیں دین و دنیا کا وبال اور لعنت ہے

ومالك لا تستطيع ان كنت صادقاً

اور اگر تو سچا ہے تو کیوں اب تجھے مقابلہ کی قدرت نہیں ہے

وكنت اذا اخترت للبحث والوغا

اور جب تو مقام مدّ میں بحث کے لیے انتخاب کیا گیا

لعمري لقد شجت قفاك رسالتي

اور مجھے قسم ہے کہ میرے رسالہ نے تیرا سر توڑ دیا

وكيف وانتم قد تركتم معينكم

اور تمھیں مدد کیونکر پہونچتی تم تو خدا کو چھوڑ بیٹھے

أفيكم كمي ذو اصال شمردل

کیا تم میں کوئی سوار لڑنے والا بہادر موجود ہے

وجئناك يا صيد الردى بهدية

اور اے وبال کے شکار ہم تیرے پاس ایک ہدیہ لیکر آئے ہیں

فهل من كمي للوغى يتبختر

پس کیا تم میں کوئی سوار ہے جو میدان میں آوے

وقد جئت مدّاً ساعياً لتحقر

اور تو مدّ میں دوڑتا ہوا آیا تھا تا میری تحقیر کرے

فهذا على بطن المكذب خنجر

پس یہ طور تو مکذب کے پیٹ پر ایک تلوار ہے

وتهوي بهذا الذل عجزاً وتخدر

اور ذلت کے گڑھے میں عاجزی سے گر پڑیگا

وفيها فضيحتكم الا تتذكر

اور اسمیں تمھاری رسوائی ہے کیا تم خیال نہیں کرتے

لاهل صلاح كل امر ميسر

اور صادق کے لیے ہر ایک کام آسان کیا جاتا ہے

سطوت علينا شانتا لتوقر

تو نے ہمپر حملہ کیا تا اسطرح تیری عزت ہو

وان مت لا ياتيك عون معزر

اور اب اگر تو مر بھی جائے تو تجھے وہ مدد نہیں پہنچیگی جو تجھے عزت دے

وليس لكم مولى ومن هو ينصر

اور تمھارا اب کوئی مولا نہیں جو تمھیں مدد دے

فان كان فليحضر ولا يتاخر

پس اگر ہو تو چاہیے کہ حاضر ہو جائے اور توقف نکرے

ونهدي اليك المرهفات ونعقر

اور ہم تیز تلواروں کا یعنی لاجواب قصیدہ کا تجھے ہدیہ دیں

فابشر وبشر کل غول یسبنی

پس خوش ہو اور ہر ایک غول جو مجھ کو گالی دیا کرتا تھا اسکو بشارت !

سیاتیک منی بالتحائف سرور

عنقریب میری طرف سے سید محمد سرور تحفہ لیکر تیری پاس آئینگے

وانی انا البازی المطل علی العدی

اور میں وہ باز ہوں جو دشمنوں پر جا پڑتا ہے

وانی معان من معین یکبر

اور میں خدا تعالیٰ سے مدد دیا گیا ہوں

آثر کل شرقی البلاد وغربها

تو مشرق مغرب کو میرے مقابل پر برانگیختہ کر

وکل ادیب کان کالبق یطمر

اور ہر ایک ادیب کو بلا لو جو مچھر کیطرح کودتا تھا

ومن کان یحکی ناقۃ مشمعلۃ

اور اُس شخص کو بلا لو جو تیز رو اونٹنی سے مشابہ ہو

صغار بمس القوم فاسعوا ودمروا

قوم کو بڑی خواری پیش آئی ہے دوڑو اور کچھ تدبیر کرو

وانی لعمر الله لست بجائر

اور میں بخدا ظالم نہیں ہوں

وان کنت تاتی بالصواب فادبر

اگر تمھارا جواب درست ہوگا تو میں پیچھے ہٹ جاؤنگا

وان کنت لا تصغی الینا تغافلا

اور اگر تو نے ہمارے اس قول کیطرف توجہ نہ کی

تہدّ وتلغی کلما کنت تعمر

تو تو اُس عمارت کو ڈھا دیگا اور بیکار کر دیگا جو تو نے بنائی تھی

الست تری یرمی القنا من عندکم

کیا تو نہیں دیکھتا کہ وہ شخص تم پر نیزے چلا رہا ہے

جہول ولا یدری العلوم واکفر

کہ جو تمہارے نزدیک جاہل بے علم

فاین ذہبت منکم علامۃ صدقکم

پس کہاں کو دکر تمھاری سچائی کی علامت چلی گئی

واین اختفی علم بہ کنت تکفر

اور کہاں وہ علم چلا گیا جسکے ساتھ تو کافر بناتا تھا

واین التصلف بالفضائل والنہی

اور کہاں وہ لاف زنی فضیلت اور عقل کی کیجاتی تھی

واین بہذا الوقت قوم ومعشر

اور کہاں ہے اس وقت تیری قوم اور تیرا گروہ

واین عفت منکم طلاقۃ السن

اور کہاں نابود ہو گئی زبانوں کی چالاکی

سلاط علینا مثل سیف یشہر

وہ زبانیں جو ہم پر تلوار کیطرح کھینچی گئی تھیں

وفی خمسۃ قد تم نظم قصیدتی

اور میرا قصیدہ پانچ دن میں ختم ہوا

بل الوقت خالصہ اقل واقصر

بلکہ اصل وقت اس سے بھی کمتر ہے یعنی تین دن

ففکر بجهدك خمس عشرة ليلة

پس تو پندرہ راتیں کوشش کرتا رہ

وناد حسينا اوظفرا و اصغرا

اور محمد حسین کو اور قاضی ظفر الدین اور اصغر علی کو بلا لے

وهذا من الآيات يا اكبر العدا

اور یہ خدا کا نشان ہے اے بڑے دشمن

فهل انت تنسج مثلها يا مخسّر

پس کیا تو اس کی مانند بنا لے گا

على موطن يخشى الجبان نجمّر

جہاں بزدل بھاگ جاتے ہیں ہم حملہ کر رہے ہیں

فان كنت في شيء فبادر وينذر

پس اگر تو کچھ چیز ہے تو مقابلہ پر آ پھر ہم دیکھ لینگے

أتستر بغيا برق آيات ربنا

کیا تو بغاوت کر کے ہمارے نشانوں کی چمک کو پوشیدہ کرنا چاہتا ہے

سيظهر ربي كلما كنت تستر

پس میرا خدا وہ سب ظاہر کر دیگا جسکو تو چھپاتا ہے

تريدون ذلتنا ونحن هوانكم

تم ہماری ذلت چاہتے ہو ہم تمہاری

ولله حكم نافذ سيأمر

اور خدا کے لیے حکم نافذ ہے وہ فیصلہ کرے گا

تركتم كلام الله من غير حجة

تم نے خدا کے کلام کو بے دلیل کر دیا

وانّ كلام الله اهدى واظهر

اور خدا کا کلام اصل ہدایت اور ظاہر تر ہے

ويسّره المولى ليذّكر الورى

اور خدا نے اسکو سہل کیا تا لوگ یاد کریں

فلا شك ان الذكر اجلى وايسر

پس کچھ شک نہیں کہ قرآن روشن اور آسان تر ہے

وفيه تجلت بيّنات من الهدى

اور اسمیں کھلی کھلی ہدایتیں موجود ہیں

وسماه فرقانا عليم مقدّر

اور خدا نے اس کا نام فرقان رکھا ہے

وسماه تبيانا وقولا مفصّلا

اور اس کا نام تبیان اور قول مفصل نام رکھا

فايّ حديث بعده نتخيّر

پس کس حدیث کو ہم اسکے بعد اختیار کریں

فدع ذكر بحث فيه ظلم وفرية

پس ایسی بحث کو چھوڑ دے جسمیں جھوٹ ہے

وفكر بنور القلب فيما نكرّر

اور نور دل کے ساتھ ہماری باتوں میں غور کر

لنا الفضل في الدنيا وانفك راغم

ہمیں دنیا میں بزرگی دیگئی اور تو ذلت میں ہے

وكل صدوق لا محالة يظهر

اور ہر ایک راستباز انجام کار غالب کیا جاتا ہے

علونا بسیف الله حصمًا ابا الوفا

ہمنے اپنے دشمن ابو الوفا کو مار لیا

فنملی ثناء الله شکرًا ونسطرُ

پس ہم خدا کی تعریف از روے شکر کے لکہتے ہیں

ایزعم انی قد تقولت عامدًا

وہ گمان کرتا ہے کہ میںنے عمدًا جھوٹھ بنا لیا۔

فویل له یغوی الاناس ویہذ

پس اُسپر واویلا کہ لوگونکو گمراہ اور بکواس کرتا ہے

اری باطلا قد ثلم الحق جدره

میں دیکھتا ہوں کہ سچائی نے باطل کی دیوار بہی مسمار کر دی

فاضحی الہدی کمثل الضحی یتبصرُ

پس ہدایت روز روشن کیطرح نمایاں ہوگئی

وانی طبعت الیوم نظم قصیدتی

اور آج میںنے اپنے اس قصیدہ کی نظم کو چھاپ دیا

وکان الی نصف تمشّی نومبرُ

اور نومبر کا مہینہ قریبًا نصف گذر چکا تھا

کذالک من شعبان نصف لمثله

اسی طرح شعبان کا بہی منصف تہا

فیارب بارکہا لمن یتذکرُ

پس اے میرے رب انکے لیے اسکو مبارک کر جو ہدایت پر آنا چاہے

رمیت لاغتال وما کنت رامیًا

میںنے اس رسالہ کو تیر کی طرح چلایا تا یکدفعہ دشمن کا

ولکن رماه الله ربی لیظہرا

اور در اصل میں اسکو نہیں چلایا بلکہ خدا نے چلایا تا ظاہر ہو

وهذا العہد قد تقرر بیننا

اور یہ قصیدہ ہمنے اُس عہد کے لحاظ سے لکہا ہے جو موضع مد میں کیا گیا تہا

بعہد فلم ننکث ولم نتغیرُ

پس ہمنے عہد شکنی نہیں کی اور نہ ہم بدل گئے

نری برکات نزلوها من السما

ہم ایک ایسی برکات دیکھ رہے ہیں جو آسمان سے ہمارے لیے وہاں اتری

لنا کاللوا قح والکلام منضّرُ

اُن اونٹنیوں کیطرح جو حاملہ ہوتی ہیں اور کلام تازہ

ووالله ان قصیدتی من مؤیدی

اور بخدا میرا قصیدہ میرے اُسی خدا کیطرف سے ہے

فنثنی علی رب کریم ونشکرُ

پس ہم اُسکی تعریف کرتے ہیں اور شکر کرتے ہیں

ویارب ان ارسلتنی من عنایتہ

اور اے میرے رب اگر تو نے اپنی عنایت سے مجھے بھیجا ہے

فایّد وکمل کلما قلت وانصرُ

پس تائید کر اور ہر ایک طریق جو میںنے سوچا ہے اسکو کامل کر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

شعر

قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے | کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے
کافر جو کہتے تھے وہ نگونسار ہو گئے | جتنے تھے سب کے سب ہی گرفتار ہو گئے

دس ہزار روپیہ کا اشتہار

یہ اشتہار خدا تعالےٰ کی اُس نشان کے اظہار کیلئے شائع کیا جاتا ہے جو اور نشانوں کیطرح ایک پیشگوئی کو پورا کریگا یعنی یہ بھی وہ نشان ہے جسکی نسبت وعدہ تھا کہ وہ اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک ظہور میں آجائے گا اور اس کے ساتھ دس ہزار روپیہ کا اشتہار اس بات کے لیے بطور گواہ کے ہے کہ اپنے دعوی کی سچائی کے لیے کس زور سے اور کسقدر صرف مال سے مخالفین کو متنبہ کیا گیا ہے۔

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے موضع مُدّ میں بآواز بلند کہا تھا کہ ہم کتاب اعجاز المسیح کو معجزہ نہیں کہہ سکتے اور میں اسطرح کی کتاب بنا سکتا ہوں اور یہ سچ بھی ہے کہ اگر مخالف مقابلہ کر سکیں اور اُسی مقررہ مدت میں اسی طرح کی کتاب بنا سکیں تو پھر وہ معجزہ کیسا ہوا اس صورت میں تو ہم صاف جھوٹے ہو گئے لیکن جب ہمارے دوست مولوی سید محمد سرور صاحب و مولوی عبد اللہ صاحب ۲ نومبر ۱۹۰۲ء کو قادیان میں پہونچ گئے تو چند روز کے بعد مجھے خیال آیا کہ اگر اعجاز المسیح کی نظیر طلب کی جائے تو جیسا کہ ہمیشہ سے یہ مخالف لوگ حیلہ بہانہ سے کام لیتے ہیں اس میں بھی کہدیں گے کہ ہماری دانست میں

کتاب اعجاز المسیح ستر دن میں طیار نہیں ہوئی جیسا کہ تقریر متعلقہ جلسہ مہوشو کی نسبت مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب نے یہ فرمایا تھا کہ یہ تقریر پہلے بنائی گئی ہے اور ایک مدت تک سوچ کر لکھی گئی ہے پس اگر اب بھی کہدیں کہ یہ اعجاز المسیح ستر دن میں نہیں بلکہ ستر مہینے میں بنائی گئی ہے تو اب یہ امر عوام کی نظر میں مشتبہ ہو جائے گا اور میں چند روز اسی فکر میں تھا کہ کیا کروں آخر ۶ نومبر ۱۹۰۲ء کی شام کو میرے دل میں ڈالا گیا کہ ایک قصیدہ مقام مد کے مباحثہ کے متعلق بناؤں کیونکہ بہرحال قصیدہ بنانے کا زمانہ یقینی اور قطعی ہے کیونکہ اس سے تو کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ ۲۹ - اور ۳۰ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو بمقام مد بحث ہوئی تھی اور پھر دوسری نومبر کو ہمارے دوست قادیان پہونچے اور ۷ نومبر ۱۹۰۲ء کو میں ایک گواہی کے لیے **منشی نصیر الدین** صاحب منصف عدالت بٹالہ کی کچہری میں گیا شاید میں نے ایک یا دو شعر راہ میں بنائے مگر ۸ - نومبر ۱۹۰۲ء کو قصیدہ پوری توجہ سے شروع کیا اور پانچ دن تک قصیدہ اور اردو مضمون ختم کر لیا اس لیے یہ امر شک و شبہ سے پاک ہو گیا کہ کتنی مدت میں قصیدہ بنایا گیا کیونکہ اس قصیدہ میں اور نیز اردو مضمون میں واقعات اُس بحث کے درج ہیں جو ۲۹ - اور ۳۰ اکتوبر ۱۹۰۲ء میں بمقام مد ہوئی تھی پس اگر یہ قصیدہ اور اردو مضمون اس قلیل مدت میں طیار نہیں ہوا اور پہلے اس سے بنایا گیا تو پھر مجھے عالم الغیب ماننا چاہیے جس نے تمام واقعات کی پہلے سے خبر دی - غرض یہ ایک عظیم الشان نشان ہے اور نہایت سہل طریق فیصلہ کا اور یاد رہے کہ جیسا میں نے بھی بیان کیا ہے کہ یہ تمام مدت قصیدہ پر ہی خرچ نہیں ہوئی بلکہ اُس اردو مضمون پر بھی خرچ ہوئی ہے جو اس قصیدہ کے ساتھ شامل ہے اور وہ دونوں بہیئت مجموعی خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک نشان ہیں اور مقابلہ کے لیے اور دس ہزار روپیہ انعام پانے کے لیے یہ شرط ضروری ہے کہ جو شخص بالمقابل لکھے وہ ساتھ ہی اس اردو کا رد بھی لکھے جو میری وجوہات کو توڑ سکے یعنی عبارت ہماری عبارت سے کم نہ ہو اور اگر کوئی ان دونوں میں سے کسی کو چھوڑے گا تو وہ اس شرط کا توڑنے والا ہو گا میں اپنے مخالفوں پر کوئی ایسی مشقت نہیں ڈالتا جس مشقت سے میں نے حصہ نہ لیا ہو ظاہر ہے کہ اردو عبارت بھی اسی واقعہ بحث کے متعلق ہے اور اس میں مولوی ثناء اللہ صاحب کے اُن اعتراضات کا جواب ہے جو انہوں نے پیش کیے تھے اس صورت میں کون شک کر سکتا ہے کہ وہ اردو عبارت پہلے سے بنا رکھی تھی پس میرا حق ہے کہ جسقدر خارق عادت وقت میں یہ اردو عبارت اور قصیدہ تیار ہو گئے ہیں میں اُسی وقت تک نظیر پیش کرنیکا

ان لوگوں سے مطالبہ کروں کہ جو ان تحریرات کو انسان کا افترا خیال کرتے ہیں اور معجزہ قرار نہیں دیتے اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر وہ اتنی مدت تک جو میں نے اردو مضمون اور قصیدہ پر خرچ کی ہے اسی قدر مضمون اردو جسمیں میری ہر یک بات کا جواب ہو کوئی بات رہ نہ جائے اور اسیقدر قصیدہ جو اسی تعداد کے اشعار ہیں واقعات کے بیان پر مشتمل ہو اور فصیح و بلیغ ہو اسی مدت مقررہ میں چھاپکر شائع کر دیں تو میں انکو دس ہزار روپیہ نقد دونگا میری طرف سے یہ اقرار صحیح شرعی ہے جسمیں ہرگز تخلف نہیں ہوگا اور جسکا وہ بذریعہ عدالت بھی ایفا کرا سکتے ہیں اور اگر اب مولوی ثناء اللہ اور دوسرے میرے مخالف پہلوتہی کریں اور بدستور مجھکو کافر اور دجال کہتے رہیں تو یہ انکا حق نہیں ہوگا کہ مغلوب اور لاجواب ہو کر ایسی چالاکی ظاہر کریں اور وہ پبلک کے نزدیک جھوٹے ٹھہرینگے اور پھر میں یہ بھی اجازت دیتا ہوں کہ وہ سب ملکر اردو مضمون کا جواب اور قصیدہ مشتملہ برواقعات لکھیں میں کچھ عذر نہیں کرونگا ۔ اگر انھوں نے قصیدہ اور جواب مضمون ملحقہ قصیدہ میعاد مقررہ میں چھاپکر شائع کر دیا تو میں بیشک جھوٹا ٹھہرونگا مگر چاہیے کہ میرے قصیدہ کیطرح ہر یک بیت کے نیچے اردو ترجمہ لکھیں اور منجملہ شرائط کے اسکو بھی ایک شرط سمجھہ لیں اس مقابلہ سے تمام جھگڑا کا فیصلہ ہو جائیگا ۔ اور انشاء اللہ ۱۶ نومبر ۱۹۰۲ء کی صبحکو میں یہ رسالہ اعجاز احمدی مولوی ثناء اللہ کے پاس بھیجدونگا جو مولوی سید محمد سرور صاحب لیکر جائیں گے اور اسی تاریخ یہ رسالہ اُن تمام صاحبوں کی خدمت میں جو اس قصیدہ میں مخاطب ہیں بذریعہ رجسٹری روانہ کر دونگا بالآخر میں اس بات پر بھی راضی ہو گیا ہوں کہ ان تمام مخالفوں کو جواب مذکورہ بالا کے لکھنے اور شائع کرنیکے لیے پندرہ روز کی مہلت دوں کیونکہ اگر وہ زیادہ سے زیادہ بحث کریں تو انھیں اس صورت میں کہ ۱۸ یا ۱۹ نومبر ۱۹۰۲ء تک میرا قصیدہ انکے پاس پہنچ جائیگا بہرحال ماننا پڑیگا کہ یکم نومبر ۱۹۰۲ء سے نصف نومبر تک پندرہ دن ہوئے مگر تاہم میں نے انکی حالت پر رحم کر کے اتمام حجت کیطور پر پانچ دن انکے لیے اور زیادہ کر دئے ہیں اور ڈاک کے دن اندنوں سے باہر ہیں ہم جھگڑے سے کنارہ کرنیکے لیے تین دن ڈاک کے فرض کر لیتے ہیں یعنی ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ نومبر ۱۹۰۲ء ان دنوں تک بہرحال انکے پاس جا بجا یہ قصیدہ پہنچ جائیگا اب انکی اصل میعاد ۲۰ نومبر سے شروع ہوگی پس اسطرح پر دس دسمبر ۱۹۰۲ء تک اس میعاد کا خاتمہ ہو جائیگا پھر اگر ۲۰ دن میں جو دسمبر ۱۹۰۲ء کی دسویں کے دن کی شام تک ختم ہو جائیگی انھوں نے اس قصیدہ اور اردو مضمون کا جواب چھاپکر شائع کر دیا تو یوں سمجھو کہ میں نیست و نابود ہو گیا اور میرا سلسلہ باطل ہو گیا اس صورت میں میری تمام جماعت کو چاہیے کہ مجھے چھوڑ دیں اور قطع تعلق کریں لیکن اگر اب بھی

مخالفوں نے عمداً کنارہ کشی کی تو نہ صرف دس ہزار روپیہ کے انعام سے محروم رہیں گے بلکہ دس لعنتیں انکا اپنی حصہ ہوگا اور اس انعام میں سے ثناء اللہ کو پانچہزار ملے گا اور باقی پانچ کو اگر فتحیاب ہو گئے ایک ایک ہزار ملے گا والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔ خاکسار میرزا غلام احمد قادیانی